عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

مئی 2004ء

ربیع اول ۱۴۲۵ھ

مبارک ہو جہاں والو کہ رحمت اللعالمینؐ آئے

سیرت حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ

ووٹر فارم سے ختم نبوت کا حلف نامہ کی منسوخی اور بحالی کی سرگزشت

تعلیمی نصاب میں نظریہ پاکستان اور سیکولرازم کی کشمکش

محکمہ تعلیم کے افسران کے نام کھلا خط

www.khatm-e-nubuwwat.com www.lolaak.clickhere2.net

جلد نمبر 39/8 شمارہ نمبر 3

ماہنامہ
لولاک
ملتان

شمارہ نمبر 3 ☆ جلد 8 / 39

بانی ؛ مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ العالی

نگران اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران ؛ حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر صاحبزادہ طارق محمود

ایڈیٹر حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان

سرکولیشن منیجر رانا محمد طفیل جاوید

منیجر قاری محمد حفیظ اللہ

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا بشیر احمد ○ حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی ○ حافظ محمد ثاقب
مولانا خدا بخش شجاع آبادی ○ مولانا احمد بخش
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ○ مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا قاضی لعان احمد
مولانا غلام حسین ○ مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی ○ مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا غلام مصطفیٰ ○ مولانا عزیز الرحمن ثانی
مولانا فقیر اللہ اختر ○ چوہدری محمد اقبال

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ○ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ ○ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ ○ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ ○ حضرۃ مولانا محمد یوسف بنوریؒ ○ شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمنؒ ○ شیخ الحدیث مولانا محمد عبد اللہؒ
حضرۃ مولانا عبد الرحمن میانویؒ ○ حضرۃ مولانا محمد شریف جالندھریؒ ○ حضرۃ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ○ حضرۃ مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

رابطہ : دفتر مرکزیہ : عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوۃ ۔ حضوری باغ روڈ ۔ ملتان ۔ پاکستان
فون ۵۱۴۱۲۲ - فیکس ۵۴۲۲۷۷

ناشر : صاحبزادہ طارق محمود ، مطبع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان ، مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوۃ ، حضوری باغ روڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم!

نصاب تعلیم پر شب خون	صاحبزادہ طارق محمود	3

مقالات ومضامین

تعلیمی نصاب میں نظریہ پاکستان اور سیکولرازم کی کشمکش	محمد عطاء اللہ صدیقی	6
محکمہ تعلیم کے افسران کے نام کھلا خط	مولانا فقیر محمد	11
مبارک ہو جہاں والو کے رحمت اللعالمین ﷺ آئے	ساجد مقصود فاروقی	12
حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ	مولانا محمد اقبال رنگونی	15
مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی تبلیغی خدمات	مولانا عبدالرحمٰن	21

ردقادیانیت

ووٹر فارم سے ختم نبوت کے حلف نامہ کی منسوخی اور بحالی کی سرگزشت	مولانا اللہ وسایا	26
دعاوی مرزا قادیانی	مولانا مفتی محمد شفیعؒ	32
تحقیقات دستگیریہ	مولانا غلام دستگیر قصوریؒ	37

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں!	ادارہ	43
تبصرہ کتب	ادارہ	52
قافلہ آخرت	ادارہ	55

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

نصاب تعلیم پر شب خون!

ملک بھر میں احتجاج کے بعد پنجاب حکومت نے نہ صرف غیر مناسب مواد والی تمام درسی کتب کی تقسیم روک دی ہے۔ بلکہ اس قسم کی غلطیوں کے ذمہ دار افراد کے خلاف کاروائی کے لئے تحقیقاتی کمیٹی بھی قائم کر دی ہے۔ نصاب تعلیم میں تبدیلی کے حوالے سے وفاقی وزیر تعلیم محترمہ زبیدہ جلال نے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔ وزیر اعظم میر ظفر اللہ خان جمالی نے بھی اسی امر کا اعتراف کیا ہے۔ رہا معاملہ صدر مملکت جنرل پرویز مشرف کا تو انہوں نے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کے دوران درسی کتابوں میں ان سے منسوب شائع شدہ پیغام پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ جب انہوں نے کوئی پیغام دیا ہی نہیں تو وہ کیونکر شائع کیا جارہا ہے؟۔ پنجاب کے گورنر خالد مقبول صاحب نے کہا ہے کہ نصاب تعلیم سے قرآنی آیات کے اخراج اور ردوبدل سے اسلام پر کچھ اثر نہیں پڑے گا۔ حکمران جماعت مسلم لیگ کے سربراہ چوہدری شجاعت حسین کی نظریاتی حمیت بول اٹھی۔ انہوں نے پہلی مرتبہ شجاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسلامی تعلیمات اور نظریہ پاکستان کے تحفظ کے پیش نظر متنازعہ کتابوں کو نذر آتش کر دینا بہتر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم کروڑوں روپے اور وقت کا نقصان برداشت کریں گے۔ لیکن نئی نسل کا نقصان برداشت نہیں کریں گے۔

نصاب تعلیم میں حالیہ تبدیلی کے ضمن میں دلچسپ پہلو یہ ہے کہ ایک اعلیٰ سطحی اجلاس ٹیکسٹ بک بورڈ کی چیئرپرسن نے وضاحت پیش کی کہ سب کچھ مرکزی وزارت تعلیم کی منظوری کے بعد کیا گیا ہے۔ ٹیکسٹ بک بورڈ اتنا آزاد و خود مختار ادارہ نہیں کہ وہ اپنی مرضی سے نصاب تعلیم کو بدل ڈالے۔ اسلامی تعلیمات' قرآنی آیات اور قومی نظریہ کو نظر انداز کر کے بھارت نواز نصاب تعلیم کو تشکیل دینا ٹیکسٹ بک بورڈ کے بس کی بات نہیں ہے۔ لطف کی بات یہ کہ وزیر اعظم زبیدہ جلال نے ایبٹ آباد میں ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کو موردالزام ٹھہرا کر اپنی وزارت کی آبرو بچانے کی کوشش کی ہے۔ ہماری تاریخ ہے کہ حقیقی مجرم کبھی منظر عام پر نہیں آئے۔ اب دیکھئے نصاب تعلیم میں تبدیلی کا ملبہ کس پر گرایا جاتا ہے؟۔ امریکہ کی قومی سلامتی کی مشیر کنڈولیزا رائس نے ہماری وزیر تعلیم کی جس قدر والہانہ تعریف و توصیف کی ہے وہ بذات خود چغلی کھارہی ہے کہ آخر کس مداخلت اور کارکردگی کے نتیجہ میں اعتراف عظمت کا ثبوت دیا جارہا ہے؟۔ امریکی سلامتی امور کی مشیر کنڈولیزا رائس نے حالیہ ایک بیان میں انکشاف کیا ہے کہ: ''اسلامی ممالک میں نصاب تعلیم میں جو تبدیلیاں ہورہی ہیں اس میں ہماری

خواہشات شامل ہیں۔'' امریکی سلامتی امور کی مشیر کی اس صاف گوئی کے بعد اس بات کا تعین کرنا مشکل نہیں کہ ہمارے نصاب تعلیم میں ہونے والی تبدیلیوں کے پس منظر میں امریکی ایجنڈے کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ نصاب تعلیم میں مجوزہ بتدیلیوں کے پس منظر میں امریکی ایجنڈے کے علاوہ اب تو بھارتی ایجنڈے کی آمیزش کا احساس بھی ہونے لگا ہے۔ اہل وطن کے لئے وائس آف جرمنی کی ایک رپورٹ یقیناً حیران کن تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ حکومت پاکستان بھارت سے خوشگوار دوستانہ تعلقات استوار کرنے کے لئے نصاب تعلیم میں تبدیلی لا رہی ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ طلباء وطالبات کے دلوں میں بھارت کے خلاف نفرت پیدا کرنے والے مضامین بھی حذف کردیئے جائیں گے۔ قومی ہیرو کا ذکر بھی ختم کردیا جائے گا۔ نئے نصاب میں شہدائے نشان حیدر کا تذکرہ نہیں ہوگا۔ جب نصاب تعلیم منظر عام پر آیا ہے تو اس رپورٹ کی حقانیت پر مہر تصدیق ثبت ہوتے دیکھائی دیتی ہے۔ حالیہ شائع ہونے والی دسویں جماعت کی انگلش کی کتاب کے سرورق پر بھارتی فلم کا لوگو ہے۔ بھارت نے ڈاکٹر عبدالسلام کو اپنا صدر بنا کر عزت وتوقیر دی۔ جبکہ ہم نے اپنے محسن ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو قومی مجرم قرار دے کر ان کا نام نصاب کتب سے خارج کرڈالا۔ اپنے قومی سپوتوں کی جگہ نصابی کتاب میں لوسٹوری کا دیا جانا آخر کس بات کا ثبوت ہے؟۔

نصاب تعلیم میں تبدیلی یکا یک نہیں بلکہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کا شاخسانہ معلوم ہوتی ہے۔ آئینی طور پر الف اے تک نصاب تعلیم وفاقی حکومت کا شعبہ نصاب سازی کے ذمہ ہے کہ مجوزہ نصاب کو مدنظر رکھتے ہوئے درسی کتب تیار کی جائیں اور کتابوں کی حتمی منظوری وفاقی حکومت کے ذمہ ہوگی۔ اس مقصد کے لئے پارلیمنٹ نے ایک قانون کی منظوری بھی دی جس کا نام نصاب کی نگرانی کا ایکٹ رکھا گیا۔ اس ایکٹ کے تحت صوبہ یا ادارہ اپنے طور پر نصاب تیار نہیں کرسکتا۔ بلکہ نصاب تعلیم وفاقی حکومت کی متعین کردہ ہدایات کے تحت اور وفاقی حکومت کی منظوری سے کرنا ہوگا۔ خلاف ورزی کی صورت میں ایکٹ میں باقاعدہ سزائیں بھی تجویز کی گئی ہیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ ایکٹ منسوخ ہوگیا ہے؟۔ اگر ایکٹ موجود ہے تو کس بااثر ہاتھ نے وفاقی حکومت کی منظوری کے بغیر اور اس کی ہدایات اور وضع کردہ رہنمائی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے نصاب تعلیم میں نقب زنی کا مظاہرہ کیا ہے؟۔

حالیہ نصاب تعلیم میں اسلامی تعلیمات اور دوقومی نظریہ سے صرف نظر کرتے ہوئے جس قدر تبدیلی کی گئی ہے وہ ایک گہری سازش ہے۔ پنجاب حکومت کا دعویٰ اور اعلان ہے کہ صوبے کے مختلف علاقوں میں اربوں روپے کی درسی کتب مفت دی جائیں گی۔ صرف گجرات کے علاقہ میں ڈیڑھ کروڑ روپے کی درسی کتب مفتی تقسیم کی گئی ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ این جی اوز کے روپ میں وہ کونسی طاقتیں ہیں جو ہمارے نصاب تعلیم کو من مرضی سے تبدیل کرکے ہماری آنے والی نسلوں کو گمراہ کرنا چاہتی ہیں۔ سوشل ڈویلپمنٹ پالیسی انسٹی ٹیوٹ (S.D.P.I) غیر سرکاری ادارہ کی ہمارے تعلیمی نصاب کے حوالے سے 140 صفحات پر مشتمل رپورٹ لمحہ فکریہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ معاشرتی علوم اور مطالعہ پاکستان کے نصابات میں تاریخ پاکستان اور تحریک پاکستان کے حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح کے کردار کو تحریک پاکستان میں بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا ہے۔ جب کہ گاندھی اور نہرو کے کردار کو نظرانداز کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بچوں کے ذہنوں میں دوقومی نظریہ ٹھونسا جارہا ہے۔ اس رپورٹ کو مدنظر رکھ کر مارکیٹ سے ملنے والی درسی کتب کا جائزہ لیا جائے تو محسوس ہوگا کہ حالیہ نصاب تعلیم اسی ادارے کی رپورٹ کو مدنظر رکھ کر مرتب کیا گیا ہے۔ خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ناموں کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ اور مسلم آئمہ کرام کے ناموں کے ساتھ رحمتہ اللہ علیہ ترک کردیا گیا ہے۔ نصابی کتب سے بانی پاکستان سے برطانوی صحافی کا انٹرویو نکال باہر کیا گیا ہے۔ قرارداد لاہور اور نشان حیدر پانے والوں کے نام بھی نظر نہیں آتے۔ مطالعہ پاکستان سے کشمیر کا لفظ غائب ہے اور ستم یہ کہ دوقومی نظریہ کی تعریف میں سے ہندو کا لفظ نکال کر غیرمسلم کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جس نصاب تعلیم میں سے بانی پاکستان محمد علی جناح اور شاعر مشرق علامہ اقبال کو نکال دیا جائے یا ان کی شخصیات کو پس منظر میں دھکیلنے کی کوشش کی جائے اسے کیونکر پاکستانی نصاب تعلیم کا نام دیا جاسکتا ہے۔ ایک مجلس مذاکرہ میں S.D.P.I کی رپورٹ پر جائزہ کمیٹی کی ایک رکن نے جب رپورٹ کے مرتبین سے پوچھا گیا کہ آپ نے پریم چند سے لے کر سعادت حسن منٹو تک سب کے مضامین واشعار کو نصاب تعلیم میں شامل کرنے کا مشورہ دیا ہے مگر علامہ اقبال کی کسی نظم ونثر کو شامل نصاب کرنے کی مخالفت کی ہے تو اس کا سبب کیا ہے؟۔ مرتبین میں سے ایک نے کہا کہ اقبال فاشٹ ہے۔ حالیہ نصاب تعلیم میں بعض غلطیاں ناقابل برداشت ہیں۔ اسلامیات دہم میں حضرت عمر فاروقؓ کی زندہ دلی کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ وہ گانا سنا کرتے تھے۔ اسی طرح ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے تقدس کا خیال بھی نہیں رکھا گیا۔ موجودہ درسی کتب کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت نصاب تعلیم سے روح محمدی اور نظریہ پاکستان کو نکالنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔

کسی بھی قوم کے مستقبل کا دارومدار نصاب تعلیم اور کسی ملک کے مستقبل کا انحصار نظام تعلیم پر ہوتا ہے۔ ہمارا نصاب اور نظام دونوں متاثر نظر آتے ہیں۔ نظام تعلیم تو آغا خان فاؤنڈیشن کو ٹھیکہ پر دینے کی باتیں زبان زدعام پر ہیں۔ نصاب تعلیم پر این جی اوز کی یلغار دکھائی دیتی محسوس ہوتی ہے۔ ہمیں اس بات کو نہیں بھولنا چاہئے کہ ہمارا نصاب تعلیم ہی نئی نسل کے مستقبل کا مرہون منت ہے۔ ہم دشمن کے ہاتھوں اپنے نصاب تعلیم کے ذریعہ ایک ایسی چوٹ کھاچکے ہیں جس نے پاکستان کو دولخت کیا تھا۔ سقوط مشرقی پاکستان کا اصل سبب ہمارا وہ نظام تعلیم تھا جس پر ہندوؤں کا قبضہ تھا۔ نتیجتاً ہندو اساتذہ نے ہمارے مشرقی حصہ میں نفرت کے بیج بو کر بغاوت کی فصل تیار کی۔ قیام پاکستان سے لے کر اب تک ہمارے نظریاتی دشمن نصاب تعلیم اور نظام تعلیم کے شعبوں میں گھات لگائے بیٹھے ہیں۔

بقیہ: صفحہ 54 پر

محمد عطاء اللہ صدیقی

تعلیمی نصاب میں نظریہ پاکستان اور سیکولرازم کی کشمکش

پاکستان کے آئین کے مطابق اسلام کو تمام قوانین پر بالادستی حاصل ہے۔لیکن ہمارے ہاں سیکولر مزاج رکھنے والے حکمران طبقہ نے صدق دل سے اسلام اور شریعت کی اس بالادستی کو کبھی قبول نہیں کیا۔امریکہ اور یورپ پاکستان کو ایک خالصتاً اسلامی ریاست کی حیثیت سے آگے بڑھتے ہوئے دیکھنا نہیں چاہتے۔یہی وجہ ہے کہ انہوں نے پاکستان میں اسلامائزیشن کے عمل کے خلاف ہمیشہ پرزور احتجاج کیا ہے۔

پاکستان میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش جاری ہے۔حکومتی سطح پر سوائے صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے ہر دور میں سیکولرازم کے رجحانات کو غلبہ حاصل رہا ہے۔چونکہ عوامی مزاج میں اسلامیت اب بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔اسی لئے یہاں سیکولرازم کے قدم جمنے نہیں پائے۔دینی جماعتوں نے ہمیشہ سیکولرائزیشن کے خلاف بھرپور مزاحمت کی ہے۔مگر دینی جماعتیں ہمیشہ سیکولر طبقہ کے عمل کے خلاف ردعمل کا ہی اظہار کرتی رہی ہیں۔دینی طبقہ کو حکومتی پالیسیوں کے بارے میں عام طور پر اس وقت پتہ چلتا ہے جب وہ تشکیل کے مراحل طے کر کے عمل درآمد کی منزل میں داخل ہو جاتی ہیں۔حکومتی پالیسی وضع کرنے کا عمل ہتھیلی پر سرسوں جمانے کے مترادف نہیں ہے۔اس کے لئے متواتر اجلاس ہوتے ہیں۔بحث وتمحیص ہوتی رہتی ہے جو بالآخر نتیجہ خیز ہو کر فیصلہ جات میں بدل جاتی ہے۔

ایک اخباری اطلاع کے مطابق پاکستان کی وفاقی حکومت کی جانب سے ملک بھر کے تعلیمی بورڈز کو میٹرک کے آئندہ امتحانات میں قرآن مجید کے ترجمہ کے سوال کو نصاب سے خارج کرنے کی بناء پر دینی اور مذہبی جماعتوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔دینی جماعتوں نے اس فیصلے کو سیکولرازم کی جانب ایک پیش قدمی قرار دیا ہے۔دینی جماعتیں عنقریب ایک کنونشن طلب کریں گے جس میں اس فیصلے کے خلاف متفقہ لائحہ عمل طے کرنے کا فیصلہ کیا جائیگا۔

(نوائے وقت 8 جنوری 2001ء)

امیر جماعت اسلامی جناب قاضی حسین احمد نے اس خبر پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ وزیر تعلیم نے امریکہ کے حکم پر قرآن کریم کے ترجمہ کو میٹرک کے نصاب سے ختم کر دیا ہے۔یہ لوگ قرآن کی روشنی کو معاشرے میں پھیلتے نہیں دیکھنا چاہتے۔

(انصاف 8 جنوری 2001ء)

روزنامہ نوائے وقت نے اپنی خبر میں یہ وضاحت بھی کی ہے کہ حکومت نے امریکی افسروں کو بتایا تھا کہ اس نے ماضی میں ہونے والے میٹرک کے امتحانات میں سے قرآن مجید کے ترجمے والا سوال ختم کر دیا ہے اور اس کی جگہ قرآن مجید ناظرہ کو امتحان کا حصہ بنایا جائے گا۔تاہم تمام تعلیمی بورڈوں نے حکومت کے فیصلے اور حکم نامے پر عمل درآمد

کرنے سے معذوری کا اظہار لیا ہے۔

پاکستان میں تعلیمی نصاب کو وضع کرنے یا اس میں ترمیم لانے کا ایک مفصل طریقہ کار اور باقاعدہ قواعد وضوابط موجود ہیں۔ اس طرح کے فیصلے راتوں رات نہیں کئے جا سکتے۔ جب سے موجودہ حکومت برسر اقتدار آئی ہے اس نے مختلف شعبہ جات میں اصلاحات متعارف کرانے کے کام کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ تعلیمی شعبہ میں اصلاحات متعارف کرانے کے لئے باقاعدہ ایک تعلیمی مشاورتی بورڈ تشکیل دیا گیا جس کے چیئرمین وفاقی وزیر تعلیم ہیں۔ اس بورڈ کے اجلاس باقاعدگی سے منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں سے اہم اجلاس جنرل پرویز مشرف کی زیر صدارت 31 اکتوبر 2000ء کو اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ جس میں صوبائی گورنروں اور صوبائی وزرائے تعلیم نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں وفاقی وزیر تعلیم نے تعلیمی شعبہ میں اصلاحات کے عنوان سے ایک ایکشن پلان پیش کیا۔

مذکورہ تعلیمی مشاورتی بورڈ میں جن افراد کو بطور رکن نامزد کیا گیا۔ ان کی اکثریت سیکولر اور اشترا کی نظریات کی حامل ہونے کے علاوہ مغربی تہذیب کی علمبردار این جی اوز سے وابستگی کا پس منظر بھی رکھتی ہے۔ اس بورڈ کے ایک متحرک رکن ''ڈاکٹر پرویز ہود بھائی'' ہیں۔ پرویز ہود بھائی اگرچہ قائداعظم یونیورسٹی میں فزکس کے پروفیسر ہیں۔ مگر فکری اعتبار سے متعصب قادیانی اور نظریہ پاکستان کے زبردست مخالف ہیں۔ اسلام آباد میں پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف چند برس قبل جن لوگوں نے جلوس نکالے اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی قبر بنا کر ان کی توہین کی۔ ان کے فکری قائدین میں نمایاں ترین نام پرویز ہود بھائی کا ہے۔ اسی قادیانی پروفیسر نے ڈاکٹر مبشر حسن اور روزنامہ نیوز کے امتیاز عالم کے ساتھ مل کر ''پاک انڈیا پیپلز فورم'' تشکیل دیا ہے جو پاکستان مخالف سرگرمیوں میں بہت متحرک رہا ہے۔

ڈاکٹر پرویز ہود بھائی گزشتہ کئی برسوں سے قائداعظم یونیورسٹی میں نوجوانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی مذموم جدوجہد میں مصروف ہے۔ اس کے خلاف اسلام پسند طلبہ نے کئی بار احتجاجی جلوس بھی نکالے۔ مگر چونکہ اس کے ہاتھ بہت لمبے ہیں اور اس کا اثر ورسوخ امریکی سفارت خانے تک بھی ہے۔ اس لئے ابھی تک وہ تدریسی فرائض بدستور سرانجام دے رہا ہے۔

ڈاکٹر پرویز ہود بھائی اگرچہ فزکس کے پروفیسر ہیں۔ مگر گزشتہ کئی برسوں سے وہ پاکستان میں تعلیمی نصاب کی اصلاح کے بارے میں تحقیقی مقالہ جات تحریر کرتے رہے ہیں۔ وہ پاکستان میں تعلیمی نصاب کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کے زبردست ناقد رہے ہیں۔ وہ نہایت تواتر سے اپنی اس پریشانی کا اظہار کرتے رہتے ہیں کہ آخر نظریہ پاکستان اور اسلام کو نصابی کتب کا حصہ کیوں بنایا گیا ہے۔ ان کے ایک مقالہ کا عنوان ہے ''پاکستان کی تاریخ کو مسخ کرنے کا عمل''...... تمام قادیانی اور سیکولر دانشوروں کی طرح پرویز ہود بھائی بھی نظریہ پاکستان کے فروغ کو صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کی بدعت قرار دیتے ہیں۔ مذکورہ مضمون میں وہ لکھتے ہیں کہ:

''1977ء کے بعد کی تاریخ پاکستان کی تمام نصابی کتابوں میں نظریہ پاکستان کے فقرے نے مرکزی

اہمیت کی حیثیت حاصل کررکھی ہے۔نظریہ پاکستان کا فقرہ ہر گفتگو میں نفوذ کر گیا ہے۔ ہر بحث میں حوالہ کا کام دیتا ہے اور تمام کتابوں میں آغاز ہی پر وہ نظر آجاتا ہے۔مثلاً لکھا جاتا ہے کہ:''ایک نظریاتی ملک کے شہری ہونے کی حیثیت سے پہلے اس اساس کا جاننا ضروری ہے جس پر پاکستان قائم ہوا تھا۔یعنی نظریہ پاکستان۔''

وہ اپنی پریشانی کا مزید اظہار یوں کرتے ہیں کہ:

''دوسری کتابوں کی بھی ابتداء ایسے ہی جملوں سے ہوتی ہے کہ:''پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے۔پاکستان کے حصول کے لئے کی گئی جدوجہد کی بنیاد اور محرک بھی نظریہ پاکستان تھا۔نظریہ پاکستان کی تشریح کئی طریقوں سے کی گئی ہے۔مثال کے طور پر ایک ذریعہ کا کہنا ہے کہ نظریہ پاکستان اسلام ہے۔''

جماعت اسلامی' اسلامی نظام کی علمبردار ہے اور اس کا یہ قصور سیکولر دانشور معاف کرنے کو تیار نہیں ہیں۔

پرویز ہودبھائی لکھتے ہیں کہ:

''جماعت اسلامی جسے مولانا مودودی نے قائم کیا تھا۔ایک بنیاد پرست جماعت ہے۔جو صاف تمام قوانین پر اسلامی شریعت کے بالاتر ہونے کی دعویدار ہے اور اس بنیاد پر اس نے ایک سیاسی اور سماجی تنظیم قائم کررکھی ہے۔جماعت کی اپیل کا بڑا حصہ مغربی تہذیب اور مغربی جمہوریت کی مذمت پر مبنی ہے۔نیز اس نے ایک اسلامی ریاست کا خاکہ بھی بنا رکھا ہے۔حال ہی میں پاکستان کی جدید نصابی کتابوں کے ذریعہ اسی تصور کو عام کیا گیا ہے۔''

سیکولر پراپیگنڈہ بازوں کا فریب انگیز اسلوب یہی رہا ہے کہ وہ پاکستان میں اسلام کے مطالبہ کی مخالفت کرتے ہوئے اسے جماعت اسلامی کا اسلام کہہ کر پکارتے ہیں۔وہ ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان کا تعلق اسلام سے نہیں ہے۔یہ تو محض جماعت اسلامی یا دیگر دینی جماعتوں کی کارستانی ہے کہ اس نے نفاذ اسلام کی تحریک برپا کررکھی ہے۔دینی جماعتوں کے خلاف منفی پراپیگنڈہ کے ذریعے وہ بالواسطہ اسلام کے خلاف زہرافشانی کرتے ہیں۔کبھی وہ نظریہ پاکستان کو جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم سے منسوب کرتے ہیں۔چونکہ بعض حلقے جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کو آمر حکمران ہونے کی وجہ سے پسند نہیں کرتے۔اسی لئے وہ نظریہ پاکستان کے خلاف نفرت ابھارنے کے لئے اسے ضیاء الحق مرحوم سے منسوب کرتے ہیں۔حالانکہ صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کی آمرانہ حیثیت اپنی جگہ پاکستان کے تعلیمی اداروں میں انہوں نے تعلیمی نصاب کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کے لئے جو کاوش کی وہ حد درجہ قابل تحسین ہے۔

ڈاکٹر پرویز ہودبھائی نصابی کتابوں میں اسلام کاری کے زیرعنوان مضمون میں تحریر کرتے ہیں کہ:

''مطالعہ پاکستان کی نصابی کتابوں کا مرکزی موضوع''اسلامائزیشن'' ہے۔تقسیم کے بعد کی صرف تین باتیں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔اولاً وہ 1949ء کی قرارداد مقاصد کو پیش کرتی ہیں۔جس نے ریاست پاکستان کی حاکیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کو دی ہے اور جس نے مختلف شہری حقوق کی صورت میں مسلمانوں کو غیرمسلمانوں سے

جدا کر دیا ہے۔''

اس مضمون میں وہ ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ:

''نئی نصابی کتابوں میں سماجی انصاف پر زور دینے کے برعکس اسلام کے رسمی پہلوؤں پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ سائنس اور سیکولر تعلیم کو سخت مشکوک بنادیا گیا ہے۔ ایک کتاب کے مطابق جدید تعلیم سے دور رہنا چاہئے۔ اس لئے کہ یہ الحاد اور مادیت کی طرف لے جاتی ہے۔''

ڈاکٹر پرویز ہود بھائی نے مذکورہ بات لکھتے ہوئے کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا۔ یہ محض اس کے ذہن کی افترا پردازی اور شرپسندی ہے۔ ورنہ کسی بھی نصابی کتاب میں جدید تعلیم سے دور رہنے کی تلقین نہیں کی گئی ہے.......... پاکستان میں اقلیتوں کو تمام حقوق حاصل ہیں۔ مگر قادیانی ہمیشہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ان کے حقوق کی پامالی کی جارہی ہے۔ ڈاکٹر پرویز ہود بھائی بھی اس قادیانی سوچ کے اظہار سے باز نہ رہ سکے۔ لکھتے ہیں کہ:

''نئی نصابی کتابوں میں اسلام کو عبادتی رسوم کا مجموعہ بنانے پر زور دینے کے ساتھ بعض غیر مسلم فرقوں کے خلاف جذبات کو شعوری طور پر بھڑکایا گیا ہے۔ خاص طور پر ہندوؤں اور قادیانیوں کے خلاف۔''

اس بیہودہ الزام تراشی کی تائید میں ڈاکٹر پرویز ہود بھائی نے نصابی کتب میں سے ایک بھی مثال پیش نہیں کی جس میں قادیانیوں کے خلاف جذبات کو شعوری طور پر بھڑکایا گیا ہو۔ اس مضمون کے آخر میں وہ سیکولر حکمرانوں کی کوتاہی کی نشاندہی اس انداز میں کرتے ہیں کہ:

''مغربی طرز زندگی رکھنے والا آزاد خیال طبقہ جس نے سیاسی اقتدار برطانیہ سے جانشین کے طور پر لیا تھا۔ اگر اس نے تعلیم کو بنیادی طور پر جدید اور سیکولر کردار میں ڈھال دیا ہوتا تو اس سے آخر کار ایک جدید اور سیکولر ذہن رکھنے والی شہریت جنم لیتی۔ لیکن اس طبقہ کی خود غرضانہ اور موقع پرستانہ ذہنیت نے سیاسی اور اقتصادی ہنگامی حالات کے پیش نظر اسے لبرل قدروں کو ترک کر دینے پر مجبور کر دیا۔''

ڈاکٹر پرویز ہود بھائی کا یہ مضمون اسلام' جمہوریت اور پاکستان نامی کتاب میں شامل ہے۔ جسے ائر مارشل (ر) اصغر خان نے 1999ء میں ترتیب دے کر شائع کیا۔ اس وقت تک ابھی نواز شریف حکومت ہی تھی۔ اس کتاب میں شامل دیگر مضامین بھی سیکولرازم کی فکر کے عکاس ہیں۔ نہایت بے باکی سے نظریہ پاکستان اور اسلام کے خلاف زہر اگلا گیا ہے۔ مگر ہمارے دینی طبقہ کی بے توجہی ملاحظہ کیجئے کہ کسی طرف سے اس طرح کی شرانگیز کتب کا موثر محاکمہ نہیں کیا گیا۔ ارشاد حقانی صاحب نے روزنامہ جنگ میں اس کتاب پر ریویو لکھا۔ مگر اس میں انہوں نے بھی اسلامی نگاہ سے اس کتاب پر تنقید نہیں کی۔ بلکہ بعض جگہوں پر تو ان کی تنقید سیکولرازم کی تائید نظر آتی ہے۔ راقم الحروف نے ارشاد حقانی صاحب کے مضمون کے جواب میں مفصل تبصرہ ارسال کیا تھا۔ جو شائع نہ کیا گیا۔

ڈاکٹر پرویز ہود بھائی جو تعلیمی مشاورتی بورڈ کے رکن ہیں۔ ان کے خیالات مندرجہ بالا سطور میں پیش کئے گئے ہیں۔ یہ خیالات انہوں نے تعلیمی مشاورتی بورڈ کا رکن بننے سے پہلے پیش کئے تھے۔ سال 2001ء میں وہ

انگریزی اخبارات میں تواتر کے ساتھ انہی خیالات کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ این جی اوز نے اپنے لٹریچر میں بھی بے حد وسیع پیمانے پر نظریہ پاکستان کی مخالفت کی مہم برپا کیے رکھی۔ عاصمہ جہانگیر کا انسانی حقوق کمیشن ہو' اصغر خان کی سنگی فاؤنڈیشن ہو' عورت فاؤنڈیشن ہو یا یورپی ایجنٹوں کی کوئی قابل ذکر این جی اوز' آپ ان کا لٹریچر اٹھالیجئے۔ اس میں وہی خیالات ملیں گے جس کی جھلک ڈاکٹر پرویز ہود بھائی کے مضامین سے دکھائی گئی ہے۔ ہماری دینی جماعتیں این جی اوز کے خلاف اخبارات میں جارحانہ بیان دیتی رہتی ہیں اور فی نفسہ یہ ایک قابل تعریف اقدام ہے۔ مگر ان کی جانب سے علمی سطح پر اس زہریلے پراپیگنڈہ کا توڑ بھی پیش کرنا چاہئے۔ انہیں اسلام دشمن سیکولر طبقہ کی خطرناک پیش قدمی پر گہری نگاہ رکھنی چاہئے۔ جہاں کہیں اصلاحات کے نام پر سیکولرازم کے نفاذ کے لئے پالیسیاں بنائی جارہی ہیں۔ ان کو قبل از وقت بے نقاب کر کے ان کے خلاف زبردست تحریک برپا کرنی چاہئے۔

مذکورہ قادیانی پروفیسر ڈاکٹر پرویز ہود بھائی کو 14 اگست 2001ء کے موقع پر ستارہ امتیاز سے بھی نوازا گیا۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ کسی بھی حلقے سے نظریہ پاکستان کے مخالف کی اس عزت افزائی پر احتجاج نہیں کیا گیا۔ اگر ہماری دینی اور وطنی حمیت کی یہ صورت ہے تو پھر ہمیں یہ شکایت زیب نہیں دیتی کہ امریکہ کے حکم پر ہمارے تعلیمی نصاب سے قرآن پاک کا ترجمہ خارج کر دیا گیا ہے۔ (ماخوذ ماہنامہ محدث لاہور اپریل 2004ء)

بقیہ: کھلا خط

علاقوں' قبیلوں یا خاص قوموں کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ اس لئے مختلف معاشرے تشکیل پارہے تھے۔ اب آقائے دو جہاں رحمت اللعالمین ﷺ کی آمد سے بین الاقوامیت کا تصور ابھرا۔ ایک مرکز' ایک اسوہ اور ایک صحیفہ ہدایت نے نسل انسانی کو وحدت آشنا کر دیا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ: ترجمہ:...... ''فرما دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔'' اور قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ: ترجمہ:...... ''محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں۔ آپ ﷺ تو اللہ تعالیٰ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔''

اب انسان کو ہدایت ایک ہی در سے ملے گی۔ اب پریشانی ختم ہوئی۔ اب تلاش کا مرحلہ تمام ہوا۔ سب کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ اس ایمان کو محبت کا جوہر عطا کرنا ہے اور رسول اکرم ﷺ کی محبت واطاعت اور اتباع سے احکام الٰہی کا پابند بننا ہے۔ اس میں دنیا کی بھلائی ہے اور اس میں آخرت کی نجات ہے۔ ختم نبوت باب پہلے کی عبارت نہایت واضح اور طلباء وطالبات کے لئے آسان فہم ہے۔ جبکہ دوسری عبارت خطیبوں کے لئے اچھی ہے۔ لمبی ہے اور ایک تقریر ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامیات لازمی کی کتاب نہم دہم میں ختم نبوت باب میں درج سابقہ عبارت موجودہ کتاب میں درج کی جائے۔ جس میں منکر ختم نبوت (قادیانی' مرزائی) کو دائرہ اسلام سے خارج ہے لکھا گیا ہے۔ تاکہ طلبہ وطالبات آسانی سے زبانی یاد کر سکیں۔

مولانا فقیر محمد

محکمہ تعلیم کے افسران بالا کے نام ایک کھلا خط

مکرمی جناب...... السلام علیکم!

قادیانی مرزائی جو خود کو احمدی کہتے ہیں کو اسلامیان پاکستان کے مطالبہ پر پاکستان کی قومی اسمبلی نے 7 ستمبر 1974ء کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا اور آئین میں ترمیم کی گئی تھی۔ اس ترمیم کے مطابق قانون سازی کرتے ہوئے 26 اپریل 1984ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی لگادی گئی تھی۔ خلاف ورزی پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298 بی اور 298 سی کے تحت تین سال قید با مشقت وجرمانہ کی سزا مقرر کی گئی تھی۔ اس ترمیم کے تحت اسلامیات لازمی کی کتاب برائے جماعت نہم دہم میں صفحہ 88 پر ایک باب ختم نبوت رکھا گیا جس کی عبارت یہ ہے کہ

ترجمہ:...... ’’حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب میں فرمایا ہے۔ ترجمہ:...... ’’نہیں ہیں محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ‘ بلکہ وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔‘‘ حضور خاتم النبیین ﷺ کا اپنا ارشاد ہے ترجمہ:...... ’’میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘

ختم نبوت کا عقیدہ ایسا اہم اور بنیادی عقیدہ ہے کہ اس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں خاص طور پر یہ دفعہ شامل کی گئی ہے کہ ختم نبوت کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ وزارت تعلیم نے اس باب کو تبدیل کر دیا ہے۔ اب اسلامیات کی کتاب کے صفحہ 20 پر ختم نبوت باب کی عبارت یہ ہے کہ:

ترجمہ:...... ’’حضور اکرم ﷺ پوری انسانیت کے لئے ابدی صحیفہ ہدایت لے کر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے ہدایت کا سلسلہ اپنے تمام کو بھی پہنچا اور اختتام کو بھی۔‘‘ ترجمہ:...... ’’آج میں نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا۔ تم پر اپنی نعمت تمام کردی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔‘‘

دین مکمل‘ نعمت مکمل اور اسلام پر رضائے الٰہی کا واضح اظہار رسول اکرم ﷺ آخری نبی اور رسول ہونے کا اعلان ہے کہ اب کسی اور نبی کی ضرورت نہیں رہی۔ اس لئے احکام الٰہی مکمل ہو گئے۔ اب اسوۂ رسول اکرم ﷺ کو تا ابد مشعل راہ بنانا ہے اور پیغام الٰہی کو اپنا دستور حیات سمجھنا ہے۔ یہ انسانیت کے لئے شرف بھی ہے کہ اب اسے دائمی ہدایت کا اہل گردانا گیا اور اس کو مرکز آشنا کر دیا گیا۔ کیونکہ رسول کریم ﷺ سے قبل انبیاء کرام علیہم السلام

بقیہ: صفحہ 10 پر

ساجد مقصود فاروقی

مبارک ہو جہاں والو کہ رحمت للعالمین ﷺ آئے

چھٹی صدی عیسوی جاہلیت کے عروج اور غلبے کی صدی تھی۔ دنیا کا ہر مذہب ناکامی سے دوچار ہو چکا تھا۔ ان مذاہب میں حد سے زیادہ تحریف ہوگئی تھی۔ یہودیت چند بے رسموں کا نام تھا۔ عیسائیت تثلیث کی وجہ سے بت پرستی کا شکار ہوگئی۔ ایران میں مجوسی عناصر...... کی عبادت کرتے۔ انہوں نے آگ کے بڑے بڑے آتش کدے تعمیر کئے ہوئے تھے۔ ہندوستان میں بدھ مذہب مشرکانہ عقائد کا مالک تھا۔ ہندو مذہب میں چھٹی صدی عیسوی میں بت پرستی عروج پر تھی۔ یہاں تک کہ انہوں نے ۳۳ کروڑ بت بنا رکھے تھے۔ اہل عرب نے کعبہ کے اندر تین سو ساٹھ بت بنا رکھے تھے۔ ان کے اخلاق تباہ' شراب اور جوا کے عادی' ڈاکو اور گناہوں کی دلدل میں پھنسے ہوئے انسان تھے۔ اپنی معصوم بچیوں کو خود دفن کر دیتے۔ عورت کی عزت نہ تھی۔ اسے ہر قسم کے حقوق سے محروم کر دیا گیا۔ طویل جنگیں عربوں کی عادت ثانیہ بن گئیں۔ یوں معلوم ہوا کہ پوری دنیا تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ انہیں ایسے مصلح کی ضرورت تھی جو عالمگیر تاریکی میں عالمگیر چراغ روشن کرے۔ انہی دنوں میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے اہل عرب کے دلوں میں امید کی شمع روشن کی۔ واقعہ یہ پیش آیا کہ ابرہہ جو صفاء میں نجاشی کا گورنر تھا صفاء کے مقام پر ایک بڑا گرجا تعمیر کیا۔ جو القلیس کے نام سے ملقب ہوا۔ ابرہہ کا مقصد عربوں کو کعبہ سے ہٹا کر اس جگہ کی طرف متوجہ کرنا تھا۔ کیونکہ لوگ دور دراز سے کعبہ کی زیارت کے لئے آتے تھے اور کعبہ سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ اس نے یہ عالیشان گرجا اس لئے تیار کرایا کہ لوگ کعبہ کو چھوڑ کر اس سے محبت کریں۔ مگر یہ ممکن نہ تھا۔ اہل عرب گو کہ مشرک تھے لیکن کعبہ سے حد درجہ محبت رکھتے تھے۔ کنانی نامی ایک انسان نے گرجا میں جا کر پاخانہ کر دیا۔ اس حرکت سے ابرہہ کو شدید غصہ آیا اور قسم کھائی کہ دنیا سے کعبہ کا وجود مٹا کر دم لوں گا۔ چنانچہ ہاتھیوں کا جم غفیر لے کر کثیر الفوج کے ہمراہ روانہ ہوا۔ قریش چونکہ مقابلے کی ہمت نہیں رکھتے تھے۔ اس لئے کعبہ کو کعبے کے خدا کے حوالے کر دیا۔ قدرت خداوندی نے ابرہہ کے لشکر پر ابابیل کے جھنڈ بھیج دیئے۔ ہر ابابیل تین کنکر اٹھائے ہوئے تھی۔ وہ کنکر جسے لگتا وہ ہلاک ہو جاتا۔ سورۃ الفیل میں رب کریم نے اس کا ذکر فرمایا۔ اس واقعہ کو بڑی شہرت ہوئی اور لوگوں نے محسوس کیا کہ عنقریب اللہ کا کوئی ایسا بندہ آنے والا ہے جو کعبہ کو نجاست سے پاک کر کے اس کی شان بلند کر دے گا اور عزت وعظمت میں کعبہ اس کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ چند ایسی علامات ظاہر ہوئیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رحمت کی بارش ہونے والی ہے۔ ایسی صبح بار...... طلوع ہونے والی ہے جس کی بشارت حضرات انبیاء علیہم السلام نے دی تھی۔

انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں۔ ۵۷۰ء ۲۳/اپریل ۱۲ ربیع الاول بروز سوموار حضرت آمنہ کے ہاں وہ شخصیت آ گئی جس کا ساری دنیا کو انتظار تھا۔ وہ عظمت بشر، گوہر نایاب، معراج انسانیت، اولین و آخرین کا سردار، دکھی انسانوں کا ہمدرد اور ظاہری و باطنی امراض سے نجات دینے والا مسیحا آ گیا۔ حقیقت میں دعائے خلیل علیہ السلام، نوید مسیح علیہ السلام اور بشارت انبیاء علیہم السلام آ گیا۔ یہ دن انسانی تاریخ میں سب سے مبارک دن بلکہ نورانی دن تھا۔

مسند احمد میں ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا میں ابھی شکم مادر میں ہی تھا کہ میری والدہ نے خواب دیکھا کہ ان کے جسم سے ایک نور نکلا جس سے شام تک کے محلات روشن ہو گئے۔ نور کا یہ ظہور اشارۃً اس کا اظہار تھا کہ رحمت عالم ﷺ مخلوق خدا میں نور ہدایت بکھیریں گے۔ ہدایت کا نور، ایمان و قرآن کا نور، عدل و حق و سچ کا نور اسی نور سے پھیلا و پھلا پھولا۔

اہل عرب میں بچوں کی ابتدائی پرورش کے لئے دیہی علاقہ پسند کرتے تھے۔ کیونکہ دیہاتوں کی آب وہوا زیادہ صاف ہوتی تھی۔ بچوں کی پرورش اور فصاحت و بلاغت میں قبیلہ بنی سعد کی خواتین پورے عرب میں مشہور تھیں۔ ان دنوں قبیلہ بنی سعد شدید قحط سے دوچار تھا۔ کئی خواتین رضاعت کے لئے بچوں کی تلاش میں مکہ شہر آئیں۔ حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ میں مکہ آئی تو تنگدستی کی وجہ سے میری چھاتیوں میں دودھ نہیں تھا۔ میرا اپنا لخت جگر بھوک کی وجہ سے روتا رہتا۔ ہماری اونٹنی بھی دبلی اور کمزور تھی۔ سست رفتار سے چلتی تھی۔ دوسری خواتین پہلے مکہ پہنچیں اور مالداروں کے بچے حاصل کر لئے۔ میری قسمت میں یتیم محمد ﷺ آئے۔ جبکہ حقیقت میں کونین کی دولت حلیمہ سعدیہ کو مل گئی۔ دائی حلیمہ تھی جو بچہ اسے ملا وہ حلیم اعظم تھا۔ حلیمہ کا قبیلہ بنو سعد تھا اور جو بچہ اسے ملا وہ عظیم سعادتوں کا مالک تھا۔ محترمہ حلیمہ فرماتی ہیں کہ ہم مکہ سے روانہ ہوئے تو ہماری لاغر اونٹنی سب سے آگے نکل گئی۔ میری چھاتی دودھ سے لبریز ہو گئی۔ میرے گھر میں خوشگوار تبدیلیاں رونما ہونے لگیں۔ ہماری اونٹنی خوب دودھ دیتی۔

رحمت دو عالم ﷺ ابھی شکم مادر میں ہی تھے کہ والد ماجد کا انتقال ہو گیا۔ چھ سال کی عمر مبارک ہوئی تو والدہ بھی چل بسیں۔ والدہ کی وفات کے بعد دادا عبدالمطلب کے زیر سایہ زندگی بسر کر رہے تھے کہ دو سال بعد وہ بھی چل بسے۔ دادا کی وفات حسرت آیات کے بعد آپ ﷺ چچا ابو طالب کے ساتھ رہنے لگے۔

نبی رحمت ﷺ کا بچپن

رحمت عالم ﷺ کا بچپن معصوم اور اخلاق حسنہ سے مزین تھا۔ رحمت عالم ﷺ کے چچا ابو طالب کا بیان ہے کہ بسا اوقات رات کے وقت میری آنکھ کھلتی تو میں بستر پر آپ ﷺ کو نہیں پاتا۔ میں پریشان ہو کر آپ ﷺ کو تلاش کرنے لگتا تو آپ ﷺ آواز دیتے کہ چچا میں یہاں ہوں۔ اور فوراً میرے پاس پہنچ جاتے اور میں بعض دفعہ رات گزرنے پر آپ ﷺ کی زبان سے کچھ ایسی باتیں سنتا تھا جو مجھے حیران کر دیتی تھیں۔ معلوم ہوا کہ رحمت عالم ﷺ کا بچپن بھی عبادت گزاری میں گزرتا تھا۔ حقیقت بھی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت، درد انسانیت اور فکر آخرت انبیاء علیہم السلام کی فطرت میں شامل ہوتی ہیں۔

آنحضرتﷺ کی جوانی

رحمت عالمﷺ کی جوانی کے ایام مثالی شان کے حامل تھے۔ رحمت دو عالمﷺ نے کچھ عرصہ بکریاں بھی چرائیں تھیں۔ اسی لئے ایک موقع پر آنحضرتﷺ نے خود فرمایا تھا کہ دنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

حضورﷺ کی ازدواجی زندگی

حضرت خدیجہؓ نبی رحمتﷺ کے اخلاق سے بہت متاثر تھیں۔ انہوں نے از خود رحمت عالمﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ کے توسط سے آپﷺ سے رشتہ کی خواہش کی۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ قریش کے بڑے بڑے سرداروں کے رشتے مسترد کر چکی تھیں۔ رحمت عالمﷺ نے یہ رشتہ قبول فرمالیا اور یوں آپﷺ کی ازدواجی زندگی کا آغاز ہوا۔

ارہاص

نبی رحمتﷺ قوم کی کفریہ اور جاہلانہ رسوم کو دیکھ کر ہر وقت بے چین رہتے اور ہمہ وقت اس کوشش میں ہوتے کہ یہ لوگ رب کریم وحدانیت کو تسلیم کرلیں۔ انہی دنوں آپﷺ کو ارہاص بھی پیش آرہے تھے۔ ارہاص ان علامات کو کہا جاتا ہے جو کسی نبی سے نبوت ملنے سے پہلے ظاہر ہوتی تھیں۔ ایک ارہاص یہ تھا کہ رحمت عالمﷺ خواب میں فرشتوں کی زیارت کرتے۔ دوسرا یہ کہ راستے پہ چلتے ہوئے پتھر آپﷺ کو سلام کرتے۔ تیسرا یہ کہ شیاطین کو آسمانوں پر جانے سے روک دیا گیا۔ چوتھا یہ کہ ایسے کو خواب نظر آرہے تھے جن کی تعبیر ہو بہو برآمد ہوتی تھی۔ جیسے جیسے آپﷺ کی عمر مبارک بڑھتی جارہی تھی رحمت عالمﷺ کی طبیعت دنیا سے بے رغبت ہورہی تھی۔ رحمت عالمﷺ کا معمول تھا کہ خوردنوش کا معمولی سامان لے کر غار حرا میں تشریف لے جاتے اور ذکر فکر میں شب وروز بسر کرتے۔ وہ روح، دل، دماغ جو پہلے ہی سے نورمجسم کی طرح مزین ومعطر تھا اسے مزید قرب الٰہی اور یاد خداوندی سے تازگی بخشتے۔

محمد بن عبداللہ سے محمد الرسول اللہﷺ

رحمت عالمﷺ کی ولادت کا اکتالیسواں سال اور رمضان المبارک کی سترہ تاریخ تھی۔ ۱۶/ اگست ۶۱۰ء کا دن تھا۔ جس کی آمد کا انتظار تھا۔ وہ بہت بڑا پیغام اور عظیم منصب لے کر آگیا۔ سردار الملائکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور یہ آیات مقدسہ بیان فرمائیں:

”اقرأ باسمه ربك الذی خلق ۰ خلق الانسان من علق ۰ اقرأ وربك الاكرم ۰ الذی علم بالقلم ۰ علم الانسان مالم یعلم ۰ سورة:العلق“ یہ دن نبی رحمتﷺ کی نبوت کا پہلا دن تھا اور یوں آپﷺ محمد بن عبداللہ سے محمد الرسول اللہﷺ بن گئے۔

قسط نمبر2

مولانا محمد اقبال رنگونی

سیدالمسلمین حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ فقہ میں بہت اونچا مقام رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی فتویٰ دیتے تھے: ''کان عبدالرحمن بن عوف ممن یفتی فی زمن رسول اللہ ﷺ۔''

(الاصابہ ج۲ص۴۱۶، درالسحابۃ ص۲۵۶)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بہت سادگی پسند تھے اور آپ میں تواضع کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ حضرت سعید بن حسینؒ کہتے ہیں کہ آپ اپنے غلاموں کے درمیان ہوں تو پتہ نہ چلتا تھا کہ آپ ان غلاموں کے آقا ہیں۔ (صفۃ الصفوۃ ج۱ص۱۸۶) اور آپ کو فقراء کے ساتھ ایک برتن میں کھاتے ہوئے بھی کوئی حجاب نہ تھا۔

حافظ ابونعیم (۴۳۰ھ) نے آپ کا تذکرہ کس عقیدت سے کیا ہے اسے بھی دیکھئے:

''واما عبدالرحمن بن عوف فکان حاله فیما بسط له حال الامناء والخزان یفرقه فی سبیل المنعم المنان یستخیر بالله من التفتین فیه والطغیان وتتصل منه المناحة والا حزان خوف الانقهاع عن اخوته والا خدان ادرك الودق وسبق الرائق کثیر الاموال منین الحال تجود یده بالعطیات وعینه وقلبه بالعبرات وهو قدوة ذی الثروة والجدات فی الانفاق علی المتقشفین من ذوی الفاقات۔ حلیة الاولیاء ج۱ ص۱۴۱''

حافظ ابن عبدالبر مالکی (۴۶۳ھ) آپ کے بارے میں لکھتے ہیں:

''وکان عبدالرحمن بن عوف احد العشرة الذین شهدلهم رسول الله ﷺ بالجنة وأحد الستة الذین جعل عمر الشوری فیهم وأخبر ان رسول الله ﷺ توفی وهو عنهم راض وصلی رسول الله ﷺ خلفه فی سفرة وروی عنه ان رسول الله ﷺ انه قال عبدالرحمن ابن عوف سید من سادات المسلمین وروی عنه ﷺ انه قال عبدالرحمن بن عوف امین فی السماء وامین فی الارض۔ الاستیعاب ج۲ ص۲۹۵''

امام ابن اثیر جزری (۶۳۰ھ) لکھتے ہیں:

''وکان احد العشرة المشهودة لهم بالجنة واحد الستة اصحاب الشوری الذین جعل عمر بن الخطاب الخلافة فیهم واخبر ان رسول الله ﷺ توفی وهو عنهم راض وصلی رسول الله ﷺ خلفه فی سفرة وکان اکثیر الانفاق فی سبیل الله عزوجل۔ اسدالغابة ج۳ص۴۷۶''

آنحضرت ﷺ نے آپؓ کے مال میں برکت کی دعا فرمائی تھی۔ آپ ﷺ کی دعا کا صدقہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تجارت میں بہت برکت اتاری اور آپ عرب کے مالدار شخص ہوئے ہیں۔ تاہم آپ کو ہمیشہ اس بات کی فکر رہتی تھی کہ کہیں یہ مال ان کے لئے باعث مصیبت نہ ہو۔

ایک مرتبہ آپ نے ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے کہا کہ امی جان مجھے اس بات کا بڑا ڈر لگا رہتا ہے کہ کہیں یہ مال مجھے ہلاکت میں نہ اتار دے۔ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا اے بیٹے! اللہ کے راستے میں خرچ کرتا رہ۔ (اسد الغابہ ص ۴۷۸) چنانچہ آپ نے ہمیشہ اس پر عمل کیا اور آپ کا مال خدا کے راستے میں خرچ ہوتا رہا اور مخلوق خدا کی ایک بہت بڑی تعداد آپ کے مال سے فیضیاب ہوتی رہی۔

خیرات وصدقات میں آپ بہت آگے آگے رہتے تھے۔ ایک دفعہ مدینہ منورہ میں آپ کا مال تجارت سات سو اونٹوں پر آیا تھا اور پھر آپ نے یہ سارا کا سارا اونٹوں سمیت خدا کی راہ میں دے دیا۔

(اسد الغابہ ج ۳ ص ۴۷۸)

آپ نے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں اپنا نصف مال چار ہزار صدقہ کر دیا۔ پھر چالیس ہزار صدقہ کیا۔ پھر چالیس ہزار دینار خدا کی راہ میں دیئے۔ پھر پانچ سو گھوڑے دیئے۔ پھر پانچ سو اونٹ خرچ کئے۔

(البدایہ ج ۷ ص ۳۲۳ اردو)

ایک مرتبہ آپ نے ایک ہی دن میں تیس غلام آزاد کئے تھے۔ (ایضاً ص ۴۷۶) آپ کی ایک زمین چالیس ہزار دینار میں فروخت ہوئی تو آپ نے یہ ساری رقم راہ خدا میں دے دی۔ (ابن سعد) آپ نے انتقال کے وقت وصیت کی کہ ان کے مال سے سب بدری صحابہؓ کو چار سو دینار دیئے جائیں۔ چنانچہ آپ کی وصیت کے مطابق سب صحابہؓ کو یہ مال دیا گیا۔ حتیٰ کہ حضرت عثمان غنیؓ نے بھی اس سے حصہ پایا۔ (اسد الغابہ)

ابوھیاج کہتے ہیں کہ میں نے طواف کرتے ہوئے ایک آدمی کو یہ دعا کرتے سنا کہ: اے اللہ! مجھے بخل سے بچا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ انہوں نے کہا یہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ ہیں۔ (الاستیعاب) نوفل بن ایاس کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بہت بہترین ساتھی تھے۔ (ایضاً) کہا جاتا ہے کہ اہل مدینہ پر آپ کے بہت زیادہ احسانات ہیں۔ آپ کے مال سے ان کی حاجتیں پوری ہوتی رہی ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کثرت سے روزہ رکھتے تھے اور نماز ظہر سے پہلے آپ کا دیر تک نوافل پڑھنا تو سب کو معلوم تھا۔ (اصابہ ج ۴ ص ۱۷۷) آپ طواف میں: ’’ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ‘‘ کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ (آثار الصحابۃ ج ۳ ص ۵ بحوالہ الازرقی) آپ جب بھی گھر میں داخل ہوتے تو گھر کے کونوں میں آیت الکرسی بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔ (موسوعۃ آثار الصحابۃ ج ۳ ص ۱۰)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ دیگر صحابہ کرامؓ کی طرح سب غزوات میں برابر شریک رہے اور پوری استقامت واستقلال کے ساتھ میدان جنگ میں جمے رہے۔ غزوہ بدر میں انہوں نے دو انصاری نوجوانوں (حضرت عفراءؓ کے بیٹوں

حضرت معاذ اور حضرت معوذ) کو ابو جہل کی شناخت کرائی تھی جس سے ان دونوں نے ابو جہل کا کام تمام کر دیا تھا۔

آپ نے غزوہ احد میں بھی بڑی جرات کا مظاہرہ کیا تھا۔ آپ کے بدن پر اکیس سے زیادہ زخم آئے تھے۔ (اسد الغابہ ج۳ ص۲۷۶) اس غزوہ میں آپ کے پاؤں پر سخت ضرب آئی تھی جس کی وجہ سے عمر بھر آپ لنگڑا کر چلا کرتے تھے۔ (سیرت ابن ہشام ج۱ ص۴۶۱) اسی طرح آپ حضور ﷺ کے ساتھ دیگر غزوات میں بھی برابر شریک رہے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے اس دن فرمایا کہ عبدالرحمٰن خدا کے فرشتوں کی معیت میں جنگ کر رہے ہیں۔ حارث بن صمۃ انصاری کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کا یہ ارشاد سنا تو حضرت عبدالرحمٰن کی تلاش میں نکلا۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ ان کے سامنے سات لاشیں پڑی ہیں۔ میں نے پوچھا کہ حضرت کیا آپ نے ان سب کو قتل کیا ہے؟۔ آپ نے دو لاشوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کو میں نے قتل کیا ہے مگر یہ جو باقی لاشیں ہیں ان کو ان لوگوں نے قتل کیا ہے جن کو میں نے بھی نہیں دیکھا۔ (آثار الصحابۃ ج۳ ص۴) حارث کہتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا کہ خدا کے فرشتے ان کے ہمراہ ہیں۔ (سیرت حلبیہ ج۲ ص۲۲۱)

آپ آنحضرت ﷺ کی رحلت پر حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی بیعت کرنے والی پہلی صف میں سے تھے اور زندگی بھر نہ صرف حضرت صدیق اکبرؓ کی تائید و اعانت کرتے رہے بلکہ آپ ایک مشیر کی حیثیت سے ان کے قریب رہے ہیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ آپ سے اہم معاملات میں مشورہ کرتے رہے اور ان کے مشورہ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آپ نے انہیں اپنی جگہ امیر الحج بنا کر مکہ مکرمہ بھیجا تھا۔

حضرت عمر فاروق ؓ نے بڑے بڑے امور کے سلسلے میں جو مجلس مشاورت قائم کی تھی آپ اس مجلس کے سرگرم کارکن تھے۔ حضرت عمر فاروق ؓ اور دیگر اجلہ صحابہ کرامؓ بھی آپ کے مشوروں کی بہت قدر کرتے تھے اور اکثر آپ کی رائے پر فیصلہ بھی ہوتا تھا۔ شرابی پر اسی کوڑے کی سزا آپ کی رائے کے مطابق ہوئی۔ آپ نے حضرت عمرؓ کے پوچھنے پر فرمایا مفتری کی جو سزا اسلام میں ہے وہی شرابی کے لئے ہونی چاہئے۔ کیونکہ شرابی مفتری علی القرآن ہے۔ چنانچہ آپ نے اسی کوڑوں کی سزا مقرر فرمائی۔ (موسوعہ آثار الصحابۃ ج۳ ص۴ بحوالہ ابن جریر)

حضرت عمر فاروق ؓ نے بھی ایک مرتبہ اپنی جگہ آپ کو امیر الحج بنا کر روانہ فرمایا تھا اور آپ نے حج بیت اللہ کے قافلہ کی قیادت کی تھی۔ اسی طرح حضرت عثمان غنی ؓ نے بھی اپنے دور خلافت میں آپ کو یہ اہم خدمت سپرد کی تھی اور انہوں نے پورے قافلہ کو حج کرایا تھا۔ (طبقات ابن سعد ج۳ ص۹۹)

حضرت عمر فاروق ؓ نے اپنے بعد امت کی رہنمائی کے لئے جن بزرگوں کا انتخاب کیا تھا۔ آپ اس کے ایک رکن تھے۔ حضرت سعد نے آپ کا نام پیش بھی کیا۔ لیکن آپ اس کے لئے راضی نہ ہوئے اور حضرت عثمان غنی ؓ سے کہا کہ ہاتھ پھیلایئے اور آپ نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ چنانچہ پھر سب کے سب حضرت عثمان غنی ؓ کے ہاتھ پر بیعت ہو گئے اور آپ مسلمانوں کے خلیفہ کہلائے۔ (صحیح بخاری)

سو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اصابت رائے اور دور اندیشی میں بڑا کمال عطا فرمایا تھا اور خود حضرت عمر فاروقؓ جیسی عبقری شخصیت نے بھی اس کا اعتراف فرمایا ہے۔ (طبری) اور خود حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے دل میں بھی امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کی بڑی وقعت وعظمت موجود تھی۔ عراق پر لشکر کشی کے لئے جب فوج تیار ہوئی تو حضرت عمر فاروقؓ نے اجلہ صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ میں خود بھی اس لشکر اسلام کے ساتھ جاؤں اور اپنے ساتھ طلحہ زبیر اور عبدالرحمٰن کو ساتھ لے جاؤں اور بطور نائب کے حضرت علیؓ کو یہاں چھوڑ جاؤں۔ جب اس بات کی خبر اسلامی لشکر کو ملی تو وہ خوشی سے سرشار ہوگئے کہ امیر المومنین بھی ہمارے ساتھ جارہے ہیں۔ مگر جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے امیر المومنین سے عرض کی کہ حضور میں آپ کی اس رائے سے متفق نہیں ہوں۔ آپ کا یہاں رہنا ضروری ہے۔

اگر اللہ نہ کرے آپ کو اس جنگ میں کچھ ہوگیا یا آپ کے ہوتے ہوئے یہ جنگ شکست کھا گئی تو اہل اسلام سخت صدمے سے دوچار ہوجائیں گے اور اسلام کا تقریباً خاتمہ ہی ہوجائے گا اور اگر آپ کی غیر موجودگی میں اہل اسلام کے ساتھ کوئی ایسا حادثہ ہوا بھی تو آپ یہاں رہ کر اس کا مقابلہ کرسکیں گے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے دل میں امیر المومنین حضرت عمرؓ کی کس قدر وقعت تھی۔ آپ انہیں اسلام کا ستون سمجھتے تھے اور نہیں چاہتے تھے کہ آپ کی ذات پر کسی قسم کا کوئی حرف آجائے۔

حضرت عثمان غنیؓ سے بیعت لینے سے پہلے آپ نے ان سے برسرعام پوچھا تھا کہ کیا آپ اللہ کی کتاب رسول اللہ ﷺ کی سنت اور شیخین کی سیرت کی اتباع کریں گے۔ آپ نے حضرت عثمان غنیؓ کو سب کے سامنے بلایا ان کا ہاتھ پکڑا اور پوچھا کہ:

''ھل انت مبایعی علی کتاب اللّٰہ وسنۃ نبیہ وفعل ابی بکر وعمر قال اللھم نعم قال فرفع عاسہ الیٰ سقف المسجد ویدہ فی ید عثمان فقال اللھم اسمع واشھد اللھم اسمع واشھد اللھم اسمع واشھد اللھم انی قد خلعت مافی رقبتی من ذلک فی رقبۃ عثمان قال وازدحم الناس یبایعون عثمان حتیٰ غشوۃ تحت المنبر ۔ البدایہ ج۷ ص۱۴۷''

کیا آپ اللہ کی کتاب رسول اللہ ﷺ کی سنت اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی سیرت پر بیعت کرتے ہیں۔ حضرت عثمان غنیؓ نے کہا اے اللہ گواہ رہنا میں اس کا اقرار کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے مسجد کی چھت کی جانب سر اٹھایا! انکا ہاتھ حضرت عثمان غنیؓ کے ہاتھ میں تھا اور کہا اے اللہ سن اور گواہ رہ...... اے اللہ سن اور گواہ رہ...... اے اللہ سن اور گواہ رہ...... اے اللہ میں نے وہ ذمہ داری جو میری گردن میں پڑی تھی حضرت عثمان غنیؓ کی گردن پر ڈال دی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر لوگ ہجوم در ہجوم حضرت عثمان غنیؓ کی بیعت کرنے لگے۔ حتیٰ کہ منبر کے نیچے ان پر چھا گئے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے ہاں کتاب وسنت کے ساتھ ساتھ سیرت شیخین بھی قابل تقلید تھی۔ بلکہ خود

حضرت عمر فاروقؓ نے آپ کو بھی اس صف میں شمار کیا اور فرمایا کہ آپ اپنے مقام کو پہچانئے۔ آئندہ لوگ آپ کی اقتداء کریں گے۔ آپ کے پیچھے چلیں گے۔'' فانی اخاف ان ينظر الناس اليك فيقدون بك ۰ مسند امام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۹۲''

آپ آنحضرت ﷺ کے ساتھ شروع سے رہے ہیں۔ اس کے باوجود آپ قلیل الروایۃ ہوئے ہیں۔ آپ سے صرف ۶۵ حدیثیں مروی ہیں۔ له من الحديث خمسة وستون حديثا ۰ تهذيب التهذيب ج ص زاد المسلم بشرح صحيح مسلم ج ۵ ص ۳۱۷ ! کیا کوئی سوچ سکتا ہے کہ آپ کو حدیث سے دلچسپی نہ تھی یا آپ کو حدیث آتی نہ تھی...... لاحول ولاقوة الا بالله ! بات یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ خصوصاً اجلہ صحابہ روایت حدیث میں بہت محتاط رویہ اپنائے ہوئے تھے۔ سو قلیل الحدیث کا معنی قلیل الروایہ تو ہوسکتا ہے۔ یہ نہیں کہ انہیں حدیثیں بہت کم آتی ہوں۔

جب آپ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو آپ رونے لگے۔ لوگوں نے رونے کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ حضرت مصعب بن عمیرؓ اور حضرت حمزہؓ مجھ سے بہت اچھے لوگ تھے۔ انہوں نے جب وفات پائی تو ان کے پاس پورے تن ڈھانپنے کے لئے کفن بھی نہ تھا۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں مجھے اس دنیا میں ہی سب کچھ نہ مل گیا ہو اور کل آخرت میں کثرت مال کی وجہ سے پکڑا جاؤں۔ اس پر رونا آ گیا ہے۔ (ریاض ص ۳۱۵) آپ یہ بات اکثر کہا کرتے تھے۔

آپ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حالت غشی میں دیکھا کہ دو فرشتے آئے اور کہنے لگے کہ اسے لے چلو۔ تاکہ اس کا حساب کتاب کریں۔ چنانچہ مجھے لے چلے۔ اتنے میں ایک فرشتے سے ملاقات ہوئی تو اس نے کہا کہ اسے کہاں لے جارہے ہو۔ دونوں نے کہا کہ اسے خدا کے پاس حساب کتاب کے لئے لے جارہے ہیں تو اس نے کہا کہ اسے چھوڑ دو۔ یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے لئے ماں کے پیٹ میں ہی سعادت لکھ دی گئی تھی...... خليا عنه فانه ممن سبقت له السعادة وهو فی بطن امه ۰ مستدرك حاكم ج ۳ ص ۳۰۷ در السحابة ص ۲۵۶!

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے مسجد نبوی کے آس پاس کئی مکانات تھے۔ ان میں سے ایک مکان آنحضرت ﷺ کے مہمانوں کے لئے خاص تھا۔ آپ ﷺ کے مہمان یہاں ٹھہرتے تھے اور یہ دارالضیفان (مہمان خانہ) کے نام سے مشہور تھا اور اس مکان کے بڑے ہونے کی وجہ سے اسے دار کبری بھی کہتے تھے۔ ولید بن عبدالملک کے دور میں عمر بن عبدالعزیز مدینہ منورہ کے گورنر تھے۔ آپ نے مسجد نبوی کی توسیع کے لئے یہ مکانات منہدم کر کے مسجد نبوی میں شامل کر لئے۔ (اخبار مدینۃ الرسول ص ۹۹) اس طرح آپ کا یہ مکان مسجد نبوی میں آ شامل ہوا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا انتقال ۳۱ ہجری میں ہوا۔ آپ نے ۷۵ سال کی عمر پائی تھی۔ حضرت عثمان غنیؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت علی المرتضیٰؓ نے جنازہ پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ اے ابن عوف جایئے آپ نے دنیا کا صاف پانی پیا اور گدلا چھوڑ دیا ﴿فقد ادركت صفوها وسبقت رنقها﴾ حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ

آپ کا جنازہ اٹھائے ہوئے تھے اور فرمارہے تھے: واجبلاہ! آہ: یہ علم وعمل اور فضل وکمال کا پہاڑ بھی چل بسا۔

آپ کے مرض الوفات میں حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہلا بھیجا تھا کہ اگر آپ چاہیں تو آپ کو آنحضرت ﷺ اور شیخین کے ہمراہ (حجرہ شریف میں) جگہ دی جائے۔ آپ نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ میں اپنے دوست حضرت عثمان بن مظعون (حضرت عثمان بن مظعونؓ پہلے مہاجر ہیں جنہوں نے سن ۲ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ وہ اخلاص کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو حضور ﷺ ان کی میت کے پاس آئے اور تین مرتبہ ان کی پیشانی کو بوسہ دیا تھا اور فرمایا تھا کہ تم دنیا سے اس حال میں گئے کہ تمہارا دامن اس سے آلودہ نہ ہونے پایا۔ سب سے پہلے بقیع میں ان کی تدفین عمل میں آئی تھی۔ حضور ﷺ کے بیٹے حضرت ابراہیم کی تدفین آپ کے قریب ہوئی ہے۔ حضرت عثمان بن مظعونؓ بھی اپنے دوست حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی طرح دور جاہلیت میں بھی شراب سے دور رہے تھے۔) سے وعدہ کر رکھا تھا کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ دفن ہوں گے اور ہماری قبریں ساتھ ساتھ ہوں گی۔ چنانچہ آپ کی خواہش کے مطابق آپ کو حضرت عثمان بن مظعونؓ کے قریب دفن کیا گیا۔ اس طرح یہ دونوں دوست ساتھ ساتھ آرام فرما ہیں۔ کچھ وقت کے بعد بعض لوگوں نے آپ کی قبر پر ایک خیمہ بنالیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جب یہ دیکھا تو فرمایا کہ اسے اکھاڑ لو۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ ان پر انکا عمل سایہ کرے گا۔ انزعه یا غلام فانما یظله عمله! (صحیح بخاری ج۱ص۱۸۱)

حضرت ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ جنتی ہیں اور جنت میں ان کے رفیق اللہ کے جلیل القدر رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔ وعبدالرحمن بن عوفؓ فی الجنة ورفیقه عیسیٰ علیه السلام! (ریاض ج۱ص شذرات الذہب ج۱ص۲۵) فرضی اللہ تعالیٰ عنه!

مسخ اور تناسخ میں فرق

اس مقام پر یہ شبہ پیدا نہیں کرنا چاہئے کہ اگر مسخ کو معنیً اور صورتاً دونوں حیثیت سے تسلیم کرلیا جائے تو اس سے تناسخ (آواگون) لازم آجاتا ہے۔ حالانکہ یہ باطل اور فاسد عقیدہ ہے۔ یہ شبہ اس لئے صحیح نہیں ہے کہ تناسخ میں روح (جیو) ایک قالب (کالبد) کو چھوڑ کر دوسرے قالب میں چلی جاتی ہے اور انسانی اعمال نیک وبد کی پاداش میں جون بدلنے کا یہ سلسلہ ازل سے ابد تک یوں ہی قائم ہے اور رہے گا۔ لیکن مسخ کی صورت میں نہ روح بدلتی ہے اور نہ قالب بدلتا ہے۔ بلکہ وہی قالب (جسم) ایک خاص ہیئت اور حقیقت سے دوسری حقیقت وہیئت میں تبدیل ہوکر موت کی نذر ہو اور دوسرے مردہ انسانوں کی طرح مالک حقیقی کے سامنے اپنے اعمال کے جوابدہ ہونے کے لئے عالم برزخ کے سپرد کردیا جاتا ہے۔

مولانا محمد عبدالرحمٰن جامی جالپوری

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی سیاسی اور تبلیغی خدمات

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ ان جانبازوں میں سے ایک تھے جنہوں نے اسلام کی سربلندی کے لئے مال اور جان کی قربانی سے کبھی دریغ نہیں کیا۔ آپ اس قافلے کے ایک فرزند تھے جس نے آزادی حاصل کرنے کے لئے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنیں۔ آپ ان رہنماؤں میں سے تھے جنہوں نے سخت نامساعد حالات میں فرنگی کو للکارا اور اس کے اقتدار کو زیر وزبر کرنے کے لئے میدان میں نکلے۔ حضرت مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم نے اس قسم کے لوگوں کے متعلق فرمایا ہے کہ:

بیاں گرد ہے کہ از ساغر وفا مستند

سلام ما بر سانید ہر کجا ہستند

ان کے بارے میں ان کے ایک رفیق نے کتنی صحیح بات کہی ہے کہ: ''وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ کی نیکیاں صلحائے امت میں بٹھاتی اور ان کی سیرتوں کو دوسروں کے لئے نمونہ بنادیتی ہیں۔''

آپ قریب ۷۵/سال قبل رائے پور ارائیاں (جالندھر) میں ایک مخلص و دیندار زمیندار کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مرحوم جناب حاجی محمد ابراہیم صاحبؒ مسلک اہل حدیث سے تعلق رکھتے تھے اور متقی انسان تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ بچے کو دینی علوم پڑھائے جائیں۔ چنانچہ رائے پور گجراں (جالندھر) کے جامعہ رشیدیہ میں آپ کو داخل کرایا گیا۔ اس مدرسہ میں آپ نے حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ اور مفتی فقیر اللہ صاحبؒ جیسے نابغہ روزگار اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ قدرت نے آپ کو بہترین صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ نتیجتاً آپ اساتذہ کی شفقت کا مرکز بن گئے۔ بعد ازاں آپ کو مدرسہ عربیہ میکلوڈ گنج بہاول نگر میں داخل کرایا گیا اور آخر میں آپ عالم اسلام کی عظیم دینی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ یہاں اس وقت حضرت علامہ سید انور شاہ کاشمیریؒ بھی موجود تھے دارالعلوم ایک علمی مرکز ہونے کے ساتھ ساتھ تربیت دینی کا بھی خاص مرکز تھا۔

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ خود فرماتے تھے کہ انگریز کے خلاف نفرت میرے ذہن میں قیام دارالعلوم کے زمانہ میں پیدا ہوئی اور فراغت کے بعد یہ عالم تھا کہ آپ ہر اس شخص سے نفرت کرتے جو انگریز کا کسی بھی درجہ میں خیر خواہ ہوتا۔ آپ نے خود ارشاد فرمایا کہ دارالعلوم سے فراغت کے بعد تمام طلبہ کو حضرت شاہ صاحبؒ نے علیحدہ علیحدہ بلا کر نصیحت کی۔ مجھے فرمایا کہ:

''پنجاب میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانوں کو مرتد بنانے کی مہم شروع کر رکھی

ہے۔اس کے خلاف جہاد زندگی کا مشن بنالو۔“

حضرت شاہ صاحبؒ کی نگاہ دوررس نے کتنا بہتر انتخاب کیا اور پھر حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے کس طرح استاد کی نصیحت پر عمل کیا؟۔اس کا جواب حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی سیرت سے ملے گا۔

استاد کی نصیحت پر عمل

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ استاد مرحوم کی نصیحت کے مطابق زندگی بھر فرنگی کے خود کاشتہ پودے کے خلاف بھرپور جہاد کیا۔اگرچہ اس راستہ میں بیگانوں کی طرف سے راستہ میں کتنی ہی دیواریں کھڑی کی گئیں۔لیکن آپ نے اس کام کو”مشن“ کی حیثیت دے دی۔اور بالآخر آپ راہی ملک بقا ہوگئے اور جاتے جاتے اس امانت کو ساتھیوں کے سپرد کر گئے۔اب ساتھیوں کا امتحان ہے کہ وہ اس امانت کا کس حد تک تحفظ کرتے ہیں۔مگر مجھے تو یقین ہے کہ جب تک یہ عالم رنگ و بو قائم ہے۔امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ اور مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے خون جگر سے سینچا جانے والا یہ پودا شاداب رہے گا۔حفظھا اللہ تعالیٰ!

دارالعلوم دیوبند سے واپس آکر حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے ریاست کپورتھلہ کے معروف شہر سلطان پور لودھی میں درس و تدریس کی خدمات سرانجام دیں۔تین سال بعد اپنی تمام تر خدمات اپنے استاد حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے سپرد کردیں۔استاد شاگرد نے مدرسہ خیرالمدارس کی بنیاد رکھی۔اس مدرسہ کے لئے حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ دل کی حیثیت رکھتے تھے تو حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ دماغ کی۔اس مدرسہ کے عروج و ترقی میں آپ کا بڑا دخل ہے۔

تقسیم ملک کے بعد جب حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ جالندھر سے لاہور آگئے تو آپ انہیں ملتان لائے۔اس لئے کہ آپ ۱۹۴۲ء سے جماعت کے حکم پر ملتان میں رہائش پذیر تھے اور یہاں حسین آگاہی کی خطابت کے ساتھ ساتھ مدرسہ محمدیہ کو چلارہے تھے۔حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے لئے جگہ کا انتخاب کیا۔مدرسہ محمدیہ کتب خانہ، فنڈز اور طلبہ تک حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے سپرد کردیئے۔انہی طلبہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ بھی تھے۔

مدرسہ خیرالمدارس کے علاوہ آپ کو ملک بھر کے دینی مدارس کی ترقی سے گہرا لگاؤ تھا۔منتظم حضرات کو مناسب مشورے دینا۔ان کے دکھ سکھ میں شریک ہونا۔ان کا اصول تھا۔ایک سابقہ حکومت نے جب مدارس کے سلسلے میں انتہائی قدم اٹھانے کا تہیہ کیا تو حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے سب حضرات کو جمع کرکے”وفاق المدارس العربیہ“ کے نام سے مدارس اسلامیہ کی تنظیم قائم کرائی۔تاکہ مل جل کر دفاع کیا جاسکے۔اس تنظیم کے ناظم اعلیٰ شروع میں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ تھے۔

سیاسی زندگی کی ابتداء

آپ کی سیاسی زندگی کا آغاز ۱۹۳۶ء سے ہوا۔ اس کے بعد آخر تک سیاسی، قومی اور ملی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جب آپ نے خار دار سیاست میں قدم رکھا تو یہ وقت بڑا نازک تھا۔ لیکن آپ نے نتائج سے بے نیاز ہوکر مرد قلندر و مجاہد ہونے کا ثبوت مہیا کیا۔ شاید شاعر نے آپ ہی جیسے لوگوں کے لئے کہا ہے کہ:

جلادو پھونک دو سولی چڑھادو خوب سن رکھو
صداقت چھپ نہیں سکتی جب تک جان باقی ہے

بے پناہ خلوص اور فہم و تدبر کے نتیجہ میں آپ نے بہت جلد احرار کے صف اول کے راہنماؤں کا اعتماد حاصل کرلیا۔ زندگی میں باضابطہ طور پر آپ نے صرف دو جماعتوں میں کام کیا۔ مجلس احرار اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت۔ باقی اور دینی جماعتوں سے ہمیشہ ہی دلچسپی رہی اور ان کا ہاتھ بٹاتے رہے۔

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کو مجلس احرار اسلام جالندھر، ملتان اور پنجاب کا صدر ہونے کے ساتھ ساتھ آل انڈیا احرار ورکنگ کمیٹی کا ممبر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر و ناظم اعلیٰ کے انتہائی ذمہ دارانہ عہدوں پر آپ فائز رہے۔ جونہی آپ احرار میں شامل ہوئے تو مجلس نے فوجی بھرتی کے بائیکاٹ کا پروگرام بنایا۔ اس سلسلہ میں ملک بھر میں اجتماعات ہوئے۔ اس موقعہ پر جن احرار رہنماؤں نے انتہائی بے جگری کا مظاہرہ کیا۔ ان میں آپ بھی تھے۔ اس سلسلہ میں آپ گرفتار ہوگئے۔ مجسٹریٹ نے عدالت میں سوال کیا کہ مولانا آپ کے رشتہ دار کون کون ہیں اور کہاں کہاں قیام پذیر ہیں؟۔ تو حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے فرمایا کہ میرا ہر وہ شخص رشتہ دار ہے جو فرنگی کا دشمن ہے خواہ وہ کہیں بھی مقیم ہو۔ اس جرم حق گوئی کی پاداش میں سزائے سہ سالہ کا حکم ہوا۔ یہ ایام اسیری گجرات، جالندھر اور امرتسر میں بسر ہوئے۔ یہ آپ کی پہلی جیل تھی۔ اس جیل کے دوران آپ کے دو سگے بھائی یکے بعد دیگرے دنیا سے رخصت ہوئے۔ لیکن مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے پائے استقامت میں لغزش نہ آئی۔ ذالك فضل الله يوتيه من يشاء!

علماء کنونشن

تقسیم ملک کے بعد ۱۹۵۲ء میں حکومتی حلقوں کے چیلنج کا جواب دینے کی غرض سے کراچی میں مسلم فرقوں کے ۳۱ نمائندہ علماء کا کنونشن ہوا۔ جس میں مشہور عالم ۲۲ نکات مرتب ہوئے جو ایک صحیح اسلامی آئین کی بنیاد ہیں۔ فی الوقت صرف جمعیت علمائے اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے جو ان نکات سے اپنی وابستگی کا مظاہرہ کررہی ہے اور ان پر زور دے رہی ہے۔ اس اجتماع میں اپنی جماعت کی نمائندگی آپ نے کی اور اس جماعت کو کامیاب بنانے میں موثر کردار ادا کیا۔ تقسیم ملک کے بعد حضرت امیر شریعتؒ نے ملکی سیاسیات سے علیحدگی کا فیصلہ کیا تو ساتھیوں کا اجتماع اپنے مکان پر بلایا اور انہیں اپنے فیصلہ سے آگاہ کیا۔ لیکن حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اجازت

دی کہ اگر کوئی ساتھی سیاسی کام کرنا چاہیں تو شوق سے کریں۔ میں اشاعت وتبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ فتنہ ارتداد کی سرکوبی کروں گا۔ جناب شیخ حسام الدینؒ جناب ماسٹر تاج الدینؒ اور نوابزادہ نصر اللہ خانؒ نے سیاسی کام کا فیصلہ کیا۔ امیر شریعت حضرت شاہ جیؒ نے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ اور حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کو اپنے ساتھ رکھا۔ جناب شیخ حسام الدینؒ نے بہتیری کوشش کی کہ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ انہیں مل جائیں۔ لیکن حضرت امیر شریعتؒ کا ایک ہی جواب تھا کہ:

''بھائی محمد علی آپ کو مل جائیں تو میں اپنے ساتھ کیا رکھوں گا۔''

چنانچہ اس موقعہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی گئی جس کے امیر حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ منتخب ہوئے۔ حضرت شاہ جیؒ کے بعد حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ امیر منتخب ہوئے۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ بدستور اس عہدہ پر فائز رہے۔ حضرت قاضی صاحبؒ کے بعد حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ امیر ثالث مقرر ہوئے۔ جبکہ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ ناظم اعلیٰ اور پھر حضرت مولانا لال حسین اخترؒ امیر اور حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ ناظم اعلیٰ تھے۔ ابتداء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے تیس روپے ماہوار پر ایک مکان کرایہ پر لیا اور حضرت مولانا محمد حیاتؒ فاتح قادیان کی خدمات حاصل کی گئیں۔

مرحوم اکابرین حضرات کی دوسری خواہش تھی کہ بیرون پاکستان بالخصوص یورپ میں جماعتی کام ہو۔ تاکہ مرزائیت کے خلاف وہاں کام ہوسکے۔ اس مقصد کے لئے حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کو مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے اپنی زندگی میں یورپ بھیجا۔ تین سال کے قریب آپ نے بیس سے زائد ممالک کا دورہ کیا۔ جن میں برطانیہ، امریکہ، مغربی جرمنی اور جزائر فجی بھی شامل ہیں۔ اس دورہ سے ایوان ہائے باطلہ میں کھلبلی مچ گئی۔ عیسائیوں اور مرزائیوں سے مناظرے ہوئے۔ جن میں انہیں شکست فاش ہوئی۔ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کے اس دورہ کے سبب لاکھوں لوگوں کے ایمان محفوظ ہوگئے۔ کئی لوگ کافر حلقہ بگوش اسلام ہوگئے۔ کئی مقامات پر مدارس قائم ہوئے۔ مسلمانوں کی کئی مساجد جن پر اغیار قابض تھے واگزار ہوئیں اور ہڈرسفیلڈ میں ساٹھ ہزار روپیہ سے ایک عمارت خریدی۔ جس کو یورپ کا مرکزی دفتر بنایا۔ اس میں دینی لائبریری، دینی مدرسہ وغیرہ بھی قائم کئے۔ اس سہ سالہ دورہ پر قریب سینتیس ہزار روپے خرچ ہوئے۔ یہ سب صدقہ ہے امیر ثالث حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے خلوص وتدبر کا۔

مجلس احرار نے جتنے خطیب پیدا کئے اس کی مثال کسی دوسری جماعت میں ملنی مشکل ہے۔ احرار وخطابت میں گل وبلبل والا رشتہ ہے اور مجلس کے خطباء میں مرحوم کو امتیازی مقام حاصل ہے۔ بقول جناب بلال زبیریؒ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ پنجابی کے ابوالکلام تھے۔ قدرت نے افہام وتفہیم کا جو ملکہ آپ کو عطا کیا تھا وہ کم ہی لوگوں کے حصہ میں آتا ہے۔ بڑے بڑے دانش ور سے لے کر ایک سطحی استعداد کے سامع تک سب یکساں آپ کی تقریر سے

محظوظ ہوئے۔ خوش آوازی نام کو نہ تھی۔ اشعار سے واسطہ نہ تھا۔ لیکن مجمع کا اکھڑنا بھی ناممکنات میں سے تھا۔ بسا اوقات عشاء سے صبح تک برجستہ مدلل تقریر فرمائی۔ اپنے موضوع کے ساتھ وابستگی کا یہ عالم تھا کہ ذرہ بھر ادھر ادھر نہ جاتے۔ سرگودھا ختم نبوت کانفرنس ۱۹۵۴ء میں عشاء سے صبح تک آپ کی تقریر ہوئی۔ سرگودھا کے عوام آج تک اسے یاد کرتے ہیں۔ انتہاء یہ کہ حضرت شاہ صاحبؒ جیسا قادر الکلام خطیب آپ کے سامنے پر ڈال دیتا۔ متعدد بار حضرت شاہ جیؒ نے آپ کے بعد تقریر کرنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ مولانا محمد علی جالندھریؒ کی تقریر کے بعد اب کسی تقریر کی گنجائش نہیں رہی۔ حضرت شاہ جیؒ کو آپ پر جو اعتماد تھا اس کا اندازہ پہلے کے واقعات سے ہوگیا ہوگا۔ مزید یہ کہ حضرت شاہ جیؒ حضرت جالندھریؒ کو بھائی محمد علی کہتے اور اہم ترین معاملات میں آپ کے بغیر گفتگو نہ فرماتے۔ وہ حضرت شاہ جیؒ کے رزم و بزم کے ساتھی اور صحیح معنوں میں مزاج شناس تھے۔ امیر شریعت حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جیسے مردم شناس انسان نے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی پیشانی میں عظمت و شرافت اور اہلیت و صلاحیت کا جو نور دیکھا تھا اس کے پیش نظر احرار رہنماؤں کے اصرار کے باوصف اپنے ساتھ رکھا اور پھر حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے اعتماد پر جس طرح پورا اترے یہ بھی اسی کا حصہ ہے۔

حضور علیہ السلام کی ختم المرسلین کے تحفظ کی خاطر رات کا چین اور دن کا آرام قربان کرنے والے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ سلانوالی (سرگودھا) میں تقریر کے دوران دل کے حادثہ کا شکار ہوئے۔ خاصی کشمکش کے بعد قدرے تسکین ہوئی تو ملتان پہنچا دیا گیا۔ چند دن آرام کے بعد قلم پکڑنے کی طاقت آئی تو احباب کے خطوط کے جواب لکھنے پر ہی اکتفا نہ فرمایا بلکہ جماعتی پروگراموں کی ترتیب اور دفتری امور کی نگہداشت میں مصروف ہوگئے۔ دو ایک دن یہی کیفیت رہی۔ حتیٰ کہ پھر جو شدید دورہ پڑا تو وہ جان لیوا ثابت ہوا۔ یہ ۲۱/ اپریل ۱۹۷۲ء کا دن تھا اور اس تھکے ماندے راہ حق کے مسافر نے جان حقیر کا نذرانہ عقیدت بارگاہ ربوبیت میں پیش نظر کرتے ہوئے زبان حال سے کہا کہ: جان دیٗ دی ہوئی اس کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا
آخری خواہش یہ تھی کہ جنازہ دفتر ختم نبوت سے اٹھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خواہش بھی پوری کی اور آپ نے جس پودے کو خون جگر سے سینچ کر پروان چڑھایا تھا۔ اس کی ٹھنڈی چھاؤں تلے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ قال علیہ السلام انا خاتم النبیین لا نبی بعدی! کا ورد کرتے ہوئے حیات مستعار کے آخری لمحات پورے کئے اور وہیں سے جنازہ اٹھا۔ جب جنازہ اٹھ رہا تھا تو لاتعداد علماء، صلحاء، ادباء، شعراء، دانشور، سیاسی لیڈر اور ہزاروں عوام پریشان حال اور غمگین تھے۔ جنازہ قلعہ کہنہ پر حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوریؒ نے پڑھایا۔ بعد ازاں قافلہ حریت کے اس نامور سپاہی اور ناموس رسالت کے جی دار محافظ کے جنازے کا جلوس خیر المدارس کی طرف روانہ ہوا۔ آسمان تقویٰ و خطابت کا یہ درخشندہ ستارہ اپنے گرامی قدر استاذ حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے پہلو میں ابدی نیند سو گیا۔ حضرت درخواستیؒ، حضرت مولانا شمس الحقؒ اور حضرت مولانا مفتی محمودؒ جیسے یگانہ روزگار مردان وفا نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے مشن کے امین کو لحد میں اتارا۔

مولانا اللہ وسایا

قسط نمبر 7

ووٹر فارم سے ختم نبوت کے حلف نامہ کی منسوخی اور بحالی کی سرگزشت

قادیانیوں کے لئے ذلت کا سامان

جب سے حکومت نے ووٹر فارم سے ختم نبوت کا حلف نامہ ختم کیا تھا تب سے قادیانیوں نے اپنے ووٹ بنوانے کے لئے شب وروز محنت کی۔ باہر کے ملکوں میں رہنے والے قادیانیوں کے ووٹ بھی یہاں بنوائے گئے۔ پرویز مشرف کے ریفرنڈم میں قادیانیوں نے بھرپور حصہ لیا۔ لیکن قدرت کا کرم دیکھیں کہ 25 مئی 2002ء کو 12 ربیع الاول تھی۔ ہر سال کی طرح امسال بھی اسلام آباد میں حکومت کی طرف سے قومی سیرت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ کراچی سے خیبر تک حکومت کے جانے پہچانے علمائے کرام ومشائخ عظام کو دعوت دی گئی تھی۔ اس کانفرنس کی افتتاحی نشست میں جنرل پرویز مشرف نے خطاب کیا۔ ان کے بیان کے اختتام پر متعدد دینی شخصیات حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب ناظم اعلیٰ وفاق المدارس' جناب انجینئر سلیم اللہ خان صاحب جمعیت علمائے پاکستان ایسے حضرات کھڑے ہوگئے۔ اور قادیانی فتنہ کے متعلق صورت حال پر صدر مملکت پرویز مشرف کو توجہ دلائی کہ جان بوجھ کر قادیانی فتنہ سے متعلق آئینی ترمیم کو بے اثر کیا جارہا ہے۔ صدر مملکت نے کہا کہ میں ختم نبوت پر غیر مشروط ایمان رکھتا ہوں۔ علمائے کرام نے کہا کہ آپ قادیانیوں کو کیا سمجھتے ہیں۔ صدر مشرف نے کہا کہ وہ کافر ہیں۔ ٹی وی پر براہ راست کوریج جاری تھی۔

اگلے دن اخبارات میں شہ سرخیوں سے خبر شائع ہوئی۔ یوں قادیانیوں پر ایک دفعہ اور ذلت کی مار پڑی کہ جس شخص کے ریفرنڈم کے لئے قادیانیوں نے پیٹ بھر کر دروغ بیانی' جعل سازی سے ووٹ کاسٹ کئے تھے اس شخصیت نے ان کے کفر کا اعلان کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کی جعلی نبوت پر ایسا زناٹے دار تھپڑ رسید کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب ودجال کی قبر تک فوجی بوٹ کی دھمک سے لرز اٹھی۔ پورے ملک میں قادیانیوں کے منہ لٹک گئے۔ ندامت' رسوائی' ذلت وپشیمانی سے مرجھائے ہوئے قادیانی چہروں پر کالک کی پالش کا جس نے منظر دیکھا کہ فاعتبرو یااولی الابصار! پڑھنے لگا۔

قارئین لولاک کو یاد ہوگا کہ ہم نے گزشتہ شمارہ میں 28 مئی 2002ء کو لاہور میں جمعیت علمائے اسلام کے زیر اہتمام قومی ختم نبوت کنونشن کے شرکاء کی فہرست اور قومی کنونشن کا مشترکہ اعلامیہ شائع کیا تھا۔ اگلے دن 29 مئی 2002ء کے اخبارات سے اس کنونشن کی خبروں کی تفصیلات آج ملاحظہ فرمائیں۔ یوں روزنامہ نوائے وقت' روزنامہ جنگ' روزنامہ دن' روزنامہ پاکستان اور روزنامہ خبریں کی خبروں کے تراشوں کا عکس یہ ہے:

ووٹر فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ ایک ہفتے میں بحال نہ ہوا تو تحریک چلے گی

آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس کا الٹی میٹم

قادیانی غیر مسلم ہیں اور رہیں گے انہیں دوبارہ مسلمان قرار دینے یا پابندیاں ختم کرنے کی سازش کا ہر سطح پر مقابلہ کریں گے حکومت امریکی قرارداد کی روشنی میں رعائتیں دے رہی ہے

لاہور (خواجہ فرخ سعید/ فرمل سہروردی سے) قادیانی غیر مسلم ہیں اور غیر مسلم رہیں گے۔ اس حوالے سے کسی بھی قسم کی مفاہمت یا مصلحت پسندی [illegible] مفاہمت کے مترادف ہے۔ قادیانیوں کو دوبارہ مسلمان قرار دینا یا ان پر عائد پابندیوں کو ختم کرنے کی ہر سازش کا ہر سطح پر مقابلہ کیا جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار [illegible] نے جمعیت علماء اسلام [illegible] کے زیر اہتمام آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس میں خطاب [illegible] ووٹر فارم [illegible] ختم نبوت [illegible] 1973ء [illegible] قرارداد کی روشنی میں قادیانیوں کو رعائتیں دے رہی ہے جو ہماری آزادی، خود مختاری اور مذہب کی خلاف ورزی ہے۔ قادیانی ناموس رسالت کے مجرم ہیں اور پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے اس لئے پاکستان میں قادیانیوں کو رعایت دینا کسی بھی حکومت کو زیب نہیں دیتا۔ حکومت نے اگر قادیانیوں کو دی گئی رعائتیں واپس نہ لیں تو تحفظ ناموس رسالت کیلئے ملک گیر تحریک شروع کی جائے گی۔ تحفظ ناموس رسالت کیلئے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا۔ قادیانی [illegible] آج بھی [illegible] کو ختم کرنے کیلئے [illegible] سطح پر [illegible] قادیانیوں کو مسلم قرار دینے [illegible] منعقدہ آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس سے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ ختم نبوت مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے اور کسی کو اس کے ایمان پر کمپرومائز کرنے کا درس دینے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ حکومت نے بہانے مختلف ایشوز پر کمپرومائز کر کے ہماری ساٹھ سالہ پالیسیوں کو دنوں سے تبدیل کر دیا ہے اب حکومت غیر ملکی ایجنڈے پر ختم نبوت کے حلف کو بھی حذف کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ یہ پوری قوم کو قبول نہیں ہے۔ جماعت اسلامی کے مرکزی سیکرٹری جنرل سید منور حسن نے کہا کہ اکثریت کو قطعی طور پر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان میں مسلمان اکثریت رکھتے ہیں لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ اقلیت کو خوش کرنے کیلئے لوگوں کی اکثریت کو ہی نظر انداز کر دیا جائے۔ جنرل مشرف دن بدن خوفناک کھیل کھیل رہے ہیں اور محسوس ہو رہا ہے کہ اب پہلے پاکستان نہیں بلکہ پہلے امریکہ پھر پہلے ہمارے حکمرانوں کی ترجیح ہے۔ ختم نبوت کا حلف نامہ اور ووٹر فارم میں مذہب کا خانہ ایسے ایشو ہیں جو پاکستان کی نظریاتی بنیاد ہیں۔ اگر پاکستان کی نظریاتی بنیاد کو ہی نظر انداز کر دیا گیا تو کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ کشمیر ہماری شہ رگ ہے۔ اگر کوئی اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا تو اس کی بھی ہم کسی کو اجازت نہیں دیں گے۔ جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ کسی حکمران کو مسلمانوں کے عقائد سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ حکومت کو یہ حلف نامہ بحال کرنا ہو گا ورنہ حالات خراب ہو جائیں گے۔ ملت پارٹی کے مرکزی نائب صدر ملک عبدالقیوم نے کہا کہ ختم نبوت کا حلف نامہ اور ووٹر فارم میں مذہب کا خانہ ختم کرنا صرف 73ء کے آئین کے خلاف ہو گا بلکہ یہ پی سی او کی بھی خلاف ورزی ہو گی۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت حلف نامے اور مذہب کے خانے کو بحال کرے۔ مولانا امیر حسین گیلانی نے کہا کہ ختم نبوت کے مسئلے پر کسی قسم کے صبر و تحمل یا کمپرومائز کا مظاہرہ نہیں ہو گا۔ ہم نے سو سالہ جدوجہد کے بعد اس مسئلے کو حل کر کے قادیانیوں کو کافر قرار دلوایا تھا اب ہم کسی کو اسے التواء میں ڈالنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ صاحبزادہ فضل کریم نے کہا کہ ختم نبوت کے مسئلے پر کوئی کمپرومائز نہیں ہو گا۔ یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ مرزائی کل بھی کافر تھے آج بھی کافر ہیں حکومت کو حلف نامہ بحال کرنا ہو گا۔ متحدہ مجلس عمل کے رہنما مولانا منظور احمد چنیوٹی نے کہا کہ مخلوط طرز انتخاب چور دروازہ ہے جس کے ذریعے سے مذہب کا خانہ اور حلف نامہ ووٹر فارم سے ختم کیا گیا ہے۔ یہ اقدام اگرچہ حکومت کیلئے مشکل تھا مگر مخلوط طرز انتخاب کا اعلان کر کے حکمرانوں نے قادیانیوں کو خوش کیا ہے دیگر اقلیتیں بھی مخلوط انتخاب نہیں چاہتیں۔ صرف قادیانی ایسا چاہتے ہیں۔ قومی سیرت کانفرنس میں جنرل مشرف نے جو اعلان کیا ہم اس پر اطمینان کا اظہار کرتے ہیں۔ اس سے ان کی اپنی پوزیشن واضح ہوئی ہے تاہم ان کو چور دروازہ بھی بند کرنا ہو گا۔ جماعت علماء اہلحدیث کے سربراہ قاضی عبدالقدیر خاموش نے کہا کہ ہم جنرل مشرف کی طرف سے ترمیم کر کے حلف نامہ اور ووٹر فارم سے مذہب کے خانے کو ختم کرنے کو تسلیم نہیں کرتے۔ جمعیت علماء اسلام (ف) کی طرف سے بلائی جانے والی آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس نے حکومت کو ایک ہفتے کی مہلت دی ہے کہ وہ ووٹر فارم میں عقیدہ ختم نبوت کے حلف کو بحال کرے ورنہ ملک بھر کی تمام سیاسی جماعتیں اور دیگر شعبہ ہائے زندگی کے افراد مل کر تحریک چلائیں گے اور ملک گیر ہڑتال کی کال دی جائے گی۔ کانفرنس میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ انتخابی فہرستوں کی تیاری کے مراحل میں قادیانیوں کے جو ووٹ مسلم ووٹر فہرستوں میں درج کروائے گئے انہیں کالعدم قرار دے کر ایک ہفتے کے اندر اندر نظر ثانی شدہ [illegible] فہرستیں جاری کی جائیں۔ کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا کہ [illegible] میں شامل تمام جماعتوں اور تنظیموں کے سربراہان پر مشتمل سٹیئرنگ کمیٹی [illegible] جون کو اپنے اجلاس میں [illegible] اپنا آئندہ لائحہ عمل طے کرے گی۔ آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس [illegible] اعلامیہ جاری کیا جس میں کہا گیا ہے کہ موجودہ حکومت نے جداگانہ انتخاب ختم کر کے مخلوط انتخابات کا اعلان کیا تو اس سے فائدہ اٹھا کر الیکشن کمیشن کے بعض عناصر نے ووٹر لسٹ فارم سے عقیدہ ختم نبوت سے متعلق حلف نامہ خارج کر دیا حالانکہ اس سے قبل جب بھی مخلوط انتخابات ہوئے یہ حلف نامہ شامل تھا اور پوری دنیا میں بھی مخلوط انتخابات کے باوجود ووٹر لسٹ میں مذہب کا خانہ مخصوص کیا جاتا ہے۔ اسی بنا پر امریکہ، برطانیہ وغیرہ میں مختلف مذاہب سے متعلق ووٹروں کی تعداد معلوم اور متعین ہے۔ اس حلف نامہ کے ختم ہونے سے قادیانی گروہ نے ہزاروں ووٹ مسلم ووٹر لسٹ میں درج کرا دیئے ہیں جس کی وجہ سے امتناع قادیانیت ایکٹ اور آئین غیر موثر ہو گیا ہے۔ اس سنگین صورتحال کے پیش نظر یہ اجلاس متفقہ طور پر مطالبہ کرتا ہے کہ ووٹر لسٹ فارم میں حلف نامہ کو حذف کرنے کا فیصلہ واپس لیا جائے بصورت دیگر آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس کا کہنا ہے کہ مسلمان اکثریت کو یہ حق حاصل ہو گا کہ حکومت کے غیر آئینی اور غیر شرعی اقدام کے خلاف تحریک چلائے۔ پی ایف یو جے (دستور) کے صدر سعید آسی نے کہا کہ اس [illegible] حکومت سے محض مطالبہ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ جس سازش کے تحت ووٹروں کے فارم سے مذہب کا خانہ نکالا گیا ہے اس سازش کی اب تکمیل بھی ہو چکی ہے اور حکومت کی اس رعایت سے فائدہ اٹھا کر بیشتر قادیانیوں نے مسلم ووٹرز لسٹ میں اپنے نام درج کروا دیئے ہیں جو اس بنیاد پر آئندہ انتخابات میں مسلم نشستوں پر انتخاب بھی لڑیں گے۔ انہوں نے اس ضرورت پر زور دیا کہ ووٹر لسٹوں پر نظر ثانی کرائی جائے اور موجودہ حکومت سے مکمل نجات کی کوئی حکمت عملی طے کی جائے کیونکہ اس حکومت کی موجودگی میں نہ اسلامی جمہوریہ پاکستان برقرار رہے گا [illegible] کوئی خواہش رہے گی۔

کانفرنس میں دس جماعتوں کے سربراہوں سمیت چالیس رہنماؤں کی شرکت

لاہور (خصوصی رپورٹر + سٹاف رپورٹر) جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس میں دس جماعتوں کے سربراہان سمیت چالیس سے زائد رہنماؤں نے شرکت کی۔ نمایاں شرکاء میں پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ خان، جمعیت علماء اسلام (ف) کے امیر مولانا فضل الرحمن، جمعیت علماء اسلام (س) کے امیر مولانا سمیع الحق، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سربراہ پروفیسر ساجد میر، جمعیت اہلحدیث کے سربراہ مولانا معین الدین لکھوی، مرکزی جماعت اہلحدیث کے سربراہ علامہ زبیر احمد ظہیر، جمعیت علماء اہلحدیث کے سربراہ قاضی عبدالقدیر خاموش، مرکزی جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ حاجی صاحبزادہ فضل کریم، تحریک نفاذ شریعت کے سربراہ انجینئر سلیم اللہ خان، تنظیم اسلامی کے سربراہ ڈاکٹر اسرار احمد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ مولانا منظور چنیوٹی، جماعت اسلامی کے سیکرٹری جنرل سید منور حسن، مرکزی نائب امیر لیاقت بلوچ، جے یو آئی کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالغفور حیدری، حافظ حسین احمد، حافظ ریاض درانی، جمعیت علماء پاکستان (نورانی) کے جنرل (ر) کے ایم اظہر، ملت پارٹی کے ملک قیوم، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرست مولانا مفتی محمد جمیل خان،

پاکستان کے مولانا محمد حنیف [illegible] ریاض الرحمن یزدانی، حاجی عبدالرزاق، مولانا زاہد الراشدی، مولانا [illegible]، علامہ ساجد نقوی، مولانا امیر حسین گیلانی، مفتی مجاہد اور مولانا حبیب اللہ سمیت صحافیوں، وکلاء تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور

ختم نبوت کانفرنس

ووٹر فارم کا حلف نامہ بحال نہ ہوا تو 6 جون سے تحریک چلائیں گے

آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس میں شریک جماعتوں کے سربراہوں پر مشتمل سٹیئرنگ کمیٹی تحریک کیلئے لائحہ عمل طے کرے گی: فضل الرحمٰن کی بریفنگ

لاہور (خصوصی رپورٹر + نیوز رپورٹر + اے این این) ووٹر فارم میں عقیدہ ختم نبوت کا حلف نامہ بحال نہ کیا تو آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس میں شریک 40 سے زائد مذہبی و سیاسی جماعتیں احتجاجی تحریک چلائیں گی اس مقصد کے لئے لائحہ عمل کانفرنس میں شریک جماعتوں کے سربراہوں پر مشتمل سٹیئرنگ کمیٹی کے 6 جون کو ہونے والے اجلاس میں طے کیا جائے گا۔ اس بات کا اعلان جے یو آئی کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے کانفرنس کے بعد پریس بریفنگ میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو اہم سرکاری مناصب پر تعینات کیا گیا تو اس پر شدید ردعمل ظاہر کریں گے اس سلسلہ میں مولانا خان محمد کی قیادت میں مجلس عمل کو فعال بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ووٹر فارم سے عقیدہ ختم نبوت کا خانہ حذف کر کے عالمی سازش کو تقویت پہنچائی گئی ہم مخلوط انتخابات کے بھی خلاف ہیں عقیدہ ختم نبوت کا خانہ بحال ہونے تک درج ہونے والے ووٹ بھی منسوخ کئے جائیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے لئے قوم نے بے شمار قربانیاں دیں جو ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ اس موقع پر منور حسن، لیاقت بلوچ، جنرل کے ایم اظہر خان، مفتی نظام الدین شامزئی، سید ساجد علی نقوی، ڈاکٹر اسرار احمد، پروفیسر ساجد میر، حافظ حسین احمد، علامہ ریاض الرحمان یزدانی، حاجی فضل کریم، پیر اعجاز ہاشمی بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ اے پی سی میں 40 کے قریب مختلف جماعتوں کے شیوخ اور معتبر حضرات اور تنظیموں نے بھی شرکت کی ہے۔ اے این این کے مطابق فضل الرحمٰن نے کہا کہ مخلوط انتخابات میں بھی عقیدہ ختم نبوت کا خانہ ووٹر فارم میں موجود ہوتا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ اے پی سی میں شرکت نہ کرنے والی جماعتوں پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن)، مسلم لیگ قائداعظم، ایم کیو ایم، این پی پی اور دیگر جماعتوں کو دوبارہ دعوت دی جائے گی تاکہ آئندہ لائحہ عمل میں ان کو شریک کیا جا سکے۔ نیوز رپورٹر کے مطابق قبل ازیں جمعیت علماء اسلام (ف) کے زیر اہتمام آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے تمام مقررین نے ختم نبوت کا خانہ بحال کرنے کا مطالبہ کیا۔ کانفرنس کے صدر مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت پر کسی قسم کی سودے بازی نہیں ہو سکتی، یہ مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے۔ ختم نبوت کے حلف کو حذف کرنے کا فیصلہ کسی طرح بھی قوم قبول نہیں کرے گی۔ اے آر ڈی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا کہ ملک انتہائی نازک دور سے گزر رہا ہے لیکن حکمرانوں کو اس کا احساس نہیں۔ ملکی آئین کے تحفظ کی ضرورت ہے اس کے لئے ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد کو متحد ہو کر کام کرنا ہوگا۔ حافظ حسین احمد نے کہا کہ حکمرانوں کو شاید بشارت کا سلیقہ آ گیا ہے اس لئے اب ہم بھی مشاورت سے فیصلہ کر کے جنرل پرویز مشرف کی دعوت قبول کرنے یا نہ کرنے کے بارے آگاہ کریں گے۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ حکمرانوں کو مسلمانوں کے عقائد سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ حکمران غیر ملکی قوتوں کو خوش کرنے کے لئے جس راستے پر چل پڑے ہیں وہ بہت خطرناک ہے۔ ملت پارٹی کے نائب صدر ملک عبدالقیوم نے کہا کہ ووٹر کے فارم میں عقیدہ ختم نبوت کا حلف نامہ اور مذہب کے خانے کو حکومت بحال کرے۔ مولانا منظور چنیوٹی نے کہا کہ حکومت نے قادیانیوں کو خوش کرنے کی کوشش کی ہے وہ امریکہ کے ذریعے حکومت پر مسلسل دباؤ ڈال رہے ہیں۔ جماعت اسلامی کے رہنما سید منور حسن نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ اقلیت کو خوش کرنے کے لئے اکثریت کو نظرانداز کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکمرانوں کے اقدامات سے ایسا محسوس ہونے لگا ہے کہ اب "پہلے پاکستان نہیں بلکہ پہلے امریکہ اور بھارت حکمرانوں کی پہلی ترجیح ہے۔" مولانا امیر حسین گیلانی، جے یو پی (ف) کے حاجی فضل کریم اور جماعت علماء اہلحدیث کے قاضی عبدالقدیر خاموش نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس میں مولانا فضل الرحمان نے جے یو آئی کے سرپرست اعلیٰ مولانا اجمل خان کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کی اور مرحوم کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔

روزنامہ جنگ لاہور (12) 29 مئی 2002ء

اے پی سی

6 جون تک ووٹر لسٹوں میں عقیدہ ختم نبوت کا حلف نامہ درج نہ ہوا تو تحریک چلائیں گے

ہزاروں قادیانیوں نے نام درج کروالئے' خارج کئے جائیں' امریکہ' برطانیہ سمیت ہر جگہ مذہب کا تشخص کیا جاتا ہے' پیپلز پارٹی' مسلم لیگ بھی ساتھ ہے' فضل الرحمن

لاہور (وقائع نگار) آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس نے مشترکہ اعلامیہ جاری کیا ہے کہ اگر حکومت نے چھ جون تک ووٹر فارم سے عقیدہ ختم نبوت کا حلف نامہ حذف کرنے کا فیصلہ واپس نہ لیا تو ملک گیر تحریک چلائی جائے گی۔ گزشتہ روز جمعیت علمائے اسلام (ف) کے زیر اہتمام مقامی ہوٹل میں منعقدہ آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس میں مولانا فضل الرحمن، نوابزادہ نصر اللہ خان، پروفیسر منور حسن، لیاقت بلوچ، علامہ ساجد نقوی، پروفیسر ساجد میر، ڈاکٹر اسرار، حافظ عبدالرحمن مکی، صاحبزادہ فضل کریم، ملک عبدالقیوم سمیت مذہبی و سیاسی جماعتوں کے 47 رہنماؤں نے شرکت کی۔ بریفنگ دیتے ہوئے مولانا فضل الرحمن نے بتایا کہ حکومت کو مطالبات بھیجی ہے کہ ووٹر فارم میں عقیدہ ختم نبوت کا حلف نامہ دوبارہ شامل کرے اور حلف نامہ کے بغیر بننے والے ووٹوں کو خارج کرے انہوں نے کہا کہ حکومت کی جانب سے مطالبہ مسترد ہونے پر چھ جون کو تمام جماعتوں کے رہنماؤں پر مشتمل سٹیئرنگ کمیٹی کا دوبارہ اجلاس ہو گا انہوں نے کہا کہ ہم مخلوط طرز انتخاب کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہزاروں قادیانیوں نے اپنے نام ووٹر لسٹوں میں درج کروا لیے ہیں انہوں نے کہا کہ امریکہ، برطانیہ سمیت دنیا میں ووٹر لسٹ میں مذہب کا تشخص کیا جاتا ہے ووٹر فارم میں عقیدہ ختم نبوت کا حلف نامہ خارج کرنے سے امتناع قادیانیت ایکٹ اور آئین غیر موثر ہو گیا ہے حلف نامہ کا اخراج عقیدہ پر حملہ کے مترادف ہے جسے ہرگز برداشت نہیں کریں گے انہوں نے کہا کہ ووٹر فارم میں حلف نامہ شامل کرنے کا مقصد تھا کہ غیر مسلم خود کو مسلمان سوسائٹی میں شامل نہ کر سکیں لیکن موجودہ حکومت نے حلف نامہ خارج کر کے اسلام کو نقصان پہنچایا ہے انہوں نے کہا کہ اے پی سی میں تمام شرکاء جماعتوں کے رہنماؤں پر مشتمل سٹیئرنگ کمیٹی بنائی گئی ہے جو آپس میں رابطہ رکھے گی اور آئندہ کا لائحہ عمل طے کرے گی انہوں نے پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن) اور بعض دیگر جماعتوں کے اے پی سی میں شرکت نہ کرنے پر کہا کہ بعض رہنما مصروفیات کے باعث نہیں آ سکے جبکہ وہ اس پر تمام متفق ہیں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عثمان محمد بھی ہماری تحریک عمل میں ساتھ ہوں گے۔

روزنامہ دن لاہور
29 مئی 2002ء

ووٹر فارموں میں مذہب کا خانہ بحال نہ کیا گیا تو تحریک چلائینگے ختم نبوت کانفرنس

جو نام اب تک ووٹر لسٹوں میں درج ہو چکے انہیں ختم کیا جائے اور حلف نامے کے تحت لسٹیں تیار کی جائیں تاکہ مسلم اور غیر مسلم کا فرق واضح ہو

لاہور (نمائندہ خصوصی) جمعیت علماء اسلام (ف) کی طرف سے بلائی گئی کل جماعتی ختم نبوت کانفرنس نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ فہرست رائے دہندگان سے عقیدہ ختم نبوت کا حلف نامہ ختم کرنے کا فیصلہ واپس لیا جائے جو نام اب تک نئے فارم کے تحت درج ہو چکے ان کو ختم کیا جائے اور حلف نامے والے فارموں کے تحت فہرستیں مرتب کی جائیں تاکہ مسلم اور غیر مسلم کا فرق واضح ہو سکے اور قادیانی اس رعایت سے فائدہ اٹھا کر خود کو مسلمان معاشرے میں ضم نہ کر سکیں کانفرنس میں متفقہ فیصلے کے مطابق اس مقصد کے لئے حکومت کو چھ جون تک کی مہلت دی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ اس وقت تک فارم واپس لے کر پرانے فارم بحال نہ کئے گئے تو تحریک چلائی جائے گی۔ کانفرنس کے اختتام پر مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا اور سوالات کا جواب دیتے ہوئے کنوینر مولانا فضل الرحمن نے بتایا کہ کانفرنس میں شریک جماعتوں اور تنظیموں کے سربراہوں پر مشتمل سٹیرنگ کمیٹی بنا دی گئی ہے جس کا اجلاس چھ جون کو ہی ہوگا اگر مطالبہ منظور نہ کیا گیا تو اسی روز باہمی مشاورت سے تحریک اور لائحہ عمل کا اعلان کر دیا جائے گا۔ یہ کل جماعتی کانفرنس گزشتہ روز ایک مقامی ہوٹل میں مولانا فضل الرحمن کی صدارت میں ہوئی جس میں چالیس سے زائد جماعتوں اور تنظیموں کے 87 راہنماؤں نے شرکت کی اور طویل گفتگو کے بعد اعلامیہ منظور کیا جس میں کہا گیا۔ طویل اجلاس اور مشاورت کے بعد طے ہونے والے اعلامیے کے مطابق عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور ناموس رسالت کی حفاظت مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے انہوں نے کہا کہ 1953ء کی تحریک ختم نبوت اور 1974ء کی قومی اسمبلی میں قادیانیت سے متعلق ترامیم کی منظوری اور ضیاء دور میں امتناع قادیانیت آرڈیننس اور تحفظ ناموس رسالت قانون کی منظوری تک امت مسلمہ نے بے بہا قربانیاں دی ہیں یہی وجہ ہے کہ کوئی حکومت اپنی تمام تر خواہشات اور دباؤ کے باوجود ان آئینی دفعات میں تبدیلی کی جرات نہ کر سکی بارہ اکتوبر کو جب آئین معطل ہوا تو عقیدہ ختم نبوت سمیت اسلامی دفعات کے معطل ہونے کا بھی خدشہ پیدا ہوا جس پر مذہبی جماعتوں نے صدائے احتجاج بلند کی جس کے بعد حکومت نے ان دفعات کو پی سی او کے تحت تحفظ دیا مگر موجودہ حکومت نے جداگانہ انتخاب ختم کر کے مخلوط انتخابات کا اعلان کیا تو اس سے فائدہ اٹھا کر الیکشن کمیشن کے بعض عناصر نے ووٹر لسٹ فارم عقیدہ ختم نبوت سے متعلق حلف نامہ خارج کر دیا حالانکہ اس سے قبل جب بھی مخلوط انتخابات ہوئے یہ حلف نامہ شامل تھا پوری دنیا میں مخلوط انتخابات کے باوجود ووٹر لسٹ میں مذہب کا تشخص قائم رکھا جاتا ہے انہوں نے کہا کہ ہم حکومت کو چھ جون تک کی ڈیڈ لائن دیتے ہیں اگر حکومت نے حلف نامہ بحال نہ کیا تو پھر اے پی سی میں شامل چالیس جماعتوں کے سربراہوں پر مشتمل سٹیرنگ کمیٹی کا اجلاس بلا کر تحریک کا اعلان کر دیا جائے گا۔ مولانا فضل الرحمن نے مختلف سوالات کے جواب میں کہا کہ کانفرنس میں بھرپور نمائندگی تھی اور جو لوگ نہیں آ سکے ان سے پھر رابطہ کیا جائے گا پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ ن نے شرکت کا یقین دلایا تھا آنے کی وجہ معلوم نہیں ہے بلکہ پیپلز پارٹی کا یہ دعویٰ ہے کہ 1973ء کے آئین میں قادیانی ترمیم خود ان کی حکومت نے کی تھی انہوں نے مزید کہا کہ کانفرنس نے یہ بھی طے کیا ہے کہ پہلے دور میں بنائی گئی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کو پھر سے فعال بنایا جائے گا جس کے سربراہ خواجہ خان محمد ہیں ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جنرل پرویز مشرف ایسے اقدام ہی کیوں کرتے ہیں جو آئین کے خلاف اور اختلاف کا باعث بنتے ہیں۔

کانفرنس میں 40 سے زیادہ دینی سیاسی جماعتوں کے 87 سے زائد راہنما شریک ہوئے

لاہور (نمائندہ خصوصی) جمعیت علماء اسلام (ف) کی طرف سے کل جماعتی ختم نبوت کانفرنس میں دینی جماعتوں اور تنظیموں کی بھرپور تعداد نے شرکت کی جبکہ نمایاں شرکاء میں نوابزادہ نصراللہ خان اور جماعت اسلامی کے سیکرٹری جنرل سید منور حسن اور لیاقت بلوچ بھی شامل ہیں اور دینی سیاسی جماعتوں کے متعدد [illegible] بھی شریک تھے شرکت کرنے والوں کے [illegible] میں مولانا فضل الرحمن، ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، حکیم خواجہ محمد اظہر خان، نظام الدین، عبدالمالک، حکیم سرفراز اقبال، کرنل (ر) عبدالقیوم، محمد نعیم [illegible]، سید [illegible] علی قوی، صاحبزادہ طارق محمود، ڈاکٹر اسرار احمد، نوابزادہ نصراللہ خان، عزیز احمد، ساجد میر، [illegible] محمد ممتاز اعوان، ریاض الرحمن یزدانی، [illegible] عبدالرحمن [illegible]، اشرف علی، مفتی محمد جمیل خان، صاحبزادہ محمد فضل کریم، محمد عبدالکریم، عطاء اللہ چیپوکی، انجینئر محمد سلیم اللہ خان، ملک عبدالقیوم، قاضی عبدالقدیر خاموش، سید محمد خلیل الرحمن چشتی، صاحبزادہ سکین ذوقی، غنی غضنفر، محمد حنیف جالندھری، عبدالرزاق، امجد حسین، اللہ وسایا، نواز گوندل، سعید آسی، خواجہ محمد شفیق، مولانا محمد امجد خان، علی رضوی، محمد حنیف شاہ، محمد نسیم الدین، محمد راشد گنگوہی، عاکف سعید، عبدالرؤف فاروقی، ڈاکٹر عبدالخالق، مفتی شمس الحق، علامہ محمد رمضان توقیر، سکندر، عباس گیلانی، عظیم رضوی، حبیب الرحمن لدھیانوی، محمد اسعد نیاز، عبدالرزاق، اخلاق، مولانا مبارک علی، خلیل احمد، خواجہ محمد زاہد، محمد اسماعیل شجاع آبادی، عزیز الرحمن، مولانا معین الدین لکھوی، سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، سید عبدالمالک شاہ، میاں محمد عثمان، شفیق الرحمن، محمد ریاض درانی، حافظ محمد اعجاز الحق، محمود اشرف، میاں عبدالرحمن، انیس احمد طیب، غلام حسین فاروقی، حافظ احمد یار، حافظ اطہر عزیز، محمد سلیم، محمد یونس، عنایت اللہ شیر علی، نذیر احمد، میاں امتیاز احمد، سردار مرغوب کمیٹر، ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی، سید عطاء المومن حسنی بخاری، عبدالرزاق، اخلاق صدیقی اور حافظ محمد صدیق۔

روزنامہ پاکستان لاہور
جلد 13 | بدھ 16 ربیع الاول 1423ھ 29 مئی 2002ء، 17 جیٹھ 2059ب | شمارہ 136

مذہبی حلف نامہ 30 جون تک بحال نہ ہوا تو تحریک چلائی جائے گی: ختم نبوت کانفرنس

غیر ملکی اشارے پر ختم نبوت کا حلف ختم کرنے کا فیصلہ قوم کو قبول نہیں: فضل الرحمن، جنرل پرویز مشرف خوفناک کھیل کھیل رہے ہیں: منور حسن

لاہور (اے این این) جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس نے مطالبہ کیا ہے کہ ووٹر فارم میں ختم نبوت کے حلف نامہ اور مذہب کے خانہ کی بحالی کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ ختم نبوت کے مسئلہ پر کسی سے کمپرومائز نہیں کیا جائے گا۔ اگر مذہبی خانہ اور ختم نبوت کا حلف نامہ بحال نہ کیا گیا تو بہت بڑا نقصان ہوگا۔ آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس سے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ حکومت نے یہاں پر مختلف ایشو پر کمپرومائز کر کے ہماری سالوں سے جاری پالیسیوں کو تبدیل کر دیا ہے۔ اب حکومت غیر ملکی اشارے پر ختم نبوت کے حلف کو بھی حذف کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ یہ پوری قوم کو قبول نہیں ہے۔ جماعت اسلامی کے مرکزی سیکرٹری جنرل سید منور حسن نے کہا کہ اکثریت کو قطعی طور پر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان میں مسلمان اکثریت رکھتے ہیں لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ اقلیت کو خوش کرنے کیلئے لوگوں کی اکثریت کو ہی نظر انداز کر دیا جائے۔ جنرل پرویز مشرف دن بدن خوفناک کھیل کھیل رہے ہیں اور محسوس ہو رہا ہے کہ اب پہلے پاکستان نہیں بلکہ امریکہ، پھر بھارت حکمرانوں کی ترجیح ہے۔ جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ کسی کو اس مسئلہ پر قادیانیوں کو خوش کرنے کیلئے سازش کی اجازت نہیں۔ حکومت کو یہ حلف نامہ بحال کرنا ہوگا ورنہ حالات خراب ہو جائیں گے۔ ملت پارٹی کے مرکزی نائب صدر ملک عبدالقیوم نے کہا کہ ختم نبوت کا حلف نامہ اور ووٹر فارم میں مذہب کا خانہ ختم کرنا نہ صرف 73ء کے آئین کے خلاف ہوگا بلکہ یہ پی سی او کی بھی خلاف ورزی ہے۔ مولانا عبیدالحسین گیلانی نے کہا کہ ختم نبوت کے مسئلہ پر کسی قسم کے صبر، تحمل یا کمپرومائز کا مظاہرہ نہیں ہوگا۔ ہم نے سو سال جدوجہد کے بعد اس مسئلہ کو حل کر کے قادیانیوں کو کافر قرار دلوایا تھا۔ اب ہم کسی کو اسے ختم کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ یہ کوئی ترمیم کو نہیں بلکہ پاکستان کے مستقبل سے کھیلنے کے مترادف ہوگا۔ جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ صاحبزادہ فضل کریم نے کہا کہ مرزائی کل بھی کافر تھے آج بھی کافر ہیں۔ حکومت کو حلف نامہ بحال کرنا ہوگا۔ اگر حلف نامہ بحال نہ کیا گیا تو ملک کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ ممتاز مذہبی رہنما مولانا منظور احمد چنیوٹی نے کہا کہ مخلوط طرز انتخاب کا اعلان کر کے حکمرانوں نے قادیانیوں کو خوش کیا ہے، دیگر اقلیتیں بھی مخلوط انتخاب نہیں چاہتیں۔ صرف قادیانی ہی ایسا چاہتے ہیں۔ جماعت علماء اہلحدیث کے سربراہ قاضی عبدالقدیر خاموش نے کہا کہ ہم جنرل پرویز مشرف کی طرف سے ترمیم کر کے حلف نامہ اور ووٹر فارم سے مذہب کے خانہ کو ختم کرنے کو تسلیم نہیں کرتے۔ قبل ازیں آئی کے مطابق کانفرنس کے اختتام پر پریس بریفنگ دیتے ہوئے مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ اگر حکومت نے 30 جون تک ووٹر فارم سے ختم نبوت کے حلف نامے کو ختم کرنے کا فیصلہ واپس نہ لیا تو ملک گیر تحریک چلائے گی۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس ختم نبوت کو دوبارہ فعال بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ کوئی غیر مسلم مسلمان سوسائٹی کا حصہ بننے کا موقع حاصل نہ کر سکے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے فی الفور ہٹایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس کانفرنس میں جو جماعتیں شریک نہیں ہو سکیں ان سے رابطہ کر کے تعاون حاصل کریں گے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ اگر پیپلز پارٹی والے نہیں آئے تو کیا ہوا قادیانیوں کو غیر مسلم آئین نے قرار دیا ہے، پیپلز پارٹی کا کارنامہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) اور پی پی اگلے اجلاس میں شامل ہوں گی۔ انہوں نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ مشرف کی طرف سے مذاکرات کی دعوت نامے مل چکے ہیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا تاہم انہوں نے کہا کہ اس حوالہ سے حتمی فیصلہ متحدہ مجلس عمل میں شامل تمام جماعتوں کی مشاورت سے ہوگا۔

ختم نبوت کانفرنس کی جھلکیاں

- ○ ...... نصر اللہ کی خان گڑھ سے آمد
- ○ ...... لعل اللہ بستر علالت سے آئے
- ○ ...... نوابزادہ کیلئے زبردست داد
- ☆ ...... انہیں مذہب کا خانہ خراب کرنے کی اجازت نہیں دیں گے

○ خصوصی رپورٹر + سٹاف رپورٹر

...... اے آر ڈی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ خان جمعیت علماء اسلام کی ختم نبوت آل پارٹیز کانفرنس میں شرکت کے لئے خان گڑھ سے خصوصی طور پر لاہور آئے۔

○ ... جمعیت علماء اسلام (ف) صوبہ سرحد کے امیر مولانا لعل اللہ خان امراض قلب کے ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ وہ ڈاکٹروں سے اجازت نہ ملنے کے باوجود کانفرنس میں شریک ہوئے۔

○ ... نوابزادہ نصر اللہ خان کی تقریر نثر اور نظم کا مرقع تھی انہوں نے اپنی تقریر میں سعدی شیرازی، مولانا مدعم، علامہ اقبال، اکبر الہ آبادی اور حالی کے شعر برجستہ پڑھ کر حاضرین سے زبردست داد پائی۔

○ ... سنی رہنما ... سالک نے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات حافظ ریاض درانی سے ٹیلی فون پر رابطہ کیا اور آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس کے حوالے سے اپنے جذبات سے آگاہ کیا اور درخواست کی کہ ان کے جذبات شرکاء اے پی سی تک پہنچا دیئے جائیں۔

○ ... تنظیم انصار الاسلام کے خاکی پوش رضاکاروں نے ہوٹل کے اندر اور باہر سڑک پر انتظامات سنبھال رکھے تھے۔ ☆ ...... مولانا فضل الرحمن نے اے پی سی بریفنگ میں اخبار نویسوں کو بتایا کہ کانفرنس میں چالیس کے قریب مذہبی و سیاسی جماعتوں نے شرکت کی۔ اتنی ہی تعداد میں مختلف جامعات کے صدور اور مہتمم حضرات شریک ہوئے۔

☆ ...... مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ صدر مشرف کا یہ کہنا خوش آئند ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں لیکن انہیں مذہب کا خانہ خراب کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

☆ ...... بریفنگ میں ایک سوال کے جواب میں مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ اس کا جواب جنرل پرویز مشرف سے پوچھیں کہ کیا یہ وقت ایسے اقدامات کا ہے جنگی وجہ سے قوم کو آپس میں لڑایا جائے۔

☆ ...... تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے قائد علامہ ساجد نقوی کو جمعیت علماء اسلام کے کارکنوں نے اپنی حفاظت میں ان کی گاڑی تک پہنچایا۔

☆ ...... ملت پارٹی کے ملک قیوم نے حلف نامہ ختم کرنے پر حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔

☆ جمہوری وطن پارٹی کے مرغوب الرحمن کمبوہ ان نے حلف نامہ حذف کرنے کے اقدام پر سخت تنقید کی اور تحفظ ... کی حمایت کی۔

روزنامہ ... 29 مئی 2002ء (9)

مطالبات تسلیم نہ ہوئے تو

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے تحریک چلائیں گے

اے پی سی کا اعلان

لاہور (خلیل الرحمن سے) ملک کی چالیس سے زیادہ سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے اعلان کیا ہے کہ اگر حکومت نے 6 جون تک ووٹر فارم میں مذہب کا خانہ اور عقیدہ ختم نبوت کے سلسلے میں اقرار نامہ دوبارہ شامل نہ کیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے حکومت کے خلاف فیصلہ کن احتجاجی تحریک چلائی جائے گی۔ منگل کو یہاں ہوٹل میں جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کرنے والی جماعتوں کے راہنماؤں نے طویل اجلاس اور مشاورت کے بعد یہ فیصلہ کیا۔ کانفرنس کی صدارت جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر مولانا فضل الرحمن نے کی۔ کانفرنس میں اے آر ڈی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان، جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا سمیع الحق، جمعیت اہلحدیث کے پروفیسر ساجد میر، جماعت اسلامی کے جنرل سیکرٹری سید منور حسن، نائب امیر جماعت اسلامی لیاقت بلوچ، ملت پارٹی کے مرکزی نائب امیر حافظ عبدالقیوم، جمہوری وطن پارٹی کے محبوب الرحمن چترالی کے علاوہ جمعیت علماء پاکستان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مجلس احرار اسلام، انٹرنیشنل ختم نبوت مشن سمیت چالیس سے زائد جماعتوں کے راہنماؤں اور نمائندوں نے شرکت کی۔ آل پارٹیز کانفرنس نے متفقہ اعلامیہ کے ذریعے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ ووٹر لسٹ فارم میں حلف نامہ کو حذف کرنے کا فیصلہ واپس لیا جائے اور ایسی غیر شرعی حرکتوں سے باز آ جائے بصورت دیگر آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس حکومت کے غیر آئینی اور غیر شرعی اقدام کے خلاف تحریک چلانے پر مجبور ہوگی کیونکہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور ناموس رسالت کی حفاظت ہر مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے اسی لئے قیام پاکستان سے لے کر اب تک اس مسئلہ کے سلسلے میں تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں نے متفقہ طور پر لائحہ عمل اختیار کیا۔ 53 کی تحریک ختم نبوت اور 74 کی قومی اسمبلی میں قادیانیت سے متعلق ترامیم کی منظوری اور نئے دور میں امتناع قادیانیت آرڈیننس اور تحفظ ناموس رسالت قانون کی منظوری تک امت مسلمہ نے اپنے راہنماؤں کی قیادت میں بے بہا قربانیاں دیں یہی وجہ ہے کہ کوئی حکومت بھی اپنی تمام تر خواہشات، امریکہ و مغرب کے دباؤ کے باوجود ان آئینی دفعات میں تبدیلی کے بارے میں سوچنے کی جرات نہ کر سکی گذشتہ دور حکومت میں جب بھی ان آئینی دفعات کو غیر موثر بنانے کی کوشش کی گئی تو پوری قوم متفقہ طور پر متحرک ہوگئی اور بھرپور مزاحمت کی جس کی وجہ سے حکومت وقت کو یہ فیصلہ واپس لینا پڑا قادیانی عناصر کی زیر زمین سازشوں کی وجہ سے موجودہ حکومت نے جداگانہ انتخاب ختم کر کے مخلوط انتخابات کا اعلان کیا اس سے قبل کیٹیگری کے بعض عناصر نے ووٹر لسٹ فارم سے عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں حلف نامہ خارج کروا دیا حالانکہ اس سے قبل یہ حلف نامہ شامل تھا اور پوری دنیا میں بھی مخلوط انتخابات کے باوجود ووٹر لسٹ میں مذہب کا تشخص کیا جاتا ہے یہاں تک کہ امریکا اور برطانیہ وغیرہ میں مختلف مذاہب سے متعلق ووٹروں کی تعداد متعین ہے قادیانی گروہ آج تک نہ کئی ترامیم کو تسلیم کرتا تھا اور نہ ہی غیر مسلم اقلیت کی حیثیت سے ووٹر لسٹ میں نام درج کراتا تھا وہ مسلمانوں والا فارم عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں حلف نامہ شامل ہونے کی وجہ سے مجبوراً بھی نہیں بھرتا تھا اس حلف نامہ کے ختم ہونے کی وجہ سے قادیانی گروہ نے ہزاروں نام ووٹر لسٹوں میں درج کرا دیئے ہیں جس کی وجہ سے امتناع قادیانیت ایکٹ اور آئین غیر موثر ہوگیا ہے جس سے مسلمانان پاکستان کو سخت تشویش لاحق ہوگئی ہے لہذا ختم نبوت کے مسئلہ پر نرمی کی کوئی گنجائش نہیں پاکستان کے مسلمان ختم نبوت کے مسئلے پر کمپرومائز نہیں کریں گے۔ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ ختم نبوت مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے حکومت غیر ملکی اشارے پر ختم نبوت کے حلف نامے کو حذف کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے پوری قوم اس مکروہ اقدام کیخلاف مزاحمت کرے گی جماعت اسلامی کے مرکزی سیکرٹری جنرل سید منور حسن نے کہا کہ جنرل مشرف دن بدن خوفناک کھیل کھیل رہے ہیں اور محسوس ہو رہا ہے کہ اب پہلے پاکستان نہیں بلکہ پہلے امریکا پھر پہلے بھارت حکمرانوں کی ترجیح ہے ختم نبوت کا حلف نامہ اور ووٹر فارم میں مذہب کا خانہ ایسے ایشو ہیں جو پاکستان کی نظریاتی بنیاد ہیں۔ ہماری شہ رگ ہے جو اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا اس کے خلاف بھی مزاحمت کریں گے کانفرنس سے مولانا سمیع الحق، حافظ فضل کریم اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔

لاہور (اے این این) جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس کے شرکاء نے ووٹر فارم میں ختم نبوت کے حلف نامہ اور مذہب کے خانہ کی بحالی کا مطالبہ کیا

ہے اور کہا ہے کہ ووٹر فارم سے ختم نبوت اور مذہب کے خانے کو حذف کرنا 1973ء کے آئین کی نہیں بلکہ پی سی او کی بھی خلاف ورزی ہے۔ ختم نبوت کے مسئلہ پر نرمی کی کوئی گنجائش نہیں۔ ختم نبوت کے ایشو پر کسی سے کمپرومائز نہیں کیا جائے گا۔ میرے قول اور کمپرومائز جیسے ختم نبوت کے ایشو کو بنیاد نہیں بنانا چاہیے اگر مذہبی خانہ اور ختم نبوت کا حلف نامہ بحال نہ کیا گیا تو پھر بہت بڑا نقصان ہوگا۔ مقامی ہوٹل میں منعقدہ آل پارٹیز ختم نبوت کانفرنس سے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمن نے کہا ہے کہ ختم نبوت مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے اور کسی کو اس کے ایمان پر کمپرومائز کرنے کا کوئی حق نہیں ہے حکومت نے یہاں پر مختلف ایشوز پر کمپرومائز کر کے دینی حلقوں سے جو پالیسیوں کو دونوں سے تبدیل کر دیا ہے اب حکومت غیر ملکی اشارے پر ختم نبوت کے حلف کو بھی حذف کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے یہ پوری قوم کو قبول نہیں ہے۔ دریں اثناء صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے جماعت اسلامی کے مرکزی سیکرٹری جنرل سید منور حسن نے کہا کہ اکثریت کو مکمل طور پر نظرانداز نہیں کیا جاسکتا پاکستان میں مسلمان اکثریت رکھتے ہیں لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ اقلیت کو خوش کرنے کیلئے لوگوں کی اکثریت کو ہی نظرانداز کر دیا جائے۔ جنرل مشرف دن بدن خوفناک کھیل کھیل رہے ہیں اور محسوس ہو رہا ہے کہ اب پہلے پاکستان نہیں بلکہ پہلے امریکہ پھر پہلے بھارت حکمرانوں کی ترجیح ہے۔ ختم نبوت کا حلف نامہ اور ووٹر فارم میں مذہب کا خانہ ایسے ایشو ہیں جو پاکستان کی نظریاتی بنیاد ہیں اگر پاکستان کی نظریاتی بنیاد کو ہی نظرانداز کر دیا گیا تو کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ کشمیر ہماری شہ رگ ہے جو اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا تو اس پر بھی ہم اجازت نہیں دیں گے۔ جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ کسی حکمران کو مسلمانوں کے عقائد سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ کانفرنس سے ملت پارٹی کے نائب صدر، جمعیت علماء پاکستان کے صاحبزادہ فضل کریم اور دیگر نے خطاب کیا۔

[illegible] ۲۰۰۴ء

ضروری اعلان!

قارئین لولاک سے التماس ہے کہ جن حضرات کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے وہ براہ کرم نئے سال کے لئے مبلغ -/100 روپے منی آرڈر ”بنام ماہنامہ لولاک“ ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ ادارہ

۱۴۳

قسط نمبر2

حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ

دعاوی مرزا غلام احمد قادیانی

۱۲...... مستقل تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ اور یہ کہ وہ احادیث نبویہ پر حاکم ہے جس کو چاہے قبول اور جس کو چاہے ردّی کی طرح پھینک دے

''اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے۔

ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ!(اعجاز احمدی ص ۷'خزائن ج۱۹ص ۱۱۳)اس عبارت میں نبوت تشریعی کے ساتھ ساتھ یہ بھی دعویٰ ہے کہ ہمارے رسول ﷺ اس آیت کے مصداق نہیں جو صریح کفر ہے اور کہتا ہے کہ: ''اگر کہو کہ صاحب الشریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری تو اول تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔ خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسوائے اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ چند امر اور نہی بیان کئے۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام: ''قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ذالک ازکی لھم۔ ''یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تیئس برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔ (اربعین نمبر۴ص ۶'خزائن ج ۱۷ص ۴۳۵)

پھر لکھتے ہیں: ''چونکہ میری وحی میں امر بھی اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید بھی۔''

(اربعین نمبر۴ص ۶'خزائن ج ۱۷ص ۴۳۵ حاشیہ)

''اور ہم اس کے جواب میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعوے کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں! تائیدی طور پر وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردّی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔''

(اعجاز احمدی ص۳۰'۳۱'خزائن ج۱۹ص ۱۴۰)

۱۳...... اپنے لئے دس لاکھ معجزات کا دعویٰ

''اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشانات ظاہر کئے جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸'خزائن ج ۲۲ص ۵۰۳) اور براہین احمدیہ حصہ پنجم میں: ''دس لاکھ تعداد معجزات شمار کی ہے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۸'خزائن ج ۲۱ص ۷۵)

۱۴......تمام انبیاء سابقین سے افضل ہونے کا دعویٰ اور سب کی توہین

’’بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی ﷺ کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے اور خدا نے اپنی حجت پوری کر دی ہے۔ اب چاہے کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۶‘ خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۴)

۱۵......آدم علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان کو اس کلام میں آدم علیہ السلام قرار دیا ہے: ’’یا آدم اسکن انت وزوجك الجنة‘‘ (اربعین نمبر ۳ ص ۲۳‘ روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۰‘۴۱۱)

۱۶......ابراہیم علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

’’آیت: ’’واتخذوا من مقام ابراهيم مصلىٰ ‘‘ اس کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے۔ تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔‘‘ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۲‘ خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۱)

۱۷......نوح علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

۱۸......یعقوب علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

۱۹......موسیٰ علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

۲۰......داؤد علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

۲۱......شیث علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

۲۲......یوسف علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

۲۳......اسحٰق علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

۲۴......یحییٰ علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

۲۵......اسماعیل علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

’’میں آدم ہوں‘ میں شیث ہوں‘ میں نوح ہوں‘ میں ابراہیم ہوں‘ میں اسحٰق ہوں‘ میں اسماعیل ہوں‘ میں یعقوب ہوں‘ میں یوسف ہوں‘ میں موسیٰ ہوں‘ میں داؤد ہوں‘ میں عیسیٰ ہوں‘ اور آنحضرت ﷺ کے نام کا مظہر اتم ہوں۔ یعنی ظلی طور پر میں محمد اور احمد ہوں۔‘‘ (حاشیہ حقیقت الوحی ص ۷۲‘ خزائن ج ۲۲ ص ۷۶)

۲۶......عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

’’اس خدا کی تعریف جس نے تجھے مسیح بن مریم بنایا۔‘‘ (حاشیہ حقیقت الوحی ص ۷۲‘ خزائن ج ۲۲ ص ۷۵) یہ دعویٰ تقریباً سب ہی کتابوں میں موجود ہے۔

۲۷......عیسیٰ علیہ السلام افضل ہونے کا دعویٰ اور ان کو مغلظات‘ بازاری گالیاں

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ...... اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰‘ خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

’’خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ مجھے قسم

ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میری جان ہے اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں ہرگز نہ کرسکتا۔ اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہورہے ہیں ہرگز نہ دکھلا سکتا۔" (حقیقت الوحی ص۱۴۸' خزائن ج۲۲ ص۱۵۲) "آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۷' خزائن ج۱۱ ص۲۹۱) "پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشین گوئی کیوں نام رکھا۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص۴' خزائن ج۱۱ ص۲۸۸) "یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۵' خزائن ج۱۱ ص۲۸۹)

۲۸......نوح علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ اور ان کی توہین

"اور خدائے تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح علیہ السلام کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔" (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۷' خزائن ج۲۲ ص۵۷۵)

۲۹......مریم علیہا السلام ہونے کا دعویٰ

"پہلے خدا نے میرا نام مریم رکھا اور بعد اس کے ظاہر کیا کہ اس مریم میں خدا کی طرف سے روح پھونکی گئی اور پھر فرمایا کہ روح پھونکنے کے بعد مریمی مرتبہ عیسوی مرتبہ کی طرف منتقل ہوگیا اور اس طرح مریم سے عیسیٰ پیدا ہوکر ابن مریم کہلایا۔" (حاشیہ حقیقت الوحی ص۷۲' روحانی خزائن ج۲۲ ص۷۵)

۳۰......آنحضرت ﷺ کے ساتھ برابری کا دعویٰ

"یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہوکر اور اس نام محمد واحمد سے مسمی ہوکر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص۷' روحانی خزائن ج۱۸ ص۲۱۱) "بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت: "وآخرین منہم لما یلحقوا بہم۔" بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص۸' خزائن ج۱۸ ص۲۱۲) اکثر ان اوصاف کو اپنے لئے ثابت کیا ہے جو آنحضرت ﷺ کے لئے مخصوص ہیں۔

۳۱......ہمارے نبی ﷺ سے افضلیت کا دعویٰ

"ہمارے نبی اکرم ﷺ کے معجزات کی تعداد صرف تین ہزار لکھی ہے۔" (تحفہ گولڑویہ ص۴۰' روحانی خزائن ج۱۷ ص۱۵۳) اور اپنے معجزات کی تعداد براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۶' خزائن ج۲۱ ص۷۲ پر دس لاکھ بتلائی ہے: "لہ خسف القمر المنیر وان لی غسا القمران المشرقان اتنکر۔" "اس کے لئے یعنی آنحضرت ﷺ کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔" (اعجاز احمدی ص۷۱' روحانی خزائن ج۱۹ ص۱۸۳) اس میں آپ ﷺ پر افضلیت کے دعوے کے ساتھ معجزہ شق القمر کا انکار اور توہین بھی ہے۔

۳۲......میکائیل علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

"اور دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے۔" (حاشیہ اربعین نمبر۳ ص۲۵' خزائن ج۱۷ ص۴۱۳)

۳۳……خدا کی مثل ہونے کا دعویٰ

’’اور عبرانی میں لفظی معنے میکائیل کے ہیں خدا کے مانند۔‘‘ (حاشیہ اربعین نمبر۳ ص۲۵ خزائن ج۱۷ ص۴۱۳)

۳۴……اپنے بیٹے کا خدا کی مثل ہونے کا دعویٰ

’’انا نبشرک بغلام مظهر الحق والعلی کان الله نزل من السماء۰‘‘

(استفتاء ص۸۵ خزائن ج۲۲ ص۷۱۲)

۳۵……خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ

’’انت منی بمنزلة اولادی‘‘ (حاشیہ اربعین نمبر۴ ص۱۹ خزائن ج۱۷ ص۴۵۲)

۳۶……اپنے اندر خدا کے اتر آنے کا دعویٰ

آپ کو الہام ہوا: ’’آواہن‘‘ جس کی تفسیر خود ہی یہ کرتے ہیں کہ: ’’خدا تیرے اندر اتر آیا۔‘‘

(کتاب البریہ ص۷۲ خزائن ج۱۳ ص۱۰۲)

۳۷……خود خدا ہونا بحالت کشف اور زمین وآسمان پیدا کرنا

’’اور میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔ (پھر کہتا ہے) اور اس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ (پھر کہتا ہے) اور اس حالت میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں تو میں نے پہلے تو آسمان وزمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا: ’’انا زینا السماء الدنیا بمصابیح۰‘‘ پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہوگئی اور میری زبان پر جاری ہوا: ’’اردت ان استخلف فخلقت آدم انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم۰‘‘ یہ الہامات ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے پر ظاہر ہوئے۔‘‘

(کتاب البریہ ص۸۵،۸۶،۸۷ خزائن ج۱۳ ص۱۰۳،۱۰۴،۱۰۵، آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴ خزائن ج۵ ص ایضاً)

۳۸……مرزا قادیانی میں حیض کا خون ہونا اور پھر اس کا بچہ ہونا

’’منشی الٰہی بخش کی نسبت یہ الہام ہوا۔ یہ لوگ خون حیض تجھ میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ یعنی ناپاکی پلیدی اور خباثت کی تلاش میں ہیں اور خدا چاہتا ہے کہ جو اپنی متواتر نعمتیں جو تیرے پر ہیں دکھلائے اور خون حیض سے تجھے کیونکر مشابہت ہو اور وہ کہاں تجھ میں باقی ہے۔ پاک تغیرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنادیا اور وہ لڑکا جو اس خون سے بنا میرے ہاتھ سے پیدا ہوا۔‘‘ (حاشیہ اربعین نمبر۴ ص۱۹ خزائن ج۱۷ ص۴۵۲)

۳۹……حاملہ ہونا

عبارت مذکورہ۔ (کشتی نوح ص۴۷، روحانی خزائن ج۱۹ ص۵۰)

۴۰......حجراسود ہونے کا دعویٰ

الہام یہ ہے کہ:

یکے پائے من مے بوسد...... ومن میگفتم کہ حجراسود منم

(حاشیہ اربعین نمبر۴ص۱۵' روحانی خزائن ج۱۷ص۴۴۵)

۴۱......بیت اللہ ہونے کا دعویٰ

:''خدانے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے۔'' (حاشیہ اربعین نمبر۴ص۱۵' خزائن ج۱۷ص۴۴۵)

۴۲......سلمان ہونے کا دعویٰ

الہام ہوا:''انت سلمان منی یاذالبرکات۔'' (تذکرہ ص۶۰۳)

۴۳......کرشن ہونے کا دعویٰ

''آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں۔وہ کرشن میں ہی ہوں۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص۸۵' خزائن ج۲۲ص۵۲۱)

۴۴......آریوں کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ

''اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدانے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے۔آریوں کا بادشاہ۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۸۵' خزائن ج۲۲ص۵۲۲)

نبی اور عیسیٰ تو اپنی زبانی بن گیا مگر بادشاہت میں زبانی جمع خرچ سے کام نہیں چلتا۔اس لئے پھر کہا کہ بادشاہت سے مراد آسمانی بادشاہت ہے۔فقط!

وفیات......دعائے مغفرت

☆......مرکزی جامع مسجد مانسہرہ کے حضرت مولانا سید نور احمد شاہ کی اہلیہ اور چھوٹے بھائی انتقال کر گئے۔

☆......حضرت مولانا سید زبیر حسن مانسہرہ کی والدہ کراچی میں انتقال کر گئیں۔بنوری ٹاؤں میں جنازہ ہوا۔

☆......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوشہرہ ورکاں کلاں کے سیکرٹری جنرل جناب محمد یونس ربانی کی ہمشیرہ مکہ مکرمہ میں انتقال کر گئیں۔(ان کے خاوند جناب نذیر احمد شدید زخمی ہو گئے۔وہ حج کے لئے حجاز مقدس گئے ہوئے تھے۔)

☆......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محمد پور دیوان کے رہنما حافظ محمد حنیف کے برادر اکبر حاجی محمد وزیر دل کے عارضہ سے انتقال کر گئے۔

☆......ڈیرہ غازی خاں میں حاجی قادر بخش انتقال فرما گئے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عنایت فرمائیں۔

ادارہ لولاک ان تمام پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

قسط نمبر 7

مولانا غلام دستگیر قصوریؒ

تحقیقات دستگیریہ فی رد ھفوات براہین

مرزا قادیانی کے تعاقب میں مساعی

حضرات علماء حق ملت شریفین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ فقیر نے صفر ۱۳۰۲ ہجری میں صاحب براہین کا وہ اشتہار دیکھا جس کا ذکر ابتداء اس رسالہ میں درج ہوا ہے اور اس کو مشتہر (مرزا قادیانی) نے بیس ہزار قطعہ چھپوا کر دور دراز ملکوں میں شائع کیا ہے۔ جب فقیر نے اس میں دیکھا کہ مرزا قادیانی نے کتاب براہین احمدیہ کا بنانا اللہ تعالیٰ کے حکم اور الہام سے دعویٰ کیا ہے اور اپنی تعریفوں میں حدود الٰہی سے تجاوز کر گیا ہے۔ ان باتوں سے دل بہت ناخوش ہوا۔ پھر اس کی کتاب براہین احمدیہ دیکھی تو تیسرے چوتھے حصہ کے حاشیہ در حاشیہ میں جو اس نے اپنے الہامات درج کیے ہیں وہ اکثر مخالف شرع پائے اور آیات قرآن کی تحریف لفظی و معنوی وغیرہ قباحتیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان میں دیکھیں تو حق برادری اسلام کے ادا کرنے کے واسطے مرزا قادیانی کو لکھا کہ ان مخالف شرع باتوں سے باز آؤ اور غیر دین والوں کے مقابلہ میں کتاب لکھو چھپواؤ فروخت کرو کچھ مضائقہ نہیں تو اس کو نہ مانا اور تائب نہ ہوئے بعد ازاں فقیر نے بعض مجالس وعظ میں ذکر کیا کہ مرزا قادیانی کے الہامات میں قرآن مجید کی تحریف ہو گئی ہے اور انہوں نے انبیاء کی برابری کے مدعی ہو کر قرآن شریف کو پارہ پارہ بھی کر دیا۔ اس پر ان کے مؤید مؤلف رسالہ اشاعۃ السنہ نے خلوت میں درباب الہامات مرزا کے فقیر سے مناظرہ کرنا چاہا۔ جب کہ فقیر کو معلوم تھا کہ صاحب براہین اور مؤلف اشاعۃ السنہ باہم ایک دوسرے کے کمال ثناء خواں ہیں اور اپنی تالیفات میں ایک دوسرے کی حقانیت کو کما حقہٗ ظاہر کیا ہے۔ اس پر اکثر علماء اور سب عوام مقلدین سے بعض علماء اور عوام غیر مقلدین کے صاحب براہین کی حقیقت کو مان گئے ہیں۔ اور قادیان مثل بیت اللہ کے مرجع انام ہو گئی ہے تو فقیر نے خلوت میں مناظرہ کو پسند نہ کیا بلکہ علماء دین کے روبرو گفتگو واسطے کہا تو اس کے قبول سے درگزر صاحب اشاعۃ السنہ نے کیا۔ اس کا جواب تک نہ دیا تو بعد ازاں فقیر نے جمادی الاولیٰ سنہ رواں میں بذریعہ اشتہار اعلان کیا کہ صاحب براہین کے اکثر الہامات اصول دین اسلام کے مخالف ہیں۔ اس پر فقیر مرزا قادیانی اور ان کے مؤید اشاعۃ السنہ سے علماء اسلام کے روبرو یہ کلام کرنے کا خواستگار ہے تاکہ حق ظاہر ہو جائے اور خواص عوام اہل اسلام کے عقائد میں خلل نہ آئے تو اس کا جواب بھی ان کی طرف سے کچھ نہ ملا۔ پھر فقیر نے اسی سال کے رمضان المبارک میں صاحب براہین کے الہامات اور صاحب اشاعۃ السنہ کی تاویلات کے رد میں اردو میں رسالہ لکھ کر کئی علماء ہندوستان و پنجاب کی خدمت

میں پیش کیا تو انہوں نے بھی اس بارہ میں کہ صاحب براہین واشاعۃ السنہ دونوں مخالفت شروع کر رہے ہیں۔فقیر سے موافقت فرمائی۔امرتسر کے علماء کی تصدیق کے بعد وہاں کے ایک رئیس نے فقیر سے کہا کہ مصلحت یہ ہے کہ آپ اول مرزا قادیانی سے اظہار حق کے لئے مناظرہ کرو۔ پھر جو حق ظاہر ہو اس کو اشتہار دو۔اس کو فقیر نے قبول کیا اور ان سے کہا کہ ڈیڑھ سال اس انتظار میں بسر کیا ہے کہ مرزا قادیانی مناظرہ کو قبول نہیں کرتے۔اس رئیس نے جواب دیا کہ ہم اس میں ساعی ہو کر مرزا قادیانی کو لکھتے ہیں۔ پھر چند ماہ کے بعد ان کا خط فقیر کے نام آیا کہ صاحب براہین لکھتے ہیں کہ میری کتاب میں تصوف ہے۔تین علماء صوفیہ کے نام لکھے کہ ان کے روبرو مناظرہ کرنا چاہتا ہوں۔فقیر نے اس کے جواب میں اس امر کو مان لیا اور لکھا کہ تین خاندانی علماء ہوں جو وہ لاہور سے ان کے ساتھ شامل کر کے تاریخ مناظرہ متعین کرو اور فقیر کو اطلاع دو کہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو جاؤں۔

علمائے حرمین شریفین سے فتویٰ

پس اب تک ان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا اور نہ وہ رسالہ شائع ہوا۔اب اس امید پر فقیر نے شوال ۱۳۰۲ھ میں اس رسالہ کو عربی میں ترجمہ کیا کہ حضرات علماء حرمین محترمین کی تصحیح سے بھی مزین ہو جائے تاکہ اہل اسلام کے نزدیک نہایت معتمد ٹھہرے اور بعض علماء مقلدین جو صاحب براہین کے مصدق ہیں وہ بھی حق کی طرف رجوع کریں اور فقیر نے یہ جو کچھ کیا ہے صرف قرآن مجید کی حمایت اور حقوق انبیاء ومرسلین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی رعایت اور عقائد مسلمین کی صیانت کے لئے کیا ہے۔اب اس رسالہ عربیہ مع چاروں حصہ مجلد براہین احمدیہ اور رسالہ اشاعۃ السنہ کی جس میں مرزا قادیانی کی تعریف اور ان کے اقوال کی تاویلیں ہیں مع دونوں اشتہار صاحب براہین کے جن میں بیٹے کی پیشین گوئی اور اپنی تعریف درج کی ہے آپ صاحبوں کی خدمت مبارک میں بھیج کر ملتجی ہوں کہ آپ اس عربی رسالہ کو ملاحظہ فرمائیں اور اس کے حوالوں کی اصل کے ساتھ مطابقت کرا کر فقیر کی تحریر کو قرآن وحدیث واجماع امت سے موافق پائیں تو اس کی تصحیح فرمائیں اور اگر اس میں کوئی خطاء وسہو ہو تو اس کی اصلاح کریں اور بیان شافی وشرح کافی سے اجر وافی حاصل فرمانے کی نیت سے صاحب براہین اور اس کے مؤیداور ان کے معتقدین کا حکم اور ان کی کتابوں کے پڑھنے کا حکم ظاہر کریں کہ شریعت وطریقت میں ان کا کیا حال ہے؟۔ تاکہ اہل اسلام کو اطمینان ہو اور سب کا حق کی طرف میلان ہو۔اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا اور عاقبت میں جزائے خیر عطا فرمائے اور دین متین کی تائید کے لئے آپ کو سلامت باعزوکرامت رکھے اور آپ کے علم اور جسم میں بسطیت بخشے۔احقاق حق اور ابطال باطل میں قیامت تک اہل علم حرمین محترمین پر ہی مدار ہے۔خدائے مجیب الدعوات ہمیں آپ کی زیارت امن وامان وسلامت واسلام سے نصیب کرے کہ یہ سعادت عظمیٰ اور برکات کبریٰ کی طرف پہنچانے والی بات ہے۔سب حمد پروردگار عالمین کے واسطے خاص ہے۔اور درود وسلام اس کے مظہر جمال اور نور کمال پر اور اس کی آل واصحاب پر ہو مقدار اس کی بخشش کے اور بے شمار معلومات عالم الغیب والشہادت کے یہ رسالہ تمام ہوا۔

اور تقریظیں شروع۔

مولانا مولوی مہاجر حاجی محمد رحمت اللہ صاحبؒ کی تقریظ

مولانا مولوی مہاجر حاجی محمدؒ جن کو حضرت سلطان روم نے بصوابدید شیخ الاسلام روم خطاب پایا حرمین شریفین عطا کیا اور فرمان شاہی میں اقضی قضات المسلمین واولی ولات الموحدین وارث علوم سید المرسلین وغیرھا القاب سے ملقب فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم! حمد اور صلوٰۃ کے بعد بے شک میں نے اس رسالہ کو اول سے آخر تک سنا۔ اس کی عبارت اور مضمون دونوں صحیح پائے۔ حضرت مؤلف اس رسالہ نے خدا اس کو اچھا بدلہ دے جو نقلیں درج کی ہیں وہ سب اصل کے مطابق ہیں۔ میں نے اس سے پہلے بھی معتبروں کی زبانی مرزا قادیانی کا حال سنا ہے۔ سو وہ میرے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی فرمانبرداری کسی کو جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے بنانے والوں کو نیک بدلہ دے۔ امید ہے کہ اس کے مطالعہ سے بہت لوگ صاحب براہین احمدیہ کی پیروی سے بچ جائیں گے۔ ہم کو اور سب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ شیطانوں کے اغوا اور مکر وفریب سے محفوظ رکھے۔ میں فقیر! خدا کی رحمت کا امیدوار رحمت اللہ بن خلیل الرحمٰن ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مومنوں کو بخشے۔ آمین!

دستخط ومہر محمد رحمت اللہ!

حنفیوں کے مفتی مکہ معظمہ کی تقریظ

سب حمد اس کے لئے جو اس کے لائق ہے اور اسی سے میں توفیق کی استمداد کرتا ہوں۔ سب تعریف اس خدا کی ہے جس کی بلند ذات غفلت اور نسیان سے پاک ہے اور اس کے نام اور صفتیں زوال اور نقصان کے لائق ہونے سے پاک ہیں اور اس نے ہر زمانہ میں ایسے علماء پیدا کئے ہیں جو شرع شریف کی محافظت پر قائم ہیں اور ان کو حق کے ظاہر کرنے اور باطل کے نابود کرنے پر طاقت دی ہے کہ کچھ سستی نہیں کرتے اور اس پر ان کو بہت ثواب اور بہت نیکیاں دی ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے صواب اور خطاء فاحش کو بیان کر دیا اور درود وسلام ہمارے سردار پر ہوں جن کا نام نامی محمد ﷺ ہے جن میں حق تعالیٰ نے سب فضیلتیں جمع کی ہیں اور ان کی آل واصحاب پر جن کے نفس خدائے تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔ بعد اس کے بے شک میں مطلع ہوا اس بزرگ رسالے اور لطیف حوالوں پر۔ پس میں نے دیکھا ان کو ایسی عمدہ جن کے دیکھنے سے آنکھیں سرد ہوتی ہیں اور بے شک شیطان نے غلام احمد قادیانی کو ہلاکت اور نقصان کی وادیوں میں گرا دیا ہے۔ پس حق تعالیٰ اس رسالے کے مؤلف کو جزائے خیر عطا کرے اور اس کو زیادہ اجر دے اور قیامت کے دن ہم کو اور اس کو اچھا مکان عطا کرے۔ آمین! اور حق تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ اور اس کی آل واصحاب سب پر درود بھیجے۔ اس تحریر کے لکھنے کا حکم کیا شریعت کے خادم الطاف الٰہی کے امیدوار محمد صالح بن مرحوم صدیق کمال حنفی نے جو ان دنوں میں مکہ مکرمہ کا مفتی ہے اللہ تعالیٰ ان دونوں کی مدد میں ہو۔ دستخط محمد صالح کمال!

حضرت شیخ العلماء کی جو شافعیوں کے مکہ معظمہ میں مفتی ہیں تقریظ

سب تعریفیں اس خدا کو ہیں جس نے اس دین اسلام کے خلل وزلل بدمذہبوں گمراہوں کے دور کرنے کے لئے کچھ پیدا کئے ہیں۔ جو بدمذہبوں گمراہ کنندوں کی سرکوبی کرتے رہے ہیں۔ اور جس نے ہر عالم راہنما سیدھی راہ کے چلنے والے کی مدد کی ہے۔ بعد اس کے بے شک میں نے دیکھا ان باتوں کو جو غلام احمد قادیانی پنجابی کی طرف منسوب ہیں۔ پس اگر اس نے یہ کی ہیں تو وہ گمراہوں گمراہ کنندوں وسخت بدمذہبوں سے ہے اور ایسا ہی محمد حسین ہے جس نے رسالہ اشاعۃ السنہ میں اس کی تائید کی ہے۔ پس حاکم اسلام پر اللہ تعالیٰ اس کو نیک توفیق دے۔ واجب ہے کہ ان دونوں کو ایسی سخت تعزیر دی جائے جس سے یہ اور ان کے ہم مشرب ایسی باتوں سے باز آویں اور جو رسالہ امام فاضل بزرگ کامل شیخ محمد ابوعبدالرحمن غلام دستگیر ہاشمی حنفی قصوری نے ان دونوں کی گمراہی کے بیان اور ان کے رد میں لکھا اور اس کا نام ''رجم الشیاطین براغلوطات براہین'' رکھا ہے۔ وہ ایسا حق ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے اس کو نیک بدلہ دے اور مسلمانوں کے دلوں میں اس کا اعتبار بڑھائے اور خدا بہت دانا ہے۔ یہ تحریر اپنی زبان سے کہی اور اپنے قلم سے لکھی۔ اللہ تعالیٰ سے کمال کامیابی کے امیدوار محمد سعید بن محمد بابصیل نے جو مکہ معظمہ میں شافعیوں کا مفتی ہے۔ خدا اس کو اور اس کے والدین وجمیع مومنین کو بخشے۔ دستخط محمد سعید بابصیل!

مالکیوں کے مفتی مکہ معظمہ کی تقریظ

سب تعریفیں پروردگار عالم کو خاص ہیں۔ خداوندا مجھے علم دے اور سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کر جس کو خدا راہنمائی کرے کوئی اسے گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کی راہنمائی کوئی نہیں کر سکتا۔ لیکن ایسی باتیں کرنے والا بے شک شیطانی خطرا اور وساوس نفسانی کے دریاؤں میں ڈوب گیا ہے۔ اس کے جھوٹ اور بدبختی سے تعجب ہے۔ اس لئے کہ مدعی ہوا ہے اس بغاوت کا جو حدیث میں آیا ہے کہ آخر زمانہ میں سخت جھوٹے دجال ہوں گے۔ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہ سنی ہوں گی اور رسالہ اشاعۃ السنہ سے جس نے اس کی تائید کی ہے وہ سخت بدبخت ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ گناہ اور حدوں سے درگزر کرنے میں تائید نہ کرو۔ پس حاکم اسلام پر واجب ہے کہ ان دونوں کو سخت تعزیر کرے اور وہ رسالہ جو فاضل علامہ شیخ محمد ابوعبدالرحمن غلام دستگیر ہاشمی حنفی قصوری نے ان دونوں کی گمراہی کے بیان اور ان کی باتوں کی تردید میں لکھا ہے۔ بے شک اس میں بہت درست لکھا ہے۔ اس لئے کہ سچے دین کی اتباع کی جائے۔ بہت عمدہ ترغیب ذکر کی ہے۔ خدا بہت دانا ہے۔ بار خدایا ہم کو ہوائے نفس کے پیچھے چلنے والوں اور شیطان کی راہ میں گمراہ ہونے والوں اور بری باتوں کو اچھا جان کر ہلاک ہونے والوں سے نہ کر۔ آمین بجاہ سید المرسلین! یہ تحریر اللہ تعالیٰ کی بخشش کے امیدوار محمد بن شیخ حسین مرحوم نے لکھے ہیں جو مکہ معظمہ میں مالکیوں کا مفتی ہے۔ دستخط محمد بن حسین مفتی مالکیہ''!

مکہ معظمہ کے حنبلیوں کے مفتی صاحب کی تقریظ

سب تعریف اس خدا کی ہے جس نے اپنے خاص بندے پر قرآن مجید اتارا' جو اپنی بات میں سچا ہے۔جس میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اور یہ میرا راہ سیدھا ہے۔اس کی پیروی کرو اور بہت راستوں کی پیروی نہ کرو جو تمہیں اس کے راہ سے جدا کردیں گے اور درود وسلام ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو خدا کا نبی اور دوست وخلیل ہے اور اس کی آل واصحاب ومددگاروں پر۔پھر بعد ازاں بے شک میں نے اس بزرگ رسالہ کا مطالعہ کیا جو صحیح صاف محکم روایات پر مشتمل ہے۔پس میں نے اس رسالہ کو بروئے دلائل محکم مضبوط شافی کافی فائدہ رساں دیکھا جس کے پڑھنے سے موحدین اہل سنت وجماعت کی آنکھیں خنک ہوتی ہیں اور معتزلہ وخارجیوں وبدمذہبوں وبدعتیوں کی آنکھیں اندھی ہوتی ہیں۔وہ بدمذہب جو دین سے یوں نکلتے ہیں جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے۔اور یہ مبارک رسالہ جس نے غلام احمد قادیانی کی کجی کو ظاہر کیا اور بے شک یہ قادیانی مسیلمہ کذاب ثانی ہے اور نیز اس کے مؤید کے دعوے ظاہر کئے ہیں۔پس اللہ تعالیٰ اس کے لکھنے والے کو اہل اسلام کی طرف سے بہت نیک بدلہ دے۔اور بہت سا اجر عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد ﷺ نبیوں اور رسولوں کے ختم کرنے والے پر رحمت پہنچا اور اس کی آل واصحاب سب پر۔اس تحریر کے لکھنے کا عاجز خلف بن ابراہیم نے جو مکہ شریف میں حنبلیوں کے فتویٰ دینے کا بالفعل خادم ہے۔حکم کیا۔

مدینہ منورہ میں جو حضرت حنفیوں کے مفتی ہیں ان کی تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ! حمد درود وسلام ادا کرتے ہوئے میں خدائے پاک مولیٰ کریم قادر سے اپنے ہر کام اور ہر بات میں توفیق ومدد کا سائل ہوں۔سب تعریف خدائے یگانہ بے نیاز شریک اور اولاد سے پاک کے لئے خاص ہے جس نے بزرگ رسولوں کو روشن دلیلوں اور ظاہر نشانیوں سے بھیجا ہے اور ان کی قبل از نبوت خوارق اور معجزات سے تائید کی ہے۔اپنے خاتم الانبیاء اور سید الاصفیا پر جس نے قرآن معجز بیان اتارا ہے اور اس جل وعلیٰ نے اس میں فرمایا ہے کہ آج میں نے پورا کیا تمہارے لئے دین اور تم پر اپنی نعمت تمام کی اور اسلام تمہارے لئے دین پسند کیا۔وہ کتاب جو سیدھی راہ کی طرف راہنما ہے اور ہر اچھا کام فرماتی ہے۔جھوٹ اس کے آگے پیچھے سے نہیں آتا۔دانا ستودہ کی اتاری ہوئی ہے اور دائمی درود اور اسلام نبی پر ہو جو خلاصی اور سیدھی راہ کی طرف بلانے والا ہے اور قیامت تک ہر جھوٹے اور ہلاک کرنے والے کا حال بتلانے والا ہے۔جس کی حدیث صحیح مسلم میں ابوہریرہؓ سے ہے کہ آخر زمانہ میں دجال سخت جھوٹے ہوں گے۔تم سے ایسی باتیں کریں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہ سنی ہوں گی۔پس ان سے ڈرو تم کو گمراہ نہ کریں اور فتنہ میں نہ ڈالیں اور نیز صحیح مسلم میں ابوہریرہؓ سے ہے کہ جو کوئی ہدایت کی طرف بلائے گا تو اس کے جمیع پیروؤں کا ثواب اس کو دیا جائے گا اور ان کے ثواب سے بھی کچھ کم نہ ہوگا۔اور جو کوئی گمراہی کی طرف بلائے گا تو اس کو بھی سب پیروؤں کا گناہ اس پر ہوگا اور

ان کے بھی گناہ سے کچھ کم نہ کیا جائے گا۔ اور نیز امام احمد و نسائی و دارمی نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک خط کھینچ کر فرمایا کہ یہ خدا کا راہ ہے۔ پھر اس کے دائیں بائیں اور خط کھینچے اور فرمایا کہ ان راستوں سے ہر راہ پر شیطان ہے جو اس کی طرف بلاتا ہے اور یہ آیت پڑھی: ''ھذا صراط المستقیم فاتبعوہ'' اور بے شک یہ میرا سیدھا راہ ہے۔ اس کی پیروی کرنا۔ آخر آیت تک اور ابن ماجہ نے حضرت انسؓ سے حدیث لکھی کہ بڑی جماعت کی پیروی کرنا بے شک جو اس سے نکلا دوزخ میں پڑا اور نیز امام احمد نے معاذ بن جبلؓ سے حدیث بیان کی ہے کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے۔ بکریوں کے بھیڑیے کی طرح الگ ہونے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے۔ پراگندہ نہ ہونا اس سے بچنا اور جماعت سے ملنا اور نیز یہ حدیث امام مالک کے مؤطا میں مالک بن انسؓ سے روایت ہے کہ میں تم لوگوں میں دو کام چھوڑتا ہوں۔ جب تک ان کو پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔ قرآن مجید اور حدیث اور نیز صحیح مسلم میں محمود ابن لبیدؓ سے حدیث آئی ہے کہ قرآن سے کھیل کئے جاتے ہیں اور میں موجود ہوں اور نیز ابو یعلیٰ نے ابوذرؓ سے حدیث بیان کی ہے کہ میرا بہت پیارا اور نزدیک تر وہ ہے جو مجھ سے ملے۔ اس عہد پر میں نے اسے چھوڑا ہے اور نیز بیہقی کی شعب الایمان میں جابرؓ سے حدیث ہے کہ تم اسلام میں حیران ہوتے ہو۔ جیسے یہود و نصاریٰ متحیر ہیں تمہارے لئے شرع روشن پاکیزہ لایا ہوں۔ اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو میری ہی پیروی کرتے اور نیز حدیث متفق علیہ اور سنن ابوداؤد اور جامع ترمذی کی حضرت عائشہؓ سے ہے کہ جس نے ہماری شریعت کے برخلاف کوئی کام نکالا وہ مردود ہے اور نیز امام احمد و مسلم اور چاروں نے ابوسعیدؓ سے حدیث لکھی ہے کہ جو کوئی تم سے برا کام دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے۔ اگر یہ طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے۔ اگر یہ طاقت نہ ہو تو اس کو اپنے دل سے اور یہ بہت ضعیف ایمان ہے۔ اور درود آپ ﷺ کی آل و اصحاب پر ہو جو سیدھے راہ کے ستارے ہیں اور آپ ﷺ کے عزیز و اقارب و جماعت پر جو خلقت کے رہنما ہیں۔ بعد ازاں بے شک میں نے اس پیارے رسالہ کے کاغذات کے باغوں میں ان کے اصیل گھوڑوں کو چرایا اور اس عمدہ تالیف کی سطروں کے گلزاروں کی پاکیزہ زمین میں اپنی سست فکر کے اونٹ کو دوڑایا۔ پس میں نے اس کو یقینی دلوں سے تردید کا ذمہ دار پایا جس نے اس دین سے نکلنے والی بدبخت ناکس فریبی (مرزا قادیانی) کے جھوٹ کو نابود کر دیا۔ اس کی باتوں کے جوہر ناقص عقل کے گمراہ کرنے کا سبب ہیں۔ کھوٹ ظاہر کرنے میں یہ رسالہ کافی ہے۔ پس بے شک اس کے مؤلف نے اچھا لکھا۔

یہاں تک کہ نہایت نشانہ اور مقصود عمدگی کو پہنچا اور فائدہ پہنچایا۔ خدا اس کو بہت ثواب اور بہشت اور اپنا دیدار عطاء کرے اور اللہ تعالیٰ کا ہمارے سردار پیغمبر محمد ﷺ اور اس کی آل و اصحاب پر درود و سلام پہنچے۔ اس تحریر کو پروردگار کی بخشش کے محتاج عثمان بن عبدالسلام داغستانی جو مدینہ منورہ میں حنفی مفتی ہیں لکھا۔ خدا اس کو بخشے۔

مورخہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ / دستخط عثمان بن عبدالسلام داغستانی! (جاری ہے)

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ

نصاب میں تبدیلی قابل مذمت ہے

فیصل آباد (مولانا فقیر محمد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات جناب مولوی فقیر محمد نے تعلیمی نصاب سے قرآنی آیات وترجمہ خارج کرنے پر وفاقی وزیر تعلیم کو برطرف کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ صدر پاکستان اور وزیراعظم پاکستان قرآنی آیات دوبارہ نصاب میں شامل کرائیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ملک اسلام ’کلمہ طیبہ‘ دوقومی نظریہ اور جداگانہ انتخابات کے ذریعہ معرض وجود میں آیا تھا جس کے حصول کے لئے 20لاکھ مسلمان شہید ہوئے اور ایک لاکھ بچیاں اغوا ہوئی تھیں۔ جبکہ موجودہ حکومت جہاد کے خوف سے قرآنی آیات نصاب سے حذف کررہی ہے اور جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ انگریز سامراج نے بھی جہاد کو حرام قرار دینے کے لئے بھارت کے ایک شہر قادیان کے ایک شخص مرزاغلام احمد قادیانی کو جعلی انگریزی پنجابی نبی بنایا تھا جس نے سب سے پہلے جہاد کو حرام قرار دینے کا اعلان کیا تھا۔ یہ سال 23مارچ 1889ء کا واقعہ ہے۔ اب سال 2004ء میں بھی جہاد کو ختم کرنے کے لئے آیات قرآنی کو تعلیمی نصاب سے خارج کیا جارہا ہے۔ دنیا کی بڑی طاقتیں امریکہ وبرطانیہ وغیرہ جہاد سے خوف زدہ ہیں۔ اس لئے مساجد ودینی مدارس سے دینی نصاب کی جگہ انگریزی نصاب لانے پر زور دیا جارہا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو قیامت تک تحفظ دینے کا قرآن پاک میں اعلان کررکھا ہے اور قرآن مجید کے الفاظ کی زیرزبر کی بھی تحریف نہیں ہوگی اور دنیا میں لاکھوں حافظ قرآن موجود ہیں۔ جن کے سینوں میں قرآن پاک محفوظ ہے اور دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب قرآن مجید ہے۔ جناب مولوی فقیر محمد نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ اسلامیات لازمی کتاب نہم دہم کے صفحہ 88 پر درج ختم نبوت باب کی عبارت دوبارہ شامل نصاب کی جائے۔ تاکہ ابتدائی طلبہ وطالبات کو عقیدہ ختم نبوت کو سمجھنے میں کسی قسم کی کوئی دشواری نہ ہو۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت وقت دین اسلام اور حضور سرور کائنات ﷺ سے عشق ومحبت کا ثبوت دیتے ہوئے اس مذکورہ عبارت کو شامل نصاب کرے گی۔

ختم نبوت کانفرنس ملتان واجلاس مرکزی مجلس شوریٰ

ملتان (مولانا قاضی احسان احمد) ۲۴/مارچ ۲۰۰۴ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عاملہ اور مالیاتی کمیٹی کا اجلاس شب وروز منعقد ہوا۔ جس کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

نے فرمائی۔ اجلاس میں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ' حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب' حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب' جناب حاجی فیض احمد صاحب' جناب حاجی بلند اختر صاحب' جناب حاجی سیف الرحمٰن صاحب' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب' حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب اور حضرت مولانا بشیر احمد صاحب نے شرکت فرمائی۔

۲۵/ مارچ ۲۰۰۴ء کی صبح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں متذکرہ حضرات کے علاوہ حضرت مولانا فیض احمد صاحب استاذ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان' حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب مہتمم باب العلوم کہروڑ پکا' حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندر صاحب مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی' جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی' شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب' حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی صاحب' حضرت مولانا عبدالواحد صاحب' حضرت مولانا قاضی عزیز الرحمٰن صاحب' حضرت مولانا قاری خلیل احمد بندھانی صاحب' جناب میاں خان محمد صاحب' جناب حکیم محمد یونس صاحب' حضرت مولانا انوار الحق صاحب' حضرت مولانا نور الحق نور صاحب' حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب' حضرت مولانا ریاض الحسن گنگوہی صاحب اور حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی صاحب نے شرکت فرمائی۔ اجلاس کی صدارت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی۔ اجلاس صبح ۹ بجے سے ایک بجے تک جاری رہا۔ اجلاس میں گزشتہ سال کے تبلیغی' تعمیری' مالیاتی' تعلیمی اور نشر و اشاعت کی رپورٹ پیش کی گئی۔ نئے مبلغین و مدرسین کی تقرری کی توثیق کی گئی۔ گزشتہ اجلاس شوریٰ' اجلاس عاملہ اور اجلاس مجلس عمومی کی رپورٹوں پر تفصیلی غور خوض کے بعد ان کی توثیق کی گئی۔ آئندہ کے لئے مجلس کے تبلیغی' تعلیمی اور تعمیری منصوبوں کی اجازت دی گئی۔ اندرون و بیرون ملک عقیدہ ختم نبوت کے لئے تبلیغی لائحہ عمل طے کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس ملتان

۲۵/ مارچ ۲۰۰۴ء بعد از عشاء دفتر مرکزیہ ملتان میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ ملتان' بہاول پور' ڈی جی خان وغیرہ علاقوں سے وفود اور قافلوں نے شرکت کی۔ کانفرنس میں سیکورٹی کے فرائض حسب سابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ کے رفقاء نے ادا کئے۔ کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے کی۔ کانفرنس کا آغاز حضرت مولانا محمد یوسف نقشبندی کی تلاوت سے ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے انجام دیئے۔ کانفرنس سے حضرت مولانا عبدالستار تونسوی' حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی' حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی' حضرت مولانا احمد میاں حمادی' حضرت مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی' حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان' حضرت مولانا نور الحق نور' حضرت

مولانا عبدالواحد‘ حضرت مولانا قاری انوارالحق‘ حضرت مولانا عبدالحکیم‘ حضرت مولانا عبدالحق مجاہد‘ حضرت مولانا سلطان محمود ضیاء اور دیگر علماء نے خطاب کیا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی اور حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

خطاب جمعۃ المبارک

٢٦/ مارچ ٢٠٠٤ء قبل از جمعہ ساڑھے گیارہ بجے اجلاس کا آغاز ہوا۔ حضرت مولانا محمد قاسم رحمانی‘ حضرت مولانا حافظ احمد بخش کے بیانات ہوئے۔ پونے ایک بجے سے دو بجے تک جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحب نے ایمان پرور‘ جہاد آفرین‘ حقائق افروز اور علمی خطاب فرمایا۔ خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ کے فرائض حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن نے سرانجام دیئے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کی لحن داؤدی نے حجاز مقدس کے خطاب وتلاوت کی یاد تازہ کردی۔ جامع مسجد ختم نبوت اور دفتر مرکزیہ کا صحن اور گراؤنڈ سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ یوں اڑھائی بجے بخیر خوبی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے جمعہ کے بعد خصوصی طور پر شرکاء‘ حاضرین‘ متعلقین ومتوسلین کو شرف ملاقات سے سرفراز فرمایا اور اختتامی خصوصی دعا فرمائی۔ یوں ٢٥ اور ٢٦/ مارچ کے جملہ پروگرام بھرپور طور پر کامیاب ہوئے۔ الحمدللہ! ان کے انتظامات کی نگرانی حضرت مولانا محمد اسحق ساقی‘ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر‘ جناب حاجی رانا محمد طفیل جاوید‘ جناب قاری خادم حسین‘ جناب قاری محمد حفیظ اللہ‘ جناب عزیز الرحمن رحمانی‘ حضرت مولانا عبدالستار حیدری‘ حضرت مولانا عبدالستار گورمانی‘ جناب محمد رمضان‘ جناب حافظ عبدالرشید‘ جناب حافظ محمد ظفر اور مدرسہ ختم نبوت ملتان کے طلباء کی ٹیم نے سرانجام دیئے۔ دودن تک دفتر مرکزیہ میں علم وعرفان کی مجلس جاری رہی۔ ہزاروں خلق خدا وجانثاران ختم نبوت نے اپنے ایمانوں کو جلا بخشی۔

ختم نبوت کانفرنس پنوعاقل

١٣/ مارچ ٢٠٠٤ء بروز بدھ بعد از عشاء مین بازار پنوعاقل میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ درگاہ ہالیجی شریف کے رہنما حضرت مولانا میاں عبدالقیوم ہالیجی نے صدارت فرمائی۔ کانفرنس سے استاذ العلماء حضرت مولانا میر محمد میرک‘ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی‘ خطیب لاثانی حضرت مولانا عبدالغفور حقانی‘ حضرت مولانا بشیر احمد‘ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا‘ حضرت مولانا محمد حسین ناصر‘ حضرت مولانا عبداللہ چاچڑ اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ کانفرنس رات گئے بخیر خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے تمام رہنماؤں نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے اشتہاروں‘ دعوت ناموں‘ تبلیغی دوروں اور انفرادی ملاقاتوں سے بھرپور محنت کی۔

تم نبوت کانفرنس خیر پور میرس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یکم اپریل بروز جمعرات بعد از عشاء جامع مسجد مرکزی خیر پور میرس ن بازار میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا اسد اللہ شیخ کی سربراہی میں مقامی، جمعیت علمائے اسلام، روق اعظم کمیٹی، مجلس تحفظ ختم نبوت نے مثالی کوشش کی۔ استاذ العلماء حضرت مولانا میر محمد مریک، حضرت مولانا اللہ سایا، حضرت مولانا بشیر احمد، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا خان محمد کندھانی، حضرت مولانا محمد سین ناصر اور دیگر علمائے کرام کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کامیاب رہی۔

تم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم

۲/اپریل بروز جمعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ قبل از ہ کانفرنس کا آغاز جامع مسجد ٹنڈو آدم میں خطبہ جمعہ سے ہوا جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت لانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے ارشاد فرمایا۔ بعد از جمعہ حضرت مولانا محمد علی صدیقی، حضرت مولانا خان محمد کندھانی ر دیگر علمائے کرام کے بیانات ہوئے۔ نماز عصر سے مغرب تک سوال و جواب کی محفل منعقد ہوئی۔ پروفیسر حضرت لانا مفتی حفیظ الرحمٰن نے اس نشست سے خطاب کیا۔ مغرب سے عشاء تک بیرونی کانفرنس کے شرکاء کو کھانا کھلایا یا۔ عشاء کے بعد مین بازار میں کانفرنس کا آخری اجتماع ہوا۔ جس سے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن راچی کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی، حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان، حضرت مولانا نذیر رتونسوی، جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی، سندھ کے ہردل عزیز خطیب حضرت لانا حافظ خادم حسین، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا اور سندھ کے روف خطیب حضرت مولانا عبدالرزاق میکھو نے خطاب فرمایا۔

کانفرنس کی سرپرستی و نگرانی حضرت مولانا علامہ احمد میاں حمادی نے کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت لانا محمد راشد مدنی اور حضرت مولانا محمد نذر عثمانی نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس میں دور دراز کے لوگوں نے کثیر تعداد شرکت کی۔ مثالی اجتماع تھا۔ اڑھائی بجے تک کانفرنس جاری رہی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے جملہ ء نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے سرتوڑ کوشش کی۔ کانفرنس دوررس نتائج کی علاقہ میں حامل ہوگی۔

معہ صدیقہ ٹنڈو آلہ یار میں خطاب

۳/اپریل ۲۰۰۴ء بروز ہفتہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ندھری کی قیادت میں حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن، حضرت مولانا محمد علی صدیقی، حضرت مولانا راشد مدنی، شاہین ختم ت حضرت مولانا اللہ وسایا اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پر مشتمل وفد نے جامعہ فاروق اعظم جامعہ صدیقہ

اور دوسرے مدارس کا دورہ کیا۔ جامعہ صدیقہ میں شہریان' علماء' طلباء سے حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔

ڈیرہ اسماعیل خان میں تبلیغی اجتماع

ڈیرہ اسماعیل خان (محمد خالد گنگوہی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کے بنیادی عقائد میں سے اہم عقیدہ ہے۔ پورے دین عمارت اس عقیدہ پر قائم ہے۔ قادیانی اس عقیدہ پر نقب زنی کر کے ایک دجال وکذاب کو نبوت کے منصب پر فا گردانتے ہیں۔ قادیانیت دین اسلام سے بغاوت کا دوسرا نام ہے۔ وہ یہاں جامعہ نعمانیہ میں جمعۃ المبارک ۔ اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے یہاں مختلف مساجد میں بھی خطاب کیا۔ حضرت مولانا علاؤالدین' حضرت مولانا غلام رسول سمیت کئی ایک علمائے کرام سے بھی ملاقاتیں کیں اور انہیں جما سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ ان کے ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر جناب حاجی ریاض الحسن گنگوہی' ضا مبلغ حضرت مولانا عبدالستار حیدری' جامع مسجد ختم نبوت کے خطیب جناب قاری محمد خالد گنگوہی بھی ساتھ تھے۔ ا کے دورہ سے تحریک ختم نبوت کے کارکنوں میں ولولہ تازہ جوش وجذبہ پیدا ہوگا۔

اوکاڑہ میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد طلحہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدار جناب چوہدری غلام عباس تمنا صاحب ایڈووکیٹ دیپالپور نے کی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا عبدالروف چش صاحب' حضرت مولانا عبدالواحد صاحب' حضرت مولانا مفتی غلام مصطفیٰ صاحب' حضرت مولانا غلام یاسین تا صاحب' جناب حافظ محمد زاہد صاحب' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کے مبلغ حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد صا جناب قاری غلام محمود صاحب سمیت کئی ایک علمائے کرام نے خطاب کیا۔ جبکہ مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبو کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب تھے۔

ختم نبوت کانفرنس چونڈہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد شاہ فیصل میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو کانفرنس کی صدارت ضلعی امیر پیر سید شبیر احمد گیلانی صاحب نے کی۔ کانفرنس کے مرکزی مقرر متحدہ مجلس عمل مرکزی راہنما جناب لیاقت بلوچ ایم این اے نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت آغا خانیوں کی سرپرستی تر کردے۔ قادیانیوں کو ملک کے کسی ضلع میں ارتداد کا مرکز بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا حکومت کی خارجہ پالیسیاں ملک کی سلامتی کے لئے خطرہ ہیں۔ کانفرنس سے بریلوی مکتب فکر کے راہنما حضرت مو غلام مصطفیٰ' حضرت مولانا مفتی نجیب احمد' اہل حدیث مکتب فکر کے راہنما حضرت مولانا حافظ مطیع الرحمن' حضرت مو

محمد صدیق اختر' دیوبندی مکتب فکر کے راہنما حضرت مولانا عزیز الرحمن قاسمی' حضرت مولانا محمد افضل شاکر' جناب قاری محمد شفیق ربانی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے جناب قاری محمد عارف ندیم' حضرت مولانا سعید الرحمن شاہ نے عقیدہ ختم نبوت' تحفظ ختم نبوت' جھوٹے مدعیان نبوت کے موضوعات پر مدلل خطاب کیا۔ کانفرنس کے سٹیج سیکرٹری جناب قاری محمد انور انفر تھے۔

ختم نبوت کانفرنس ٹوبہ ٹیک سنگھ

ٹوبہ (مولانا قاضی احسان احمد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیر اہتمام پانچویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صاحبزادہ جناب حضرت مولانا عزیز احمد صاحب دامت برکاتہم منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مقامی علمائے کرام کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری' شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب فرمایا۔ مقررین نے اپنے خطاب میں قادیانیوں کو دعوت ایمان دی۔ کانفرنس کا پہلا اجلاس بعد از مغرب ہوا۔ جبکہ دوسرا اجلاس بعد از عشاء سے لے کر رات گئے تک جاری رہا۔ کانفرنس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد عبداللہ کی زیر سرپرستی منعقد ہوئی۔

حضرت مولانا غلام مصطفیٰ اور حضرت مولانا فقیر اللہ اختر کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر نے مبلغ چناب نگر حضرت مولانا غلام مصطفیٰ کے ہمراہ چناب نگر' چنیوٹ اور ملحقہ علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا۔ انہوں نے علاقہ کے مسلمان عوام کے علاوہ قادیانیوں کو دعوت اسلام دی۔ انہوں نے اپنے دورہ کے دوران لالیاں' احمد نگر' چھنی قریشیاں' مخدوماں' جبانہ' رشیدا' نوٹی والا' برج بابل' بستی والا' چنیوٹ' مسلم کالونی' چک 45 جنوبی اور چناب نگر میں اجتماعات سے خطاب کیا۔

مدنان پبلشرز کی قادیانیت نوازی

کھلا خط ...... محترم جناب خرم سلمان صاحب ...... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

گزارش ہے کہ آپ نے جماعت نہم ودہم کی فزکس پارٹ ون کی امدادی کتب عدن فزکس کے نام سے مدنان پبلی کیشنز لاہور کی طرف سے شائع کی ہے۔ اس میں مذہبی حوالے سے ایک سنگین غلطی پائی گئی ہے۔ اس حسن ظن پر رہتے ہوئے کہ یہ سہواً ہوا ہے اور آپ اور آپ کے ادارے کے لکھاری وافراد عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھنے والے اور آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی انگریزی نبوت کے منکر ہیں۔ تحریر کر رہا ہوں کہ باب نمبر ایک کے سوال نمبر پانچ میں نامور مسلمان سائنس دانوں میں آپ نے آنجہانی ڈاکٹر عبدالسلام کو شامل کیا ہے۔ حکومت کی طرف سے

شائع کی گئی ٹیسٹ بک بورڈ کی کتاب میں اسے پاکستانی سائنس دان قرار دیا گیا ہے۔ آپ کی طرف سے اسے مسلمان قرار دینا بہت سوں کی گمراہی کا باعث بن سکتا ہے۔ کیونکہ آنجہانی ڈاکٹر عبدالسلام مرتد' مرزائی اور کافر تھا۔ اسے مسلمان قرار نہیں دیا جاسکتا۔ آپ سے التماس ہے کہ کتاب میں اس امر کی تخریج فرمادیں اور جن اداروں اور اساتذہ کو کتابیں بھجوا چکے ہیں انہیں تصحیح کے لئے خطوط بھجوائیں۔ امید ہے کہ آپ فوری طور پر اصلاح فرمالیں گے۔ عوام کی راہنمائی کے لئے اس خط کو پریس میں بھی دیا جارہا ہے۔ امید ہے کہ آپ حقیقی صورت حال سے آگاہ فرمائیں گے اور ہمیں ناخوشگوار صورت سے بچائے رکھیں گے۔

والسلام! دعاگو سید احمد حسین زید سیکرٹری اطلاعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ!

حضرت مولانا حکیم عبدالرحمٰن کی یاد میں تعزیتی ریفرنس

حضرت مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزادؒ کا تعزیتی ریفرنس بخاری حال گوجرانوالہ میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائم مقام ضلعی امیر الحاج حافظ شیخ بشیر احمد صاحب نے کی۔ تعزیتی ریفرنس سے پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل اور مدرسہ نصرت العلوم کے شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب' مرکزی جماعت اہل سنت پنجاب کے امیر جناب علامہ خالد حسین مجددی صاحب' جمعیت علمائے اسلام پنجاب کے سرپرست حضرت مولانا علامہ محمد احمد لدھیانوی صاحب' ضلعی سیکرٹری حضرت مولانا حافظ محمد اکرام صاحب' مرکزی جمعیت اہل حدیث کے سیکرٹری جنرل حضرت مولانا حافظ عمران عریف صاحب' جمعیت اہل سنت والجماعت کے سیکرٹری جنرل حضرت مولانا حافظ گلزار احمد آزاد صاحب' حضرت مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزادؒ کے جانشین حضرت مولانا حکیم طارق محمود ثاقب صاحب' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر صاحب' جناب حافظ محمد ثاقب صاحب' سیکرٹری اطلاعات سید احمد حسین زید صاحب' جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ کے رہنما حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی صاحب اور دیگر رہنماؤں نے خطاب کیا۔

پسرور میں دو گھرانے سنی ہوگئے

پسرور شہر میں اہل تشیع کے ذاکر فضل عباس کے حضرت ابراھیم علیہ السلام اور حضرت امیر معاویہؓ کی شان اور مقام کے بارے میں توہین آمیز کلمات کے کہنے پر شدید مذمت کرتے ہوئے دو اہل تشیع گھرانے جناب شیخ محمد جمیل' جناب شیخ محمد امتیاز نے بمعہ اہل وعیال مسلک شیعہ سے مکمل برات کا اعلان کرتے ہوئے جامع مسجد ختم نبوت پسرور میں امیر جمعیت علمائے اسلام ضلع سیالکوٹ جناب قاری علام فرید اعوان کے سامنے سنی ہونے کا اعلان کیا۔ اس موقع پر موجود جناب قاری مشتاق چوہدری' جناب حافظ محمد رفیق' جناب عابد علوی' جناب حافظ بابر' جناب حافظ محمد طیب زاہد و دیگر معززین علاقہ موجود تھے۔

ڈنڈ پور کھرولیاں کو اسلم پورہ بنانیکا فیصلہ واپس لیا جائے

سیالکوٹ کے ہزاروں لوگوں نے ’’ڈنڈ پور کھرولیاں‘‘ نامی بستی کو علاقہ کے زمیندار قادیانی اسلم کے نام منسوب کرنے کے حکومت پنجاب کے فیصلے اور نوٹیفیکیشن کو مسترد کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس فیصلے فی الفور واپس لیا جائے۔ ورنہ علاقہ کے عوام سراپا احتجاج بن جائیں گے اور حالات کی ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔ ان خیالات کا اظہار گزشتہ شب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ڈنڈ پور کھرولیاں میں منعقدہ کانفرنس میں ضلع بھر سے آئے ہوئے ہزاروں افراد نے کیا۔ ختم نبوت کے پروانوں نے عہد کیا کہ وہ اپنے عقیدہ کے تحفظ کی خاطر کسی جانی و مالی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور علاقہ میں قادیانیت و مرزائیت نوازی کی ہر سطح کی کوشش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔ قبل ازیں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام حضرت مولانا اللہ وسایا‘ حضرت مولانا محمد حیات‘ حضرت مولانا محمد افضل‘ حضرت مولانا محمد ایوب‘ حضرت مولانا بشیر احمد قاسمی‘ حضرت مولانا عبدالحمید‘ حضرت مولانا عبداللطیف صدیق‘ اور جناب قاری رضوان اللہ فاروقی نے اپنے بیان میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور اس کے دلائل اور قادیانی دجل وفریب بارے تفصیل سے بات کی اور حکومت کو خبردار کیا کہ وہ قادیانیت نوازی سے باز رہے۔ قادیانی صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کے بھی دشمن ہیں۔ کانفرنس کی صدارت جناب سید شبیر احمد گیلانی نے کی۔

مرزائی مربی کا فرار

باطل کی علامت ہے کہ وہ اپنے سچ ہونے کا پروپیگنڈہ بڑے شدومد سے کرتا ہے اور لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کراتا ہے کہ وہی درست ہے۔ مگر جب باطل کا سامنا حق سے ہوتا ہے تو وہ غزوہ بدر کی طرح دم دبا کر بھاگ جاتا ہے۔ آتا بہت کروفر سے ہے مگر جاتے ہوئے وہ جھٹ بھی نہیں لگاتا۔ قادیانی مربی امجد کا بھی یہی حال ہوا۔ وہ مسلمانوں کو اپنے سچ ہونے اور آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے درست ہونے کا پورے وثوق سے چیلنج دیتا رہا۔ اس پر مسلمانوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے دفتر میں رابطہ کیا۔ 27 جنوری 2004ء بروز منگل بعد از نماز عشاء باغبانپورہ میں محترم جناب حافظ محمد قاسم صاحب کی رہائش گاہ پر گفتگو طے ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر اور حضرت مولانا حافظ محمد ثاقب صاحب نے مسلمانوں کی طرف سے گفتگو میں حصہ لیا۔ امجد قادیانی نے غیر مسلم مرزائیوں کی طرف سے گفتگو میں حصہ لیا۔ اس موقع پر جمعیت علمائے اسلام کے بزرگ رہنما حضرت مولانا احمد سعید ہزاروی‘ حضرت مولانا حافظ محمد سعید صاحب‘ جناب محمد کاشف صاحب اور چند دیگر مسلمان اور آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کے دو مزید نمائندے بھی موجود تھے۔ بجھتے ہوئے دیئے کی طرح امجد قادیانی نے روایتی چلتر بازی‘ جھوٹ اور فریب کا سہارا لینے کی کوشش کی۔ مگر یہ طے ہوا کہ گفتگو قرآن مجید سے ختم نبوت کے ثبوت اور عدم ثبوت پر ہوگی اور قرآن مجید سے ہٹ کر کوئی دلیل نہ دی جائے گی۔

حضرت مولانا فقیر اللہ اختر نے فرمایا کہ ختم نبوت کے ثبوت میں قرآن مجید سے میں ایک سو آیات پیش کر سکتا ہوں اور انہوں نے بطور ثبوت ایک قرآنی آیت اور دو احادیث پیش کیں۔ انہوں نے قرآن مجید کی سورۃ الاحزاب کی آیت: ''ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین'' پڑھی۔ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر نے امجد قادیانی کو چیلنج کیا کہ وہ سچا ہے تو ختم نبوت کے اجراء کے لئے ایک ہی آیت پیش کرے۔ مگر وہ جواب دینے کی بجائے لیت و لعل سے کام لینے لگا۔ رات نو بجے سے لے کر رات ایک بجے تک معاملہ اسی نقطہ پر لٹک کر رہ گیا۔ مگر حق کے سامنے باطل گنگ ہو کر رہ گیا۔ بار بار کے اصرار پر بھی وہ کوئی جواب نہ دے سکا تو جناب ملک ذوالفقار احمد صاحب نے مداخلت کی اور اسے دعوت اسلام دیتے ہوئے کہا کہ آپ جواب نہیں دے سکے۔ آپ غور کریں اور اسلام قبول کر لیں۔ جھوٹ چھوڑ دیں۔ آپ کبھی قادیانی، کبھی شیعہ، کبھی سنی، کبھی اہل حدیث اور کبھی کچھ بن جاتے ہیں۔ آپ حق کو قبول کر لیں۔ قادیانیت چھوڑ دیں اور اسلام قبول کر لیں۔ اس پر وہ پندرہ دن کی مہلت لے کر حواریوں سمیت چلا گیا۔ مگر آج تک وہ پلٹ کر نہ آیا ہے اور نہ ہی باطل میں ہمت ہوتی ہے کہ وہ حق کے سامنے آئے۔

کتاب ''بیاناتِ جمعہ''

منظر عام پر آچکی ہے۔

خطیب پاکستان حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ کی سحر انگیز خطابت، پُر مغز بیان اور پرتاثیر تقریر محتاج تعارف نہیں ہے۔ حضرتؒ کی تقریر میں معنویت کے ساتھ جامعیت بھی ہے، فصاحت و بلاغت کے ساتھ کیفیت اور لذت بھی ہے۔ ادبی چاشنی کے ساتھ علمی مواد بھی ہے، سبق آموز واقعات کے ساتھ اردو، فارسی اور عربی کے اشعار بھی ہیں، حالات حاضرہ پر برمحل تبصروں کے ساتھ قریب الفہم مثالیں بھی ہیں اور قرآنی آیات کی تفسیر کے ساتھ احادیث مبارکہ کی دلنشین تشریح بھی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ قوم نے انہیں خطیب پاکستان کے مبارک اور مبنی بر حقیقت لقب سے نوازا۔

اس سے قبل بھی خطبات احتشام کے نام سے متعدد حضرات نے خطیب پاکستانؒ کی تقاریر اور بیانات کا مجموعہ کتابی شکل میں شائع کیا ہے۔ جسے قارئین کرام نے بلاشبہ سراہا تو لیکن دقت نظر کے بعد اس میں متعدد خامیاں بھی محسوس کی گئیں۔ سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ وہ خطیب پاکستانؒ کی بعینہٖ تقریریں نہیں ہیں۔

اب الحمد للہ خطیب پاکستانؒ کی بعینہٖ و بلفظہٖ تقاریر بنام ''بیانات جمعہ'' منظر عام پر آچکی ہیں۔ جو 24 بیانات کا خوبصورت مجموعہ ہے، شائقین حضرات آج ہی شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ احتشامیہ جیکب لائن کراچی سے رجوع کریں۔ یاد رہے کہ شائع شدہ نسخوں کی تعداد محدود ہے۔

نوٹ:۔ حضرت مولانا حافظ محمد صدیق ارکانی کی تین کتابیں۔ الترجیح شرح التوضیح والتلویح، جریدۂ عالم اور تاریخ العرب والقدس منظر عام پر آچکی ہیں۔ خواہشمند حضرات جامعہ احتشامیہ جیکب لائن کراچی۔ فون نمبر 7784816 پر رجوع کریں۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے!!! **ادارہ**

نام کتاب : مولانا عبداللہ سندھی اور تنظیم فکر ولی اللہی
مصنف : حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر
صفحات : ۳۱۴
قیمت : ڈیڑھ صد روپیہ
ملنے کا پتہ : حق چار یار اکیڈمی محلہ حیات النبی گجرات

پاکستان میں ایک تنظیم فکر ولی اللہی آج کل موضوع بحث ہے۔ اس تنظیم کے بانی جناب حضرت مولانا سعید احمد رائے پوری ہیں۔ اس تنظیم کا دعویٰ ہے کہ وہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے افکار کی امین ہے۔ لیکن افسوس کہ حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے افکار کا شارح انہوں نے پروفیسر سرور کو سمجھ لیا ہے جو خود حیات عیسیٰ علیہ السلام کا منکر اور لاہوری مرزائیوں کا طرف دار تھا۔ اس کی کج روی نے پوری تنظیم کے متعلق شکوک وشبہات پھیلا دیئے۔ حضرت سندھیؒ کے افکار کے شارح حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ اور حضرت مولانا سعید احمد اکبرآبادیؒ ایسے اکابر کو مان لیا جاتا تو بہت ساری خرابیوں کو پنپنے کا موقعہ ہی نہ ملتا۔ حضرت مولانا سعید احمد رائے پوری خانقاہ رائے پور کے حدی خوان ہیں۔ خانقاہ رائے پور کے مشائخ مرجع البحرین تھے۔ بیک وقت جمعیت علمائے ہند' کانگریس کے مسلم رہنماؤں' مسلم لیگ' مجلس احرار اسلام کے رہنما اس خانقاہ رائے پور سے اپنا تعلق رکھنا قابل فخر سمجھتے ہیں۔ ''خانقاہ رائے پور'' مختلف طبقات کے لئے ایسی وادی تھی جہاں سب اکٹھے ہو جاتے تھے۔ لیکن کیا کیا جائے اس ستم ظریفی کا کہ آج اسی خانقاہ شریف کی طرف منسوب رہنما حضرت مولانا سعید احمد متنازعہ فیہ ہو گئے ہیں۔ اس تنظیم کے بعض مدارس کو وفاق سے نکالا گیا۔ بعض مدارس سے ان کے خلاف فتوے جاری ہوئے۔ تعبیرات کے اختلاف نے اب مستقل اختلاف کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ اس اختلاف کی حقیقت جاننے کے لئے زیر نظر کتاب ایک معقول اور مدلل کوشش ہے۔

حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کی یہ تازہ محنت بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ حضرت سندھیؒ کے خلاف قادیانی حیات مسیح علیہ السلام اور آمد مہدی کے انکار کو منسوب کر کے اپنے دجل کو چھپاتے تھے اور اس قادیانی دجل کے پیچھے پروفیسر سرور کی کورمغزی اور سیاہ باطنی کارفرما تھی۔ ہمیں خوشی ہے کہ اس کتاب میں اس دجل کو پارہ پارہ کر دیا گیا ہے۔ حضرت سندھیؒ کی شخصیت کے خدوخال کو نکھار دیا گیا ہے۔ طباعت

معیاری ہے۔ بعض معمولی پروف کی غلطیوں کو امید ہے کہ اگلے ایڈیشن میں زیر نظر رکھا جائے گا۔

نام کتاب : عشق رسول کے ایمان افروز واقعات
مصنف : حضرت مولانا عماد الدین محمود
پیش لفظ : حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی
صفحات : ۱۴۴
قیمت : ۶۲ روپے
ملنے کا پتہ : القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہؓ پوسٹ آفس خالق آباد ضلع نوشہرہ سرحد

آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس سے محبت وعشق ایمان کی جان ہے۔ زیر نظر کتاب میں آپ ﷺ کی ذات اقدس سے متعلق عاشقان رسول ﷺ کے ایمان پرور وجہاد آفرین حقائق افروز واقعات کو جمع کر کے مولف نے گرانقدر مواد جمع کر دیا ہے۔ کتاب کی ثقاہت کے لئے اتنا کافی ہے کہ ہمارے مخدوم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی نے اسے اپنے ادارہ کی طرف سے شائع کیا ہے۔ جناب نورالدین زنگیؒ سے حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ تک امت کے بیسیوں فداکاروں کے سینکڑوں ایمان پرور واقعات پر مشتمل یہ کتاب ہے۔

نام کتاب : تذکرہ اولیائے دیوبند
مصنف : حضرت مولانا سید محمد اکبر شاہ بخاری
صفحات : ۸۰۰
قیمت : درج نہیں
ملنے کا پتہ : مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

دارالعلوم دیوبند سے وابستہ برصغیر پاک وہند کے ۸۷ معروف اکابر کے حالات وخدمات اور اوصاف وکمالات کو اس کتاب میں جمع کرنے کا معرکہ حضرت مولانا سید محمد اکبر شاہ بخاری نے سر کیا ہے۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے حضرت مولانا مفتی عبدالقادرؒ تک ۸۷ اکابر ومشائخ دیوبند کی خوبصورت مختصر وجامع یہ کتاب ہے۔ تالیف وترتیب سے طباعت تک کے تمام معیاری تقاضوں کو سامنے رکھ کر گلدستہ تیار کر دیا گیا ہے۔ اس کتاب کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اکابر دیوبند جہاں مجاہد، غازی، عالم ومفتی تھے۔ وہاں وہ اولیائے زمانہ کی تمام خوبیوں سے بھی آراستہ وپیراستہ تھے۔ بعض طبقات نے خانقاہوں کو اپنے لئے الاٹ کرلیا ہے۔ اسے پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصریؒ کے اس زمانہ میں وارث کون ہیں؟۔

نام کتاب : انوار انبیاء (مجموعہ تقاریر خطیب ایشیاء حضرت مولانا قاری محمد حنیف ملتانی)
ترتیب : جناب حافظ محمد ندیم قاسمی
صفحات : ۳۷۶

قیمت : ۷۰ روپے

ناشر : مکتبہ امیر شریعت المحمود پلازہ کالونی روڈ میلسی ضلع وہاڑی

کاغذ' طباعت وکمپوزنگ مناسب جلد خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ:

عنوانات' توحید وشرک' مشکل کشاء' سیرت النبی ﷺ' امام الانبیاء' عظمت انبیاء علیہم السلام' حضرت نوح علیہ السلام' خلیل اللہ کی قربانیاں' حضرت اسماعیل علیہ السلام' حضرت لوط علیہ السلام' حضرت یوسف علیہ السلام' حضرت یونس علیہ السلام' حضرت ایوب علیہ السلام' پیدائش موسیٰ علیہ السلام' حضرت سلیمان علیہ السلام' حضرت زکریا علیہ السلام' حضرت عیسیٰ علیہ السلام......!

مندرجہ بالا عنوانات پر حضرت قاری صاحبؒ کی تقاریر کا مجموعہ ہے۔ جسے مرتب نے بڑی محنت سے کیسٹوں سے اتار کر سپرد قلم وقرطاس کیا۔ آج کل کتب خانوں پر خطابات کے انبار نظر آتے ہیں۔ جس میں بڑے بڑے خطباء سے لے کر چھوٹے مقررین تک سب کی تقاریر کیسٹوں اور کتابوں کی صورت میں دستیاب ہیں۔ اس انبار میں حضرت مولانا قاری محمد حنیف ملتانی" نظر نہیں آتے تھے۔ اللہ پاک حافظ محمد ندیم قاسمی کو جزائے خیر عطا فرمائیں کہ انہوں نے اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے مرحوم کی تقاریر منظر عام پر لائے۔ قبل ازیں کئی ایک معروف خطباء کی تقاریر چھپ چکے ہیں۔ حضرت قاری صاحبؒ سے عقیدت رکھنے اور ضخیم کتابوں کے مطالعہ سے بچنے والے مقررین' مساجد کے آئمہ وخطباء اور تمام قارئین یکساں فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔

بقیہ: نصاب تعلیم

کیمونسٹ اور سوشلسٹ لابی کے قادیانیوں کے ذریعہ نصاب تعلیم کی حقیقی روح کو مجروح کرنے کے لئے حتی المقدور کوششیں کیں۔ لیکن انہیں کامیابی حاصل نہ ہوسکی۔ راجہ غالب ٹیکسٹ بک بورڈ کے چیئرمین کے عہدے تک پہنچائے گئے۔ تاکہ نصاب تعلیم کے ذریعہ نظریاتی اساس کو نقصان پہنچایا جاسکے۔ وہ کام جو کیمونسٹ اور سوشلسٹ اور قادیانی نہ کرسکے۔ وہ کام قائداعظم کی جانشین جماعت مسلم لیگ اور فاطمہ جناح کے باڈی گارڈ موجودہ مسلم لیگی وزیراعظم میر ظفر اللہ خان جمالی کے دور میں پورا کرکے دکھایا گیا۔ عسکری قیادت اپنے تمام تر اختیارات' قوت وطاقت کے باوجود بے بس دکھائی دیتی ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ فوج جغرافیائی سرحدوں کے ساتھ ساتھ نظریاتی سرحدوں کی محافظ بھی ہوتی ہے۔ نصاب تعلیم پر حالیہ شب خون کے بعد اب قوم محسوس کرنے لگی ہے کہ ہمارا جغرافیہ بدلنے کے بعد کہیں ہماری تاریخ تو بدلنے کی کوشش نہیں کی جارہی؟۔

قافلہ آخرت

ادارہ

حضرت مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد کا وصال

۲۶/محرم الحرام بمطابق ۱۸/ مارچ ۲۰۰۴ء بروز جمعرات دن گیارہ بجے حضرت مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزادؒ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اسی روز ۹ بجے شب جنازہ ہوا اور سپرد خاک کر دیئے گئے۔

حضرت مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزادؒ راجپوت گھرانہ سے تعلق رکھتے تھے۔ میاں عبدالعزیزؒ آپ کے والد تھے۔ ۱۹۱۲ء میں پٹی ضلع لاہور میں پیدا ہوئے۔ (آج کل یہ موضع پٹی امرتسر مشرقی پنجاب بھارت میں شامل ہے۔ پٹی وہی گاؤں ہے جس کا باسی مرزا سلطان بیگ مرزا غلام احمد قادیانی کی آسمانی منکوحہ محمدی بیگم کو بیاہ کر اس گاؤں میں لایا تھا) حضرت مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزادؒ نے اسی گاؤں میں مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ درس نظامی کے ساتھ ساتھ طبیہ کالج دہلی سے ۱۹۳۸ء میں حکمت کی سند حاصل کی۔ حضرت مولانا کے حدیث کے اساتذہ میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحبؒ‘ حضرت مولانا نیک محمد صاحبؒ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ حضرت مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزادؒ دو سال تک کانگریس کے اپنے علاقہ میں سیکرٹری جنرل رہے۔ اس کے بعد مجلس احرار میں شمولیت اختیار کی۔ ۱۹۴۶ء میں مجلس احرار کے ٹکٹ پر الیکشن میں حصہ لیا۔ تقسیم کے وقت امن کمیٹی کے سیکرٹری جنرل رہے۔ تقسیم کے بعد گوجرانوالہ میں قیام کیا اور مجلس احرار کے پلیٹ فارم سے خدمات سرانجام دیں۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے مثالی خدمات سرانجام دیں۔ ۲۷ فروری سے ۱۲ مارچ ۱۹۵۳ء تک گوجرانوالہ میں تحریک کی قیادت کی۔ ۱۲ مارچ ۱۹۵۳ء کو رات آٹھ بجے گرفتار کر لئے گئے۔ دو ماہ تک شاہی قلعہ لاہور میں نظر بند اور زیر تفتیش رہے۔ اس کے بعد سنٹرل جیل لاہور میں امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ‘ جناب ماسٹر تاج الدین انصاریؒ‘ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ‘ حضرت مولانا عبدالستار خان نیازیؒ‘ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ‘ حضرت مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے ساتھ جیل کاٹی۔

حضرت مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزادؒ اہل حدیث مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن اتحاد بین المسلمین کے لئے عمر بھر کوشاں رہے۔ ۱۹۷۴ء سے امن کمیٹی گوجرانوالہ کے صدر تھے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت اور ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں گوجرانوالہ میں آپ نے مثالی خدمات سرانجام دیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے تازیست امیر رہے۔ تیس سال تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے ممبر رہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ناظم سیاسیات بھی رہے۔ ہفت روزہ اہل حدیث اور ہفت روزہ الاسلام کے اعزازی ایڈیٹر بھی رہے۔ طبی حلقوں میں آپ کی خدمات بہت اہم تھیں۔ جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم‘ جناب رفیق تارڑ سے ان کے مراسم تھے۔ حکماء

کمیٹی ضلع گوجرانوالہ کے صدر بھی رہے۔ خوب مرنجان مرنج انسان تھے۔ ان کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت تھی۔ عمر بھر اسلام کی سربلندی، استحکام پاکستان، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کوشاں رہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی رہنماؤں امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے معتمد خصوصی تھے۔ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ، فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ، مجاہد ملت حضرت مولانا تاج محمودؒ، مفکر ختم نبوت حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ سے آپ کے گہرے برادرانہ تعلقات تھے۔ پون صدی پر مشتمل آپ کی شاندار ملی خدمات تاریخ کا درخشندہ باب ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مساعی کو کامیابی سے ہمکنار کرانے میں آپ کا بہت بڑا حصہ ہے۔

حضرت مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزادؒ ہر دل عزیز رہنما تھے۔ تمام مکاتب فکر میں آپ کا دل و جان سے احترام کیا جاتا تھا۔ مجلس احرار اسلام کی ایک تحریک میں آپ کو ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا۔ آپ نے اس اعزاز کو اپنے نام کا جزو بنالیا اور وہ دینی حلقوں میں مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد ڈکٹیٹر کے نام سے جانے پہچانے جاتے تھے۔ حق تعالیٰ نے انہیں خوبیوں کا مرقع بنایا تھا۔ جس بات کو حق سمجھا پوری عمر اس کی تبلیغ میں گزار دی۔ رد قادیانیت پر آپ کو عبور حاصل تھا۔ اچھے سلجھے اور منجھے ہوئے مقرر تھے۔ آپ کے خطاب کو دینی حلقوں میں بڑی توجہ اور رغبت سے سنا جاتا تھا۔ گوجرانوالہ کی سطح پر تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں سے ان کے محبت بھرے تعلقات تھے۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے آپ کا بیعت وارادت کا تعلق رہا۔

مسلکی اختلاف کو وہ اعتدال کے ترازو سے ادھر ادھر نہ ہونے دیتے تھے۔ ان کا مشہور زمانہ ایک دلچسپ واقعہ ہے کہ ایک حنفی نے اپنی اہلیہ کو تین طلاقیں دے دیں۔ یار لوگوں نے راستہ دکھایا کہ اہل حدیث ہو جاؤ تو ایک طلاق شمار ہوگی۔ وہ حضرت مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزادؒ کے پاس گئے اور اپنے اہل حدیث ہونے کا مژدہ سنایا اور کہا کہ میں نے بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں۔ اس کے ایک ہونے کا فتویٰ دے دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے حنفی ہونے کے زمانہ میں تین طلاقیں دی ہیں۔ وہ تو تین ہی شمار ہوں گی اور بیوی تم پر حرام ہے۔ اب اہل حدیث بننے کے بعد جو اہل حدیث بیوی کرو گے خدا نہ کرے اگر اسے بھی تین طلاقیں دے دو تو پھر میرے پاس آنا اسے ایک شمار کر لیں گے۔ یوں اس کے حنفی سے اہل حدیث ہونے کے خیالات کا گھروندہ سیکنڈوں میں آپ نے مسمار کر دیا۔

شیعہ سنی معاملات کو مقامی سطح پر حد اعتدال رکھنے میں زندگی بھر مساعی رہے۔ انہیں انگریز اور انگریز کے خود کاشتہ پودا قادیانیت سے شدید نفرت تھی۔ ہر دو سے انہوں نے کبھی مفاہمت نہیں کی۔ ان کی یادوں کو مدتوں یاد رکھا جائے گا۔ اس افتراق وتشتت کے زمانہ میں ان کا وجود انعام الٰہی تھا۔ آپ کا جنازہ مثالی جنازہ تھا۔ تمام مکاتب فکر کی بھرپور نمائندگی تھی۔ ان کے انتقال سے تاریخ کا سنہری باب ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا۔ مرحوم کے دو صاحبزادے ہیں۔ جناب ثاقب محمود اور طارق محمود! اللہ تعالیٰ ان کو صحیح معنوں میں اپنے والد کا جانشین بنائے۔ آمین!

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

رعایتی قیمت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

رعایتی قیمت

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ پروفیسر محمد الیاس برنیؒ قیمت :-/150	مقدمہ قادیانی مذہب پروفیسر محمد الیاس برنیؒ قیمت :-/75	خاتم النبیین حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ ترجمہ: مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت :-/70	تحفہ قادیانیت جلد اول مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت :-/150
تحفہ قادیانیت جلد دوم مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت :-/150	تحفہ قادیانیت جلد سوم مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت :-/150	تحفہ قادیانیت جلد چہارم مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت :-/150	تحفہ قادیانیت جلد پنجم مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت :-/150
احتساب قادیانیت جلد اول مولانا لال حسین اخترؒ قیمت :-/100	احتساب قادیانیت جلد دوم مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ قیمت :-/125	احتساب قادیانیت جلد سوم مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ قیمت :-/125	احتساب قادیانیت جلد چہارم حضرت کشمیریؒ، حضرت تھانویؒ حضرت عثمانیؒ، حضرت میرٹھیؒ قیمت :-/125
احتساب قادیانیت جلد پنجم مولانا سید محمد علی مونگیریؒ قیمت :-/125	احتساب قادیانیت جلد ششم قاضی سلیمان منصور پوریؒ پروفیسر یوسف سلیم چشتیؒ قیمت :-/125	احتساب قادیانیت جلد ہفتم مولانا سید محمد علی مونگیریؒ قیمت :-/125	احتساب قادیانیت جلد ہشتم مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ قیمت :-/125
احتساب قادیانیت جلد نہم مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ قیمت :-/125	احتساب قادیانیت جلد دہم مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ قیمت :-/125	قومی تاریخی دستاویز مولانا اللہ وسایا قیمت :-/100	آئینہ قادیانیت مولانا اللہ وسایا قیمت : -/50
قادیانی شبہات کے جوابات مولانا اللہ وسایا قیمت : -/50	رئیس قادیان مولانا محمد رفیق دلاوریؒ قیمت :-/100	سوانح مولانا تاج محمودؒ صاحبزادہ طارق محمود قیمت :-/80	رفع نزول عیسیٰ علیہ السلام مولانا عبداللطیف مسعود قیمت :-/100

نوٹ: تحفہ مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/600، احتساب قادیانیت مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/1000

رابطہ: دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122 583486

نوٹ: ڈاک خرچ کتب منگوانے والے حضرات کے ذمہ ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

واردات قلب سالانہ اجتماع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر

تسلیم مجھے کہ مرے ہاں نہ دنیا ہے نہ دیں ہے
ہاں مگر اک بات کہ مرے لب پہ تیرا ذکر حسیں ہے

مرے آقا! یہ تیرے فیض نظر کا ہے صدقہ
وہ روشنی جو آج بھی دنیا میں کہیں ہے

وہ لاکھ تمنائیں جو مرے دل میں مچلتی ہیں شب وروز
پر ان میں سب سے بڑی کہ جینا بھی یہیں مرنا بھی یہیں ہے

خلیل علیہ السلام بھی ہیں کلیم بھی اور ابن مریم یوسف سا حسین بھی
پر نہیں ہرگز نہیں تجھ جیسا تو کوئی بھی نہیں ہے

ترے معجزات کا نہیں ہرگز کوئی تعداد وشمار
ہاں آج بھی زندہ جاوید امت کے ہاں ترا قرآن مبیں ہے

دنیا کا تو عقیدہ ہے مگر اپنا تو یہ ایمان ویقین ہے
جو شے ہے مدینہ میں ترے وہ کہیں اور نہیں ہے

لاریب مسلم ہے عرش علیٰ کی منزلت ورفعت
مگر بالاتر اس سے بھی ترے روضہ اقدس کی زمیں ہے

صد شکر کہ پایا ہے مری آنکھوں نے ترے روضہ کا جمال
ہائے یہ دل! جو تری فرقت میں رنجیدہ وحزیں ہے

خادم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محمد عبداللہ عفی عنہ

احتسابِ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ نے اکابرین کے ردقادیانیت پر رسائل کے مجموعہ جات کو شائع کرنے کا کام شروع کیا ہے۔ چنانچہ احتساب قادیانیت ✪ جلد اول مولانا لال حسین اخترؒ ✪ جلد دوم مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ ✪ جلد سوم مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ ✪ جلد چہارم حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھیؒ ✪ جلد پنجم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ ✪ جلد ششم قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ اور پروفیسر یوسف سلیم چشتی ✪ جلد ہفتم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ ✪ جلد ہشتم حضرت مولانا محمد ثناء اللہ ✪ جلد نہم حضرت مولانا محمد ثناء اللہ امرتسریؒ ✪ جلد دہم حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ اور حضرت مولانا غلام دستگیر قصوریؒ ✪ جلد یازدھم جناب بابو پیر بخشؒ ✪ جلد دوازدھم جناب بابو پیر بخشؒ کے رسائل کے مجموعہ پر مشتمل ہیں جو کہ چھپ کر منظر عام پر آچکی ہیں۔ فلحمدللہ علیٰ ذالک

ان تمام اکابرین امت کے فتنۂ قادیانیت کے خلاف
رشحات قلم کا مطالعہ آپ کے ایمان کو جلا بخشے گا

نوٹ: احتساب مکمل سیٹ 12 جلد رعایتی قیمت -/1200

ڈاک خرچ کتب منگوانے والے حضرات کے ذمہ ہوگا

شعبہ نشرو اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان
514122